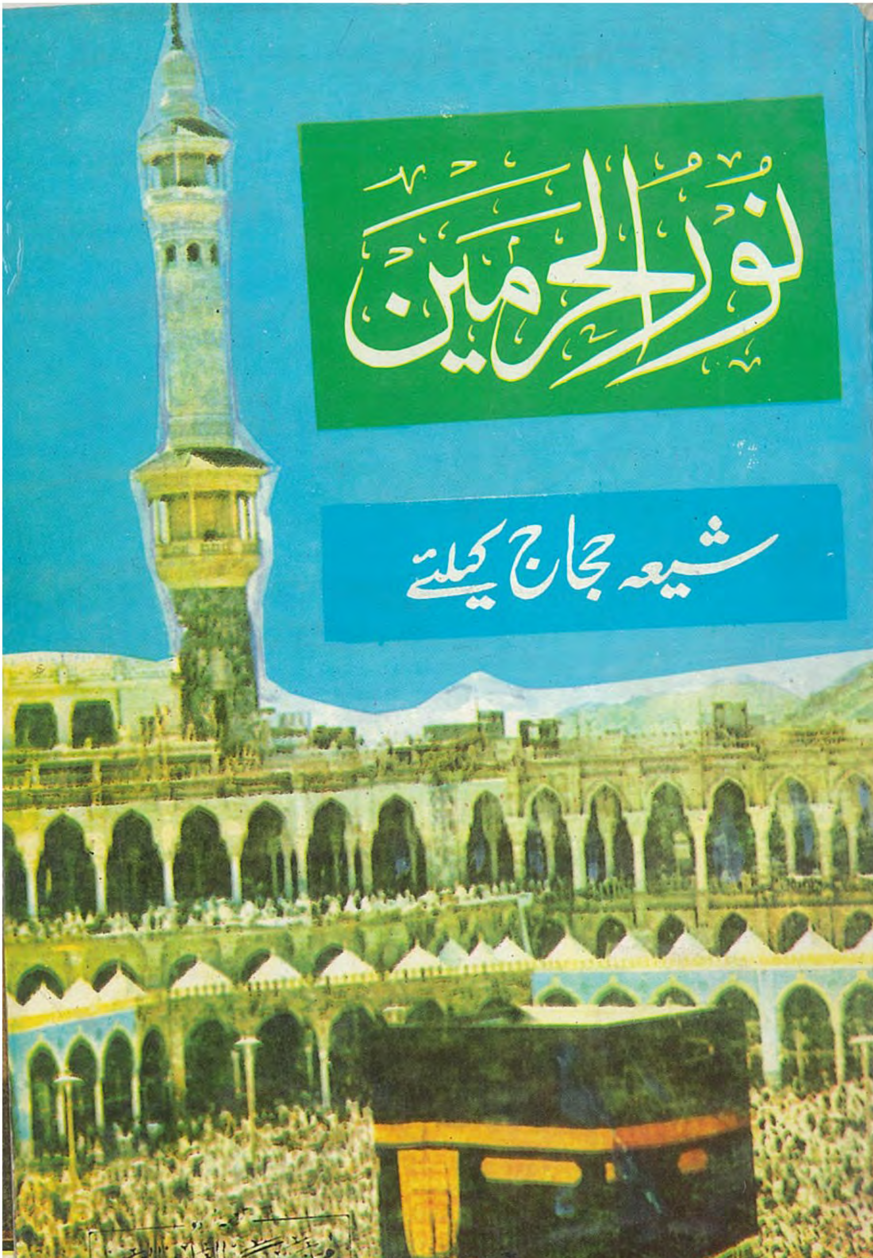

نور الحرمین

شیعہ حجاج کیلئے

محمد حسنین السابقی النجفی

« يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ »

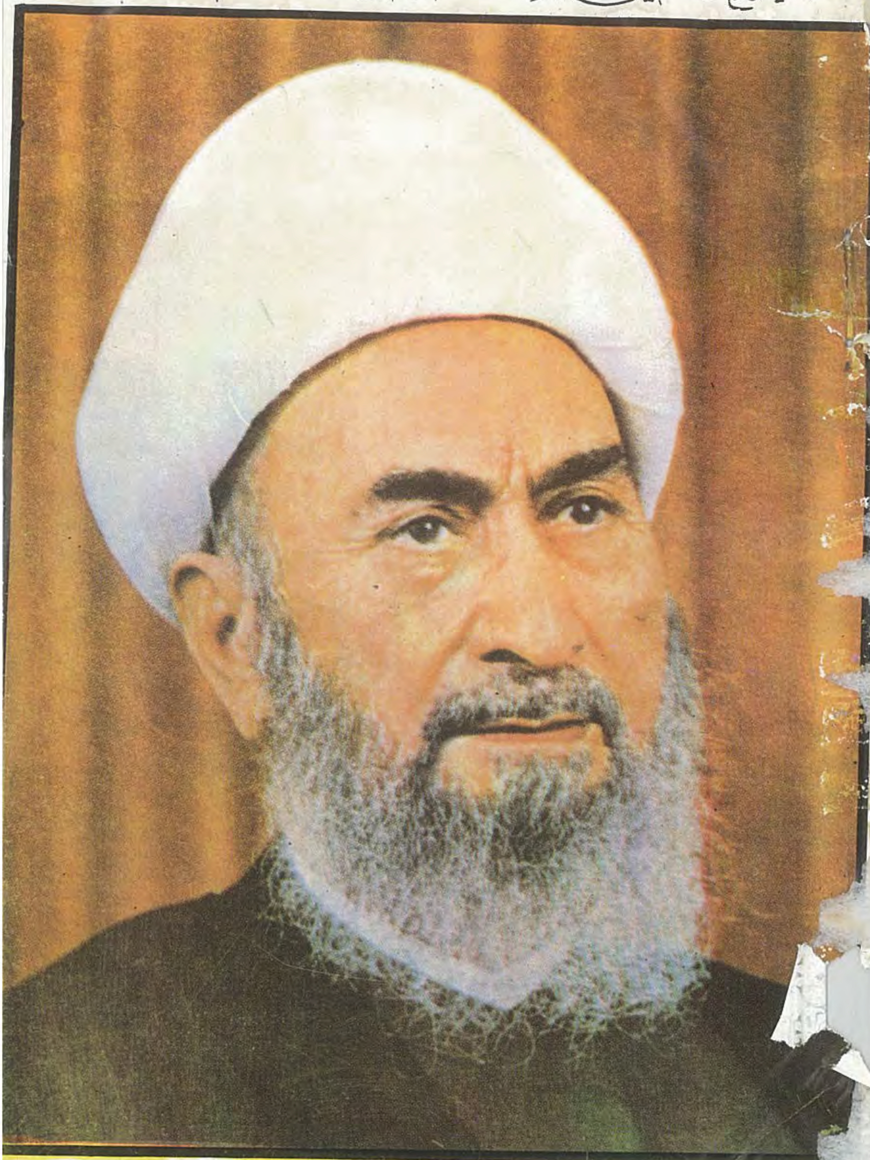

الامام المرجع الديني سماحة آية الله العظمى الحائري الاحقاقي مدظله

وللّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا

نور الحرمين

شیعہ حجاج کیلئے

﴿ فتـــاوي ﴾

آية الله العظمى الامام المصلح

الحاج ميرزا حسن الحائري الاحقاقي

دام ظلـه العالي

الأوحد
موقع الأوحد
Awhad.com

اسلامی اصلاحی ٹرسٹ

جامعۃ الثقلین خانیوال روڈ

ملتان

30

تھکاوٹ اور مشقت پر مشتمل ہے جو کہ کسی دوسری عبادت میں نہیں
لہذا یہ دیگر عبادات سے افضل ہے کیونکہ اعمال میں سے افضل وہ ہے
جو زیادہ مشقت رکھتا ہے اور ثواب بقدر مشقت و خستگی ہوتا ہے"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ و اشرف بریتہ و مظہر لطفہ محمد واہل بیتہ الطیبین الطاہرین الخیرین الفاضلین المعصومین الذین اذہب اللہ عنہم الرجس اہل البیت و طہرہم تطہیراً واللعن الدائم علیٰ اعدائہم و ظالمیہم و غاصبی حقوقہم و منکری فضائلہم واصلاہم سعیراً

مومنین و برادران دینی و ایمانی کی ایک جماعت نے ہم سے اصرار و تاکید کے ساتھ فرمائش کی کہ ہم ایک رسالہ مناسک واحکام و مسائل حج اوراس کے فروع و ادعیہ اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارات کے متعلق تالیف کریں جو کہ ہمارے والد ماجد مرحوم کے سابقہ رسالہ سے وسیع تر و مفید تر ہو جس پر ہم نے پہلے حواشی تعلیق کئے تھے پس میں نے ان مومنین کرام کی خواہش و التجاء پوری کرتے ہوئے اس رسالہ شریفہ کو تالیف کیا اور والد مرحوم کے رسالہ پر اپنے تحریری کردہ حواشی و تعلیقات کو اصل رسالہ میں شامل کردیا تاکہ مرحوم کی یاد تازہ رہے اوراس سے تیمن و برکت حاصل ہو اوراس میں میں نے مزید فوائد و اضافہ جات بھی شامل کئے اوراسکا نام "خیر منہج الیٰ مناسک الحج" رکھا اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کی قبولیت کا امیدوار ہوں تاکہ یہ اس روز قیامت میرا ذخیرۂ نجات ثابت ہو جس روز مال و اولاد کسی کو فائدہ نہ دیں گے مگر جو پاکیزہ دل کے

ساتھ اللہ کے پاس حاضر ہو اور مومنین حجاج کرام سے امیدوار ہوں کہ وہ اپنے اعمال میں بندہ حقیر اور میرے والد مرحوم کو بھی شریک رکھیں اور اپنی دعاؤں اور اور رحم کرنے والا اور سخی کریم ہے میں نے مرحوم والد گرامی کے رسالہ کی ترتیب کے مطابق اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور دو فصلوں اور دو خاتموں پر تقسیم کرکے مرتب کیا ہے۔

مقدمہ

اس میں چند فصول ہیں۔

فصل اول:

حج کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان:

حج کی فضیلت کے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے کتاب کافی میں ایک روایت سعد اسکاف سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ حاجی جب اپنا زاد سفر تیار کرتا ہے تو اس دوران ہر ہر قدم پر اس کے لئے دس عدد نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس دس گناہ محو کئے جاتے ہیں اور اسکے دس دس درجات بلند کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ تیاری سے فارغ ہو جانے اور جب وہ تیاری سے فارغ ہو کر سواری پر سوار ہوتا ہے تو ہر ہر قدم پر اس کی اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں حتیٰ کہ وہ اعمال حج سے فارغ ہو جاتا

ہے اور جو وہ تمام اعمال حج ادا کرلیتا ہے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے اور ماہ ذی الحجہ اور محرم اور صفر اور ربیع الاول چاہ ماہ اس کے لئے نیکیاں ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور برائیاں نہیں لکھی جاتی الا انیکہ

وہ ایسا عمل بجالائے جو جہنم کا موجب ہو (یعنی گناہان کبیرہ)

ان احادیث میں سے ایک حدیث کتاب تہذیب الاحکام میں بسند صحیح راوی معاویہ بن عمار کی سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ان سے اپنے اباء کرام کی سند سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک عرب کے بدو نے ملاقات کی اور کہا یا رسول اللہ میں حج کے لئے گھر سے نکلا تھا مگر حج نہ کرسکا اور میں مالدار شخص ہوں پس مجھے حکم فرمادیں کہ میں اپنے مال کو کس طرح خرچ کروں کہ مجھے حج کے برابر اجر حاصل ہوجائے بقول راوی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کوہ ابو قبیس کو دیکھو اگر یہ سارا پہاڑ سونے کا بن جائے اور تم اس کو راہ خدا میں خرچ کردو تب بھی تم وہ ثواب حاصل نہ کرسکو گے جو حج کرنے والا حاصل کرتا ہے پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ حاجی جب اپنے سفر حج کی تیاری کرتا ہے تو ہر ہر چیز اٹھانے اور رکھنے پر اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اس کے لئے دس دس درجات بلند کئے جاتے ہیں پس جب وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو اس کے ہر ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر اس کو اتنا ہی ثواب حاصل ہوتا ہے اور جب وہ بیت

اللہ کا طواف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے اور جب وہ صفا و مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے خارج ہوجاتا ہے اور جب وہ عرفات کے اندر وقوف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے خارج ہوجاتا ہے اور جب مشعر پر وقوف کرتا ہے تب بھی اس طرح ہوتا ہے اور جب وہ کنکریاں مارتا ہے تو تب بھی اسی طرح ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح اس کے تمام مقامات وقوف کو شمار کر کے اسی طرح ارشاد فرمایا پھر فرمایا توجہ کرنے والے کے رتبہ کو کس طرح پاسکتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر چار ماہ تک اس کے لئے گناہ نہیں لکھے جاتے جب تک کہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

ایک شبہ اور اس کا حل

ممکن ہے کہ کوئی یہاں اشکال کرے کہ جب موقف اول کے ثواب نے حاجی کے تمام گناہ ختم کردیئے تو پھر اگلے موقف تک اس کا کوئی گناہ باقی ہی نہ رہا تھا حتیٰ کہ اگلا موقف اس گناہ کا کفارہ بنتا لہذا اگلے موقف کا ثواب تو گناہوں کے مقابلہ سے سالم تھا پھر کیا وجہ ہے ان احادیث میں ہر ہر موقف کو تمام گناہوں کا الگ الگ کفارہ قرار دیا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان احادیث میں ہر موقف کا ثواب اور فضیلت بیان ہوئی ہے گویا کہ اس موقف کی شان اور اس کا وظیفہ یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں کا کفارہ بن سکتا ہے نہ یہ کہ وہ حالاً اور فعل ان گناہوں کا کفارہ بن رہا ہے پس اگر پہلے موقف میں تمام گناہ محو کردیئے گئے تو

اصلاً گناہ ہی باقی نہ رہا پس اگلے مواقف گناہوں کا کفارہ بننے کی بجائے حسنات و درجات کے دو گنا ہونے کے موجب ہوں گے اور آئندہ مواقف میں اس کا حال ان کامل پرھیز گاروں اور صالحین کی طرح ہوگا جو مواقف پر قیام کرتے ہیں جب کہ ان کا کوئی گناہ نہیں ہوتا پس اس کے بدلے ان کے درجات و مقامات دو گنے ہوتے رہتے ہیں نہ یہ کہ ان کے گناہ محو ہوتے ہیں"۔

اور جواباً ایک دوسرا احتمال بھی ہے کہ ہر موقف پر گناہوں کے ذکر سے گناہوں کے انواع و اقسام مراد ہوں یعنی ایک موقف پر گناہان صغیرہ کی بخشش مراد ہو اور اگلے موقف پر غیبت و بدگوئی کے گناہ مراد ہوں اور کہیں اور گناہ مراد ہوں مثلاً شراب نوشی یا اسطرح کا کوئی کبیرہ گناہ اور اس سے اگلے موقف پر لہو و لعب اور اس کے بعد امر بالمعروف کا ترک کرنا اور اس کے بعد نہی عن المنکر کا ترک کرنا اور ہر ہر موقف مختلف اقسام گناہ کا کفارہ بنتا ہو اور بموجب حدیث کئی گناہ وقوف عرفات سے محو ہوں گے اگرچہ یہ احتمال بعید ہے اور پہلا احتمال ارشاد اہل بیت علیہم السلام سے قریب تر اور مناسب تر ہے اور معصومینؑ ہی اپنے مفہومات کو سب سے بہتر جانتے ہیں۔

ایک حدیث وہ ہے جس کو شیخ صدوقؒ نے پسند صحیح کتاب الفقیہ میں محمد بن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے سنا جو کہ مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیان فرما

رہے تھے کہ ایک انصاری شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میرا ایک سوال ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجھ سے خود سوال پوچھ لو اگر چاہو تو میں خود بتلادوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو اور کیا پوچھنے آئے ہو اس نے کہا حضور ﷺ آپ ہی بتلا دیں حضور ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے اپنے حج و عمرہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو یاد رکھو کہ جب تم حج کی طرف رخ کرو اور اپنی سواری پر سوار ہو کر یوں کہو۔

بسم اللہ و باللہ والحمدللہ

اور پھر تمہاری سواری چل دے تو تمہاری سواری کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک بُرائی محو کی جائے گی اور جب تم احرام باندھ کر تلبیہ کرو تو تمہارے ہر تلبیہ پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں محو کی جائیں گی اور جب تم بیت اللہ الحرام کے اردگرد سات مرتبہ طواف کرو گے تو اللہ کے پاس تمہارا ایک عہد اور ذخیرہ ہوگا جس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تمہیں عذاب دینے سے حیاء کرے گا اور جب تم مقام ابراہیمؑ کے عقب میں دو رکعت نماز طواف ادا کرو گے تو ان کے بدلے تمہیں ایک ہزار آئندہ حج کا ثواب ملے گا اور جب تم صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو گے تو تمہیں اس شخص کا ثواب ملے گا جس نے اپنے شہر سے پا پیادہ حج کیا ہو اور جس نے ستر غلام آزاد کئے ہوں اور جب تم غروب آفتاب تک عرفات میں وقوف کرو گے تو اللہ تمہارے تمام گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ ریت کے ذرات

کی مانند یا آسمان کے ستاروں کی طرح ناقابل شمار ہوں پس جب تم کنکریاں مارو گے تو ہر ہر کنکری کے بدلے تمہارے لئے آئندہ عمر میں دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جب تم سر منڈواؤ گے تو ہر ہر بال کے برابر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب تم اپنی قربانی کا جانور ذبح کرو گے یا قربانی کا اونٹ نحر کرو گے تو اس کے خون کے ہر ہر قطرہ کے بالمقابل آئندہ عمر کے لئے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی پس جب تم بیت اللہ کی زیارت کرو گے اور اس کے ارد گرد سات مرتبہ طواف کرو گے اور مقام ابراہیمؑ کے عقب میں نماز طواف کرو گے اور مقام ابراہیمؑ کے عقب میں نماز طواف ادا کرو گے تو ایک فرشتہ تمہارے کندھے پر (ہاتھ) مار کر تم سے کہے گا تیرے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے اور آئندہ ایک سو بیس روز تک تمہارا کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔

دو تنبیہیں

"اول: گذشتہ احادیث میں مغفرت شدہ گناہوں اور محو کردہ برائیوں سے مراد وہ فرائض نہیں ہیں جن کو عملاً ترک کر دیا گیا ہو مثلاً نماز روزے جن کی قضا بہر صورت واجب ہے اور وہ حقوق الناس بھی نہیں جو غصب کئے گئے ہوں مثلاً غصبی یا سرقہ کردہ مال اور ترک کردہ زکوۃ اور خمس جو نہ دیا گیا ہو کیونکہ ان سب کو ادا کرنا اور ان کے مالکان کو راضی کرنا واجب ہے یہ کسی صورت میں بھی معافی کے قابل نہیں کیونکہ ان کو معاف کرنا دوسرے ارباب حقوق پر ظلم کرنے کے مترادف ہے جو کہ

خلاف عدل ہے قابل مغفرت وہ گناہ ہوں گے جن میں حقوق اللہ
اور حقوق الناس شامل نہ ہوں مثلاً بد گوئی یا شراب نوشی یا غیر شوہر دار
عورت سے زناء وغیرہ جن گناہوں پر وہ شرمندہ ہو اور تائب ہو چکا ہو۔
"دوم حج سے واپسی کے بعد چار ماہ یا بروایئے ایک ایک سو بیس دن تک نہ
لکھے جانے والے گناہوں سے مراد گناہان صغیرہ ہیں نہ وہ کبیرہ گناہ جن
پر جہنم کی وعید وارد رہے جب کہ پہلی روایت کے ذیل میں آیا ہے کہ
"مگر اس صورت میں کہ اس کے موجب کا ارتکاب کرے یعنی جو موجب
جہنم ہو جیسا کہ ہم نے وہاں وضاحت کی اور دوسری روایت کے ذیل
میں امام کا قول واضح ہے کہ جب تک گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے"
"فضیلت حج کی ایک حدیث کافی میں خالد قلانسی سے مروی ہے کہ امام
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم لوگ حج کرو اور عمرہ کرو تاکہ تمہارے
بدن صحت مند رہیں اور تمہارے رزق وسیع ہوں اور تمہارے اہل و عیال
کے اخراجات کی غیبی کفالت کی جائے اور حضرت پیغمبر اکرم ﷺ
نے فرمایا حاجی کے لئے مغفرت ہو چکی اور اس کے لئے جنت واجب
کردی گئی اور اس کا عمل ازسر نو واقع ہوا اور اپنے اہل و مال میں محفوظ
ہو گیا۔ اور کافی میں ہی بسند صحیح معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حاجیوں کی تین قسمیں
ہیں ایک قسم جو جہنم کی آگ سے آزاد ہوئی اور ایک قسم ان حاجیوں کی
جو اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو گئے جیسے کہ وہ اپنی پیدائش کے دن

پاک تھے اور ایک قسم جو کہ اپنے اہل و مال میں محفوظ ہو گئے اور یہ کم از کم درجہ ہے جس سے فیضیاب ہو کر حاجی واپس آتا ہے۔

کافی میں اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ ہر سال حج کرنا میرے اوپر لازم ہو گا یا میں اپنے خاندان میں سے کسی کو نیابت پر حج کراؤں گا امام نے فرمایا کیا تم نے اس کا عزم کر لیا ہے! میں نے کہا جی ہاں پس انہوں نے فرمایا پھر تم کثرت مال اور کثرت اولاد کے حصول کا یقین کر لو یا یوں فرمایا کہ تمہیں کثرت مال کی بشارت ہو"۔

کافی میں ہی جابر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے حاجیوں کی تین قسمیں ہیں جن میں سے نصیب کے لحاظ سے سب سے افضل وہ شخص ہے جس کے گذشتہ آئندہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور اسکو اللہ نے عذاب قبر سے بچا لیا اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہے جس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور وہ اپنی باقی عمر میں پھر نئے سرے سے اعمال شروع کر دے گا اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہے جو اپنے اہل و عیال اور مال کے تحفظ کی نعمت سے بہرہ ور ہوا"

ان کے علاوہ بھی حج کی فضیلت اور ثواب پر مشتمل کثرت سے احادیث موجود ہیں بلکہ ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بڑا اور عظیم ترین گناہ یہ ہے کہ بندہ یہ گمان کرے کہ اس کو اللہ نے معاف نہیں کیا ایک شخص نے مسجد الحرام میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سوال کیا کہ سب سے بڑا گناہ گار کون ہے امام نے فرمایا جوان دو مقامات عرفہ اور مزدلفہ پر وقوف کرے اور ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کرے پھر اس خانہ کعبہ کا طواف کرے اور مقام ابراھیمؑ کے پیچھے نماز پڑھے پھر اپنے دل میں یہ گمان کرے کہ اللہ نے اس کو معاف نہیں کیا تو وہ سب سے بڑا گناہ گار ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ حاجی اپنے اہل و عیال اور وطن سے جدا ہوتا ہے اور اس قدر مشقتیں اٹھا کر اپنے مولا کا مہمان بنتا ہے اور اس کے گھر میں اور مہمان خانے میں قیام کرتا ہے اور کون ایسا کریم ہے جو اپنے مہمان کا احترام نہیں کرتا اور اپنے گھر پناہ لینے والے کو پناہ نہیں دیتا جبکہ حج کرنے والا تو اکرم الاکرمین اور ارحم الراحمین خداوند کریم کا مہمان ہوتا ہے جس کے بحر کرم کا کوئی ساحل نہیں حتیٰ کہ کہا گیا ہے کہ کرم اللہ تعالیٰ کی صفات ذات میں شامل ہے نہ صفات افعال میں۔

فائدہ

مخفی نہ رہے کہ احادیث مذکور میں حج کی فضیلت اور ثواب کے متعلق احادیث میں جو اختلاف نظر آتا ہے وہ حاجیوں زائرین مکہ مکرمہ اور عاملین کے درجات و مراتب کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواص اصحاب اور حوارین اور اصحاب آئمہ اطہار علیہم السلام اور ان کے خاص حواریوں کا حج عام لوگوں کے حج کی طرح نہیں اس طرح کامل عامل عارف علماء کا حج عام جاہل و غافل حجاج اور علمی حلقوں

سے دور عوام اور غیر مخلص لوگوں کے حج کی مانند نہیں ہے کئی ایسے
حاجی ہیں جن کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ محو
ہوتا ہے اور کئی ایسے حاجی ہیں جن کے لئے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی
جاتی ہیں اور دس گناہ محو کئے جاتے ہیں اور کئی حاجیوں کے لئے اس سے
بھی کئی گنا زیادہ ثواب ہے جیسا کہ وارد ہے کہ جب حاجی طواف
کرتا ہے اور نماز طواف ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار
نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں محو کرتا ہے اور اس کے ستر ہزار
درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار حاجات میں اسکی شفاعت قبول کرتا
ہے اور اس کو ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے جبکہ ہر غلام کی
قیمت دس ہزار درھم ہو اور حج میں ایک درھم صرف کرنا راہ خدا میں
دوسرے مقامات پر دو کروڑ درھم خرچ کرنے سے افضل ہے اور وہ
روزوں سے اور جہاد سے اور راہ جہاد میں گھوڑے باندھنے سے بھی بلکہ ہر
چیز سے افضل ہے ماسوا نماز کے اور بعض احادیث میں ہے کہ حج نماز
سمیت ہر عمل سے افضل ہے کیونکہ مختلف قسم کی طاعات و عبادات پر
مشتمل ہے جو کہ دیگر فرائض و مستحباب میں نہیں پائی جاتیں من جملہ ان
کے نماز بھی ہے کیونکہ حج میں نماز بھی شامل ہوتی ہے جبکہ ہر نماز میں حج
شامل نہیں ہوتی اس لحاظ سے وہ نماز سے بھی افضل ہے نیز مزید براں حج

فصل دوم:

ترک حج کا عقاب

جو شخص کسی معقول عذر کے بغیر حج ترک کرے گا وہ بروز محشر اندھا اٹھایا جائے گا یا بوقت موت اس کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ یہودی بن کر دے یا نصرانی بن کر چنانچہ کتاب کافی میں ذریح کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص حجتہ الاسلام کا حج بجا لائے بغیر مرجائے اور اس کو حج سے کوئی رکاوٹ درپیش نہ ہو یہ ایسا مرض لاحق نہ ہو جس سے وہ حج کرنے سے معذور ہو یا کوئی حکومتی رکاوٹ درپیش نہ ہو تو اس کو اختیار ہے کہ وہ یہودی ہو کر دے یا نصرانی ہو کر اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص بلاعذر موت تک حج کرنے میں تاخیر کرے گا اس کو بروز قیامت اللہ تعالیٰ یہودی یا نصرانی محشور فرمائے گا۔

اور کتاب تہذیب الاحکام میں بسند صحیح معاویہ بن عمار کی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے آیت

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً

(اور اللہ کی طرف سے بندوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو اس کی طرف راہ کی استطاعت رکھتا ہو) امام علیہ السلام نے فرمایا یہ حکم اس کے لئے

ہے جس کے پاس مال اور صحت ہو لیکن اگر تجارت کاروبار حج سے رکاوٹ بن گیا ہو تو ایسا شخص نیک بخت نہیں ہے اگر وہ اسی حال میں مرجائے تو گویا اس نے اسلام کے شرعی احکام میں سے ایک حکم شرعی ترک کردیا کیونکہ اس کے پاس حج کرنے کے لئے خرچہ موجود ہے اور اگر اس شخص کو لوگ دعوت حج دیں اور یہ شرم کرے اور حج کی دعوت ٹھکرائے تو ایسے شخص کے لئے سفر حج پر نکلنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں اگرچہ اس کو عیب دار گوش بریدہ دم بریدہ گدھے پر کیوں نہ جانا پڑے اور کافی میں ابوبصیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْآخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيلاً

جو شخص اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ آخرت میں بھی اندھا اور سب سے زیادہ گمراہ ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں ہے جو مرنے تک بلاعذر حج کرنے میں سستی و کوتاہی اور تاخیر کرتا رہے نیز ابوبصیر ہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جو شخص صحتمند اور تونگر مالدار ہونے کے حال میں مرجائے اور حج نہ کرے وہ اس آیت کا مصداق ہے۔

ونحشره يوم القيامة اعمىٰ

اور ہم اس کو بروز قیامت اندھا اٹھائیں گے میں نے کہا سبحان اللہ اندھا! امام نے فرمایا جی ہاں کیونکہ ایسا شخص راہ حق سے اندھا بن گیا۔ یہی

روایت دوسری صحیح سند سے معاویہ بن عمار کی سند سے بھی منقول ہے مگراس میں الفاظ اس طرح ہیں کہ اللہ نے اس کو جنت کی راہ سے اندھا کردیا میں کہتا ہوں کہ وہ اندھا یا یہودی و نصرانی کیوں نہ محشور ہو کیونکہ اس نے ارکان دین میں سے ایک رکن ترک کردیا ہے اوراسلام کے شرعی احکام میں سے ایک اہم شرعی فریضہ سے روگردان ہوا ہے کیونکہ معصومین علیہم السلام سے کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز زکوۃ، حج، روزہ، ولایت، پس حج اسلام کی ایک بنیاد ہے اور اس کا رکن ہے لہذا جس طرح اس کا ثواب اور اس کی فضیلت عظیم ہے اسی طرح اس کو ترک کرنے کا عقاب بھی عظیم اور گناہ کبیرہ بلکہ کفر ہے کیونکہ اسی آیت حج میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین

اور جو کفر کرے گا تو(وہ جان لے کہ) اللہ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے پس حج ضروریات دین میں سے ہے جس کا منکر اسلام اور مسلمین کے زمرہ سے خارج ہے اوراس کو بلا عذر شرعی استطاعت کے سال سے موخر کرنا عظیم گناہ اور معصیت کبیرہ ہے۔

فصل سوم:

"ان ایام کا بیان جن میں سفر مکروہ ہے"

نحس ایام میں سفر کرنا مکروہ ہے نحس ایام سے مراد ہفتے مہینے اور

سال کے ایام کو امل ہیں ہفتے کے کو امل ایام دو بلکہ تین ہیں اتوار، سوموار، بدھ، اتوار بنی امیہ کا دن ہے جیسا کہ بعض روایات میں ہے اور سوموار کا دن نامبارک اور نحس ہے اگرچہ یہ قول بعض لوگوں کے درمیان معمول کے خلاف ہے کتاب الخصال میں بسند صحیح علی بن جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ پر قربان جاؤں میں سفر پر نکلنا چاہتا ہوں میرے لئے دعا کریں امام نے فرمایا کب نکل رہے ہو اس نے نے سوموار کے دن، امام نے فرمایا سوموار کے دن کیوں نکل رہے ہو اس نے کہا از راہ تبرک کیونکہ آنحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار کے دن پیدا ہوئے امام نے فرمایا لوگوں نے جھوٹ بولا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جمعہ کے روز متولد ہوئے سوموار کے دن سے زیادہ کوئی دن منحوس نہیں ہے کیونکہ اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور وحی سماوی منقطع ہوئی اس دن ہمارے حق کی وجہ سے ہم پر ظلم کیا گیا میں تمہیں ایسے دن کے بارے میں نہ بتلاؤں جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کے لئے لوہا نرم کیا اس شخص نے کہا کیوں نہیں حضور ضرور بتلایئے امام نے فرمایا پس تم منگل کے دن سفر پر نکلو کتاب محاسن برقی میں ابو ایوب خزار سے روایت ہے کہ ہم نے سفر پر نکلنے کا ارادہ کیا تو ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سلام کرنے حاضر ہوئے امام نے فرمایا ایسا لگتا ہے جیسے کہ تم سوموار کے دن سے برکت ڈھونڈنے لگے ہو ہم نے کہا جی ہاں امام نے فرمایا اس دن سے زیادہ منحوس کون سا دن ہے جس میں ہم سایہ

نبوت سے محروم ہوئے اور وحی سماوی اٹھالی گئی تم اس دن نہ نکلو بلکہ منگل کے دن نکلو۔

نیز کتاب المحاسن میں محمد بن ابوالکرام سے روایت ہے کہ میں نے عراق کی طرف نکلنے کی تیاری کی اس دن سوموار کا دن تھا مجھے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا تم ایسے دن میں نکلتے ہو میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ یہ مبارک دن ہے اس روز آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے انہوں نے فرمایا قسم بخدا لوگ نہیں جانتے کہ آنحضرت ﷺ کب پیدا ہوئے یہ تو منحوس دن ہے اس دن آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا اور وحی منقطع ہوئی لیکن مجھے پسند ہے کہ تم جمعرات کے دن نکلو کیونکہ آنحضرت ﷺ جنگ پر نکلتے وقت اسی دن نکلتے تھے۔

پس جن بعض روایات میں سوموار کو نکلنے کا ذکر ہے وہ تقیہ اور بعض لوگوں کے ساتھ رواداری کے طور پر محمول ہیں اور بعض روایات میں سوموار کے دن سفر پر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے مگر اس دن سفر پر نکلنے سے قبل صبح کی نماز میں سورہ ھل اتی پڑھے جس میں یہ آیت ہے۔

فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا

یعنی پس اللہ ان کو اس دن کے شر سے بچالے گا اور ان کو اپنی طرف سے تازگی اور خوشی عطا کرے گا لیکن بدھ کا دن تو اس کے بارے میں وارد ہے کہ وہ بنو عباس کا دن ہے اور بہت سی روایات سے ثابت ہے کہ وہ مسلسل نحس دن ہے خصوصاً مہینے کی آخری بدھ پس مسافر پر لازم ہے کہ وہ اتوار، سوموار، بدھ کے دن سفر کرنے سے پرہیز کرے اگر ان

ایام میں مجبوراً سفر کرنا پڑے تو اس کی نحوست دور کرنے کے لئے صدقہ دے اور اللہ پر توکل کر کے نکلے امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ دے دو اور جس دن چاہو سفر پر نکل جاؤ ان روایات سے ظاہر ہوا کہ منگل اور جمعرات کا دن سفر کی صلاحیت رکھتا ہے اور سفر کے لئے ہفتہ کے تمام دنوں میں سب سے احسن ہفتہ کا دن ہے جیسا کہ شیخ صدوق نے کتاب الخصال میں حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سفر کرنا چاہے وہ ہفتہ کے دن سفر کرے کیونکہ اگر اس دن کوئی پتھر بھی پہاڑ سے جدا ہوجائے تو اللہ اس کو ضرور اس کے اصل مقام پر واپس لائے گا کتاب العیون میں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے ہفتہ اور جمعرات کے دن صبح سویرے کام پر نکلنے میں برکت رکھی ہے۔

اور رہا جمعہ کا دن تو ایک قول ہے کہ بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد سفر پر نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک قول ہے کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد بھی بالکل سفر نہ کرے کتاب مکارم الاخلاق میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن کسی بھی حاجت کے لئے سفر نہ کرو اور جب ہفتہ کا دن ہو اور سورج طلوع ہوجائے تو اپنے کام کے لئے نکل جاؤ اور ایک صحیح حدیث میں ابو ایوب خزاز نے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ سورۂ جمعہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ

اور جب جمعہ کی نماز پڑھی جاچکے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل طلب کرو امام نے فرمایا نماز سے مراد جمعہ کے دن کی نماز ہے اور زمین میں پھیل جانے کا حکم ہفتہ کے دن کے لئے ہے اور مہینہ کی کوامل تاریخیں سات ہیں تیسری اور پانچویں اور تیرھویں اور اکیسویں اور چوبیسویں اور پچیسویں جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ایک روایت میں وارد ہے اور شیخ اوحدؒ نے رسالہٗ توبلیہ میں ماہانہ سات کوامل ایام کے متعلق فرمایا ہے کہ ان میں رجال غیب کی حکمرانی ہوتی ہے اور کوئی عمل درست نہیں قرار پاتا" اور سال کے کوامل چوبیس دن ہیں جو کہ ہر ماہ کے دو دو دن ہیں جیسا کہ محدث ملا محسن فیض کاشانی نے اپنی جنتری تقویم المحسنین میں روایت کی ہے اور شیخ اوحد نے اس کو رسالہ مذکورہ میں بیان کیا ہے کہ ہمارے مولا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہر ماہ میں دو دن کوامل ہیں اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت کے مطابق ہر ماہ میں ایک دن ہے اور شیخ اوحد اور محدث کاشانی نے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سال بھر میں چوبیس دن نحس اور ردی ہوتے ہیں جن میں شروع کیا جانے والا کوئی کام تمام نہیں ہوتا اور ان میں پیدا ہونے والا کوئی بچہ زندہ بچتا ہے اور نہ دنوں میں جنگ کرنے والا کوئی غازی کامیاب ہوتا ہے اور نہ ان میں کاشت کیا جانے والا کوئی درخت بار آور ہوتا ہے وہ ہر

ماہ میں دو دو ہیں پس محرم میں گیارہویں اور چودھویں تاریخ اور صفر کی یکم اور بیس تاریخ اور ربیع الاول کی دسویں اور بیسویں تاریخ اور ربیع الثانی کی پہلی اور گیارھویں اور جمادی الاول کی اول اور گیارہویں اور جمادی الثانی کی بھی اول اور گیارھویں اور رجب کی گیارھویں اور تیرھویں (مگر تیرہ کی نحوست جناب امیر المومنین علیہ السلام کے یوم ولادت کی وجہ سے ختم ہوجاتی ہے) اور شعبان کی چوتھی اور بیسویں اور رمضان کی تیسری اور بیسویں اور شوال کی چھٹی اور آٹھویں اور ذی عقدہ کی چھٹی اور دسویں اور ذی الحجہ کی آٹھویں اور بیسویں اور قمر در عقرب میں یا اس کی صورت میں سفر نہیں کرنا چاہیئے اسی طرح محاق میں چاند ہونے کی تاریخوں کا بھی یہی حکم ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو قمر در عقرب میں سفر یا عقد نکاح کرے گا۔ وہ بھلائی نہیں دیکھے گا یہ روایت کلینی اور شیخ صدوق نے نقل کی ہے اور اس کو برقی نے محاسن میں بھی لکھا ہے پس مسافر یہ دیکھے کہ سفر کا دن ہفتہ مہینہ سال کے کوامل میں سے تو نہیں ہے اور دیکھ کر سفر کرے اسی طرح عقد نکاح کے لئے بھی ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور ان ایام میں زوجہ سے قربت بھی نہ کرے تاکہ بچہ عیوب و نقائص سے سالم پیدا ہو اور اگر کسی مجبوری کے تحت سفر کرنا ضروری ہو تو صدقہ دے اور اللہ پہ توکل کرکے اپنے مقصد کے لئے روانہ ہوجائے۔

فصل چہارم

وصیتِ مسافر کا بیان

سفر کا ارادہ کرتے وقت وصیت کرنا مستحب بلکہ ایمان کے لوازمات میں سے ہے اور مومن سوتے وقت ضرور اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے کے نیچے رکھے جیسا کہ حدیث میں ہے اور اپنے متعلقات مالہ و ماعلیہ کے متعلق وصیت کرے اور موت کے بعد اس کی نمازیں یا روزے جو مطلوب ہوں ان کی وصیت کر جائے اور اپنے مسائل کے متعلق کسی ثقہ امین کو وصیت کرے جو اس کے مسائل سے واقف ہو اور ہر زمانہ میں ہر مکلف پر واجب ہے کہ جب وہ اطاعت کا سفر کرے مثلاً زیارات مقامات مقدسہ اور خصوصاً حج تو حقوق الناس سے اپنے آپ کو بری الذمہ کرے مثلاً قرضہ اور بندوں کے مظالم حتیٰ کہ بیوی کا مہر بھی لیکن اگر قرض خواہ یا زوجہ اس کے حق کے باقی رہنے پر رضامند ہوں تو کوئی مانع نہیں ہے اور واجب ہے کہ وہ تمام اموال اور نقدی کو زکوۃ اور خمس آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پاک کرے کیونکہ وہ اپنے رب کا مہمان بن رہا ہے اور حق زکوۃ و خمس کا ذمہ اٹھا کر اس کے لئے حج کرنا جائز نہیں ہے اور وہ کس طرح یہ امید کرتا ہے اور اپنے مولا سے اپنے گناہوں کی مغفرت کا خواہاں ہے جو کہ اللہ اور محمد، آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق کا

غاصب ہے بلکہ فقراء و مساکین و سادات و ضعفاء کے حقوق اس پر عائد ہیں وہ اس مقدس سفر سے پہلے تمام گناہوں اور تمام حقوق مالی سے بری الذمہ ہو کر جائے اور اللہ اور اس کے اولیاء طاہرینؑ کے حقوق سے عظیم تر کون سا قرض ہوگا اور یاد رکھئے کہ صرف حج کے اخراجات کا خمس نکالنا کافی نہیں ہے جیسا کہ بعض ایسے لوگوں کی عادت ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو فریب دینا چاہتے ہیں مگر اللہ کو جنت کے لئے فریب دینا ممکن نہیں ہے۔

حج سے متعلقہ چند مالی مسائل

اول: "جس شخص کے پاس خرچ کی اتنی مقدار ہو جو فقط اس کے سفر کے لئے ہی کافی ہو اور اگر وہ اس میں سے زکوۃ و خمس منہا کر دے تو سفر کے لئے کافی نہ رہے تو ایسا شخص صاحب استطاعت نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنا قرض ادا کرے گا اور اپنے ذمہ خمس و زکوۃ نکالے گا اور اس کے بغیر حج نہ کرے کیونکہ قرض حج پر مقدم ہے اور یہ باقی قرضوں کے حکم میں ہے"[۱]

دوم: صاحب استطاعت وہ شخص ہوگا جو آنے جانے کے لئے زاد سفر اور سواری کا مالک ہوگا اور دوران سفر حج اپنے اہل و عیال کو واجبی نفقہ دینے پر قادر ہو اور سفر کے دورانیہ میں مکہ مکرمہ کی طرف اور واپس آنا شامل ہوگا اور یہ اس کی حیثیت اور شرف کے مطابق ہوگا کئی ایسے نچلی سطح کے لوگ ہیں تو تھوڑے سے نفقہ سے استطاعت کے مالک ہو جاتے

ہیں جبکہ اسی قدر نفقہ سے ایک صاحب حیثیت مستطیع نہیں ہوتا جس کو دوران سفر خادم یا خادمہ یا دیگر اسباب آسائش کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ شرط نہیں ہے کہ عین زاد اور سواری اس کے پاس مہیا اور موجود ہو یا ان کی قیمت موجود ہو بلکہ اگر اس کا اس قدر ضرورت سے فاضل زائد مال موجود ہو جس کو فروخت کر کے وہ حج پر صرف کرسکتا ہو تو اس کو شرعاً صاحب استطاعت قرار دیا جائے گا۔

سوم: جن اموال کی اس کو حسب حیثیت ضرورت ہو ان کو فروخت نہ کرے مثلاً ایسا رہائشی مکان جو اس کے مقام و شرف کے مطابق ہو اور گھر کے اثاثہ جات برتن اور مناسب حال قالین اور حسب حیثیت لباس یا اس کے پیشہ ورانہ اسباب و الات یا جن اشیاء کی اس کو معیشت میں ضرورت ہو اور اسی طرح اہل علم کے لئے قابل استعمال ضروری کتب کا فروخت کرنا بھی فرض نہیں ہے اور اسی طرح خواتین کے زیورات جیولری جو ان کے شایان شان ہوں اور نہ سواری کا گھوڑا نہ غلام جو اس کی ضرورت ہو اور نہ سلائی مشین یا اس کے صنعتی آلات جو اس کے شایان شان ہوں یہ تمام اشیاء اس کے مال سے مستثنیٰ شدہ اشیاء میں سے کوئی چیز اس کی ضروریات معاش سے فاضل ہو اور اس کے زاد راہ اور سواری کے لئے کافی ہو تو ایسا شخص صاحب استطاعت قرار دیا جائے گا اور اس پر واجب ہوگا کہ فاضل اشیاء کو فروخت کر کے حج پر صرف کرے مثلاً ایک شخص کے پاس اسکی ضرورت اور حیثیت سے

زائد مکان ہو اور وسعت اور قیمت کے لحاظ سے اس کی ضرورت سے فاضل ہو مثلاً اسکو مکان کی وسعت میں سے دو سو میٹر کافی ہوں یا چار کمرے اوراس کی قیمت ہزار یا دو ہزار دنیار کے مساوی ہو اوراس کا رہائشی موجودہ مکان وسعت کے لحاظ سے ضرورت سے زائد ہو یا اس کی قیمت اس کی ضرورت سے کئی گناہ زیادہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے وسیع مکان کو اس سے کم وسعت والے حسب ضرورت مکان سے تبدیل کرے اور زائد کو فروخت کرکے اس سے حج کرے اسی طرح اس کے زیب وزینت کے لباس اگر لازمی ضرورت سے زیادہ ہو یا کتب علمیہ ایسی ہوں جن کی اس کو ضرورت نہ ہو یا اس کے اہل خانہ کے زیورات ان کی حیثیت اور مقام شرف سے زائد ہوں تو ان کو فروخت کرکے حج کرے۔

پنجم: اگر کوئی شخص اس کو زاد سفر اور سواری اور آمد ورفت کے لئے اس کی حسب حیثیت خرچہ مہیا کردے جس سے وہ حج کے لئے مستطیع ہو جائے تو اس پر قبول کرلینا واجب ہے اور اس کا یہ حج حجتہ الاسلام قرار پائے گا اور اگر بعد میں یہ مستطیع ہوجائے تب بھی اس پر اپنا دوبارہ حج واجب نہ ہوگا یہ اس صورت میں ہوگا جب اس کا حج حجتہ الاسلام نہ ہو کیونکہ اگر وہ حج حجتہ الاسلام کرچکا ہو تو اس پر حج کے لئے کسی کی طرف پیش کیا جانے والا خرچہ قبول کرنا واجب نہ ہوگا اور حج بذل کے واجب ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ اس کے پاس حج سے واپس آنے کے بعد کے لئے مال یا ذریعہ معاش ہو اسی طرح باذل یعنی عطیہ دینے والے کے لئے شرط نہیں کہ وہ ایک ہی ہو بلکہ دو یا تین آدمی مشترکہ طور پر

اس کو خرچہ کی پیشکش کریں تب بھی اس پر حج واجب ہوجائے گا۔
ششم: کسی کواس بات کی تکلیف نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنا ذریعۂ معاش فروخت کردے اور حج کرے تاکہ حج سے واپس آکر وہ بھیک نہ مانگتا پھرے یا تنگدستی اور شدت اور مفلسی کا شکار ہوئے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو بلکہ اگر اس کے پاس مال یا ایسی ملکیت ہو جو اس کا وسیلۂ معاش ہو اور اس سے وہ اپنا اور اہل و عیال کا پیٹ پالتا ہو تب بھی اس کو فروخت کرنا واجب نہیں اوراسی طرح اگر اس کا ذریعۂ معاش زراعت یا صنعت یا کھجور کے درخت یا تجارت یا دکان یا باغ ہو تب بھی اس کو فروخت کرکے حج نہ کرے لیکن اگر یہ اشیاء اس کی معیشت سے فاضل ہوں تو ان سے اس قدر فروخت کرے جس سے حج کے آمد ورفت کے مصارف کرسکے بشرطیکہ فاضل مال ضرورت حج کے لئے کافی ہو اوراسی طرح اگر وہ حسب حیثیت کمائی کرنے پر قادر ہو یا اس کے لئے سرمایہ کے بغیر وجاہت و اعتبار کے ساتھ تجارت کرنا اور کمائی کرنا ممکن ہو تو احوط ہے کہ وہ مال فروخت کرکے حج کرے بشرطیکہ وہ حج سے واپس آکر کمانے پر قادر ہو یا اس کو دوبارہ کمائی کرکے معیشت کو بحال کرلینے کا ظن قوی حاصل ہو۔ ہفتم: جو شخص صاحب استطاعت تو نہ ہو مگر نفس پر مشقت برداشت کرکے قرضہ لےکر یا پاپیادہ حج کرلے تو یہ حج اس کے لئے حجتہ الاسلام سے کفایت نہ کرے گا اور حج اس سے ساقط نہ ہوگا بلکہ پھر اگر وہ صاحب استطاعت ہوجائے تو دوبارہ اس کو حجتہ الاسلام بجا لانا

ہوگا ہاں اگر وہ شرعاً مستطیع ہو اور مشقت سے حج کرلے تو اس کا حج صحیح ہوگا اور اس کے ذمہ سے پھر دوبارہ حج ساقط ہوگا اور اسی طرح اگر کسی غیر کے نفقہ سے حج کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا اور اس کے لئے کافی ہوگا اور دوبارہ اس پر اپنے مال سے حج بجالانا واجب نہ ہوگا۔

ہشتم: جس طرح وجوب حج میں استطاعت مالی شرط ہے اسی طرح استطاعت بدنی یعنی صحت بھی شرط ہے پس اگر وہ مریض یا فالج زدہ ہو جو اٹھنے پر یا سوار ہونے پر قادر نہ ہو یا سفر اس کے لئے سخت مشقت کا باعث ہوچاہے یہ مشقت سواری کے سبب ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچادے تب بھی اس پر حج واجب نہ ہوگا بلکہ ساقط ہوگا اور اگر وہ حج کے لئے ہر لحاظ سے قابل ہو مگر پھر اچانک بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے ایسا عاجز ہو جائے جس کا زوال ناقابل امید ہو تو واجب ہے وہ کسی کو اپنا نائب مقرر کرے اسی طرح اثناء راہ اگر ایسی صورت پیدا ہوجائے اور رکاوٹ کا دور ہونا ناقابل امید ہو یا عذر کے مسلسل برقرار رہنے کی وجہ سے سے اس کی موت واقع ہوجائے تب بھی بلا اشکال نیابت کافی ہے لیکن عذر کے زوال کے بعد اور استطاعت کے باقی رہنے کی صورت میں اگر باقی شرائط پورے ہوں تو احوط یہ ہے کہ وہ دوبارہ خود حج ادا کرے۔

نہم: اگر استطاعت رکھنے والی خاتون سفر حج کے لئے محرم یا خادم یا خادمہ کی محتاج ہو اور تنہا سفر نہ کرسکتی ہو تو ان کا خرچہ بھی استطاعت کا جزء شمار کیا جائے گا یعنی اگر وہ اپنے ذاتی زاد و نفقہ کی مالک ہو مگر ان کے لئے خرچہ نہ رکھتی ہو تو وہ مستطیعہ نہ ہوگی مستطیعہ خاتون اپنے شوہر کی

اجازت کے بغیر حج پر جاسکتی ہے اسکے شوہر کو اسے حج سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دھم: جو شخص صاحب استطاعت ہو اس کے لئے غیر کی نیابت قبول کرنا جائز نہیں اور جو نائب کی حیثیت سے حج کرے اگرچہ متعدد بار اس طرح حج کرے تو یہ حجتہ الاسلام سے کافی نہ ہوگا بلکہ جب بھی وہ ذاتی طور پر مستطیع ہوگا اپنی حجتہ الاسلام بجالائے گا۔

یازدھم: آمد و رفت کے اخراجات کے علاوہ استطاعت کی شرطوں میں یہ شرط بھی شامل ہے کہ شرعاً عرفاً اپنے سفر کے دوران اپنے اہل و عیال کو نان نفقہ دینے کی استطاعت رکھتا ہو اگر وہ اس سے محروم ہوگا تو صاحبِ استطاعت متصور نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس حج کے لئے آمد و رفت اور وہاں قیام کا پورا پورا خرچہ موجود ہو۔

دوازدھم: استطاعت بصورت بذل میں اگر اس پر قرض ہو تو وہ اس کے لئے وجوب حج سے مانع نہیں ہوتا لیکن اگر قرضہ حال میں لیا گیا ہو اور قرض خواہ اس سے مطالبہ کرتا ہو اور وہ اس کو تدریجاً ادا کرنے پر قادر ہو تو اس کے لئے حج ناجائز ہوگا اور اگر تدریجاً بھی قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو قرضہ وجوب حج سے مانع نہ ہوگا اگرچہ قرض خواہ مطالبہ بھی کرتا ہو اور اس کے سفر کو ناجائز قرار دیتا ہو لیکن اگر قرض حالی ہو اور وہ اس کو ادا کرنے پر قادر ہو اور قرض خواہ اس کو بخوشی سفر حج پر جانے کی اجازت دیتا ہو اور اس کی طرف سے تاخیر پر رضامند ہو تو اس میں کوئی اشکال

نہیں کہ یہ قرض حج سے مانع نہیں ہے۔

سیزدھم: مختلف اقسام کے ھبہ جات کا قبول کرنا واجب نہیں اگرچہ ھبہ کرنے والا حج کرنے کی شرط سے ھبہ کرے اور اتنا دے جس سے حج کے آمد و رفت کے اخراجات پورے ہوجائیں اگر ھبہ سے اپنے سابقہ نفقہ کی کمی پوری کرے یا ناقص مصارف کو کامل کرلے تب بھی وجوب حج کے لئے اس کو قبول کرنا واجب نہیں ہے اس کا بذل یعنی عطیہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا چہ جائیکہ ھبہ مطلق ہو یا اس سے اسکو حج کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو لیکن اگر کوئی وفات پا جانے والا اس کے لئے اتنے مال کی وصیت کر جائے جو حیثیت و پیشہ اس کے لئے حج کے مصارف کی نسبت سے کافی ہو اور وصیت کنندہ کی زندگی میں یہ اسکی نیابت میں حج کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اسکو وصیت مذکورہ کا علم بھی نہ ہو تو وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد اس پر یہ وصیت قبول کرنا اور حج کرنا واجب ہوگا۔

چہاردم: آزاد شخص کا بیٹا بھی آزاد ہوگا جو کسی کی ملکیت نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ اس کا باپ بھی اس کا مالک نہیں ہوسکتا اور باپ کے لئے اپنے بیٹے کی رضامندی کے بغیر اس کے مال سے حج یا زیارت کو جانا جائز نہیں ہے اسی طرح لڑکے کے لئے بھی والد کی رضامندی کے بغیر اس کے مال سے حج یا زیارت کو جانا جائز نہیں یہ دونوں رضا و اذن کے بغیر ایک دوسرے کے مال میں تصرف نہیں کرسکتے اور نہ ہی دونوں پر واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کو حج کے لئے بطور بذل مصارف مہیا کریں۔

پانزدھم: اگر کسی شخص نے حصول استطاعت سے قبل یاحج کے موقع پر حاضر ہونے سے قبل نذر مانی تھی کہ وہ اسی یا آئندہ سال روز عرفہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے گا اور اسی نذر کے سال میں وہ صاحب استطاعت ہو جائے تو اگر اس سال سے زائد عرصہ تک استطاعت باقی ہو تو وہ حج ہی کرے گا ورنہ وجوب حج نہ ہوگا لیکن اگر اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر سال روز عرفہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے کربلا جائے گا اور پھر حج کے لئے صاحب استطاعت ہو گیا تو کیا یہ نذر ہمیشہ کے لئے وجوب حج سے مانع ہو گی اور آیا اس سے وجوب ساقط ہوگا کیونکہ تعلق حج سے مانع شرعی ثابت ہے یا یہ مانع نہ ہوگا کیونکہ وجوب حج واجب ذاتی ہے اور نذر واجب عارضی ہے اور عارضی ذاتی کے لئے مانع نہیں ہوتا اس میں اشکال ہے اول قول اشبہ ہے اگر کوئی ایسی صورت ممکن ہو کہ وہ دن کے پہلے حصے میں نذر پوری کرکے کسی تیز رفتار سواری مثلاً ہوائی جہاز کے ذریعے عرفات میں احرام کے ساتھ حاضر ہو جائے تو اسکا حج افراد ہوگا اس پر واجب ہوگا بشرطیکہ اس کے لئے اس کے مالی وسائل پورے ہوں لیکن اگر نذر میں یہ قصد ہو کہ وہ زوال کے وقت عرفات کے وقوف کر پالے گا یا تمام دن امام حسین علیہ السلام کے مزار مقدس میں قیام کرے گا تو نذر درست نہ ہو گی تو دونوں کو جمع کرنا ممکن نہیں ہے۔

شانزدھم: اگر کسی شخص کو کوئی دوسرا شخص بطور خادم سفر حج میں

اجرت پر ساتھ لے لے اور اس خادم کی اجرت سے وہ صاحب استطاعت ہوسکتا ہو تو اس پر حج کرنا واجب ہوجائے گا اور وہ مستاجر ہونے کے باوجود حجتہ الاسلام کرسکے گا اور اجیر ہونا اس کے لئے منافیٔ حج نہیں ہے کیونکہ افعال حج خدمت کے نہ مزاحم ہیں نہ منافی اور راہ طے کرنا حج تک رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے مگر خود حج نہیں ہے پس اگر کوئی مسافر ہو یا راہ طے کرنے والا ہو مگر قصد حج نہ رکھتا ہو اور پھر حج کے لئے صاحبِ استطاعت ہو جائے تو اس کا یہ حج کافی ہوگا اور اس کو یہ تکلیف نہ دی جائے گی کہ وہ دوبارہ وطن جا کر وہاں سے قصد حج کرے۔

۱۷: اگر فقیر کو اس قدر خمس مل جائے جس سے وہ مستطیع ہوجائے تو اس پر حج واجب ہوجائے گا اور اس کا حج حجتہ الاسلام ہوگا اور کافی ہوگا۔

۱۸: شرائط استطاعت میں یہ بھی ہے کہ راستہ پُرامن ہو اگر راستہ میں کوئی رکاوٹ یا خوف یا عدم امن ہو تو حج واجب نہ ہوگا اگرچہ مسافر زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو ہاں اگر حج کے لئے دو یا متعدد راستے ہوں اور دور کا راستہ پُرامن ہو اور خوف و مانع سے خالی ہو تو اگر یہ مالی طور پر اُس راستے سے سفر کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس پر اسی راستہ سے حج کرنا واجب ہوگا۔

۱۹: اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بالغ اور آزاد سمجھتا ہو اور حج کے بعد یا وقوف بالعرفات اور وقوف بالمشعر کے بعد اس کو معلوم ہوجائے کہ

وہ نابالغ تھا یا آزاد نہ تھا تو یہ حج اس کے لئے ناکافی ہوگا اور بشرط استطاعت بالغ یا آزاد ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حج واجب ہوگا البتہ اگر وہ اپنے آپ کو نابالغ یا غلام سمجھتا ہو اور حج کے بعد معلوم ہو کہ وہ بالغ یا آزاد تھا تو اس کا حج صحیح ہے اور دوبارہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲۰: صاحبِ استطاعت جو مالی اور بدنی طور پر اور امنِ اور عدم مانع راہ کے طور پر ہر لحاظ سے مستطیع ہو وہ حج کے لئے اپنا نائب مقرر نہیں کرسکتا اور اس پر بنفس نفیس اعمال حج بجا لانا واجب ہے اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی کو نائب مقرر کرسکتا ہے جیسا کہ مسئلہ نمبر ۸ میں گذرا

۲۱: اگر سفرِ حج سے ترک واجب لازم آتا ہو مثلاً نماز نہ پڑھ سکنا یا فعل حرام لازم آتا ہو مثلاً کسی کو قتل کردینا یا شراب پینا تو وہ صاحب استطاعت نہ سمجھا جائے گا اور حج واجب نہ ہوگا مثلاً ایسے بحری جہاز پر سوار ہونا جہاں نجاسات سے پرہیز کرنا طہارت کرنا اور نماز بجا لانا ممکن نہ ہو تو ایسا سفر اس کے لئے حرام ہوگا لیکن اگر اتفاقی طور پر اثناء سفر ایسے حالات درپیش ہوجائیں جو ترک واجب کے موجب ہوں تو اس کا حج صحیح ہوگا اگرچہ وہ محرمات کا ارتکاب کرنے پر مجبور ہوجائے اور یہ فریضۂ حج ادا کرکے شرعاً بری الذمہ ہوجائے گا۔

۲۲: اگر مستطیع جانتا ہو کہ اگر وہ حج کرے گا تو اس کی ھتک حرمت کی جائے گی یا اس کے اموال لوٹ لئے جائیں گے یا اس کا گھر تباہ کردیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہ ہوگا ان حالات میں وہ عذر کے

زوال کا انتظار کرے پھر حج کرے۔

۲۳: مختون ہونا صحت حج کے لئے شرط ہے اس کے بغیر حج باطل ہوگا ختنہ شدہ ہونے کی شرط واضح روایات سے ثابت ہے۔

فصل پنجم

حاجی کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنّیِ اَسْتَوْدِعُکَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِیْ وَ اَمَانَتِیْ وَ خَاتِمَۃَ عَمَلِیْ

پھر گھر سے نکل کر دروازہ پر بیٹھے اور جس راستے پر جانا ہو اس کی طرف منہ کرکے دائیں بائیں اور آگے کی طرف ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور ایک روایت کے مطابق سورۂ توحید اور معوذتین بھی تینوں طرف منہ کرکے پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِیْ وَ احْفِظْ مَامَعِیْ وَ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَامَعِیْ وَ بَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ بِبَلاَغِکَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور پھر کلمات فرج پڑھے اور کہے۔

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اور پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَاراً مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
وَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ بِسْمِ اللهِ دَخَلْتُ وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْتُ اَللّٰهُمَّ
اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْ نِسْيَانِيْ وَعَجَلَتِيْ بِسْمِ اللهِ مَا شَاءَ اللهُ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا
ذَكَرْتُهُ اَوْ نَسِيْتُهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَى الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَنْتَ
الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا
وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَسَيِّرْنَا فِيْهَا بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ
لَنَا ظُهُوْرَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَاصِرِيْ بِكَ اَحُلُّ وَبِكَ اَسِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا السُّرُوْرَ وَالْعَمَلَ بِمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ عَنِّيْ
بُعْدَهُ وَمَشَقَّتَهُ وَاصْحَبْنِيْ وَاخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِيْ بِخَيْرٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَهٰذَا حُمْلَانُكَ وَالْوَجْهُ وَجْهُكَ
وَالسَّفَرُ اِلَيْكَ وَقَدِ اطَّلَعْتَ عَلٰى مَا لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاجْعَلْ سَفَرِيْ
هٰذَا كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَكُنْ لِيْ عَوْناً عَلَيْهِ وَاكْفِنِيْ وَعْثَهُ
وَمَشَقَّتَهُ وَلَقِّنِيْ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ رِضَاكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَبِكَ
وَلَكَ » .

اور مستحب ہے کہ سواری پر سوار ہوتے وقت فقراء و مساکین کو صدقہ
دے اور اپنے سفر کے لئے تین اچھے دنوں میں سے کسی دن کو منتخب
کرے یعنی ہفتہ، منگل، جمعرات جن کے فضائل پہلے بیان کئے جاچکے

ہیں اور حسب بیان سابق کوامل ماہ کوامل سال کے ایام میں سفر کرنے سے اجتناب کرے اور مستحب ہے کہ وافر خرچہ اٹھائے اور زادراہ کو اچھی حالت میں رکھے اور ہاتھ کشادہ رکھے اور لوگوں اور خصوصاً شریک سفر دوستوں سے خوش اخلاقی برتے اور بردباری اور شعار تقویٰ و صلاح اور حسن سلوک اختیار کرے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے۔

فصل ششم

اقسام حج

حج کی قسمیں تین ہیں حج تمتع، حج افراد، حج قران یہ آخری دو قسمیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اہل مکہ ہوں یا مکہ کے قرب و جوار کے باشندوں ہوں جن کا گھر مکہ سے سولہ فرسخ ۴۸ میل سے زیادہ دور نہ ہو یا جو لوگ کم از کم دو سال سے مجاور مکہ ہوں ان دونوں قسموں میں عمرہ حج کے آخر میں بجالانا ہوگا جس کی تفصیل آگے آئے گی اور پہلی قسم یعنی حج تمتع ان لوگوں پر فرض ہوتا ہے جو مکہ مکرمہ سے ۴۸ میل سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہوں اس حج میں عمرہ حج سے پہلے کیا جاتا ہے اور اس فصل میں چند مباحث ہیں۔

مبحث اول: حجتہ الاسلام کے شرائط وجوب حجتہ الاسلام کے

واجب ہونے کے لئے پانچ شرطیں واجب ہوتی ہیں۔

اول بلوغ: پس نابالغ بچہ اگرچہ زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو تب بھی اس پر حج فرض نہ ہوگا۔

چند مسائل متعلقہ

۱: اگر بچے کا ولی حج کرے اور بچے کو ساتھ لے جائے اور اس کا احرام بندھوائے اور بچہ اثناء حج میں وقوف عرفات اور وقوف مشعر سے پہلے نابالغ ہو تو اس کا یہ حج حجتہ الاسلام سے کفایت نہ کرے گا اسی طرح اگر وہ وقوفین کے بعد بالغ ہوجائے تو تب بھی یہی حکم ہے اسکو بلوغ اور استطاعت کے بعد دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

۲: اگر نابالغ بچہ وقوف عرفات سے قبل یا وقوف مشعر سے قبل بالغ ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ باقی اعمال حج میں وجوب کی نیت کرے اگرچہ قربت کی نیت کافی ہے اور یہ حج اس کے لئے حجتہ الاسلام ہوگا۔

۳: اگر بچہ ممیز ہو تو مستحب ہے کہ اس کا ولی اس کو احرام بندھوائے اور اسکو لباس احرام پہنوا کر اسکی طرف سے خود تلبیہ کرے اور کنکریاں پھینکے اور اسکو طواف کروائے اور اس کو نماز طواف ادا کرائے اور اس کو صفا و مروہ کے مابین سعی کرائے۔

شرط دوم: عقل۔ پس وہ دیوانہ جس کا دیوانہ پن قائم رہتا ہے

اس پر حج واجب نہ ہے اگرچہ وہ زاد و سواری کا مالک ہو اسی طرح اگر اس کا جنون عارضی جزوقتی ہو جو اعمال حج میں مخل ہو لیکن اگر اس کے جنون میں اس قدر وقفہ ہو کہ وہ عرفات یا مشعر میں وقوف سے قبل ہوش میں آجائے اور باقی اعمال حج بجا لائے تو اس کا حج صحیح ہوگا اور حجتہ الاسلام کی کفایت کرے گا۔

شرط سوم: حریت۔ پس غلام پر حج واجب نہیں اگرچہ غلام جزوی طور پر آزاد ہو لیکن اگر اس کا مالک اس کو اذن حج دے دے اور وہ حج کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا لیکن حجتہ الاسلام کی کفایت نہ کرے گا کیونکہ مکمل آزاد ہونے کے بعد شرائط وجوب پورے ہونے پر اس کو دوبارہ حج کرنا پڑے گا۔

شرط چہارم: استطاعت جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے اگر کوئی شخص یا پیادہ سفر کر کے حج کرنے پر قادر بھی ہو خصوصاً جبکہ مسافت بھی بعید نہ ہو تب بھی احوط وجوبی ہے کہ استطاعت کے بعد وہ دوبارہ حج کرے۔

شرط پنجم: یمان۔ ایمان اور اور اسلام صحت حج کے لئے شرط ہیں نہ کہ وجوب حج کے لئے بخلاف باقی شرائط کے جو کہ وجوب حج کی شرطیں ہیں اگر یہ مفقود ہوں تو حجتہ الاسلام واقع نہ ہوگا بلکہ اس کو دوبارہ حج کرنا ہوگا اس پانچویں شرط کے مطابق کافر پر بھی حج واجب ہے مگر ایمان و اسلام کے بغیر اس کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے۔

مبحث دوم

حج تمتع کے بیان میں

اس کے دو جز ہیں ایک عمرہ اور دوسرا حج عمرہ کے واجبات پانچ ہیں جن کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) احرام :۔ یعنی جن میقات کے مقامات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود معین فرمایا ان میں سے کسی مقام سے احرام باندھنا۔

(۲) بیت اللہ کے ارد گرد سات طواف کرنا۔

(۳) مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز طواف عمرہ ادا کرنا۔

(۴) صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا۔

(۵) تقصیر یعنی سر یا مونچھوں یا ناخنوں سے کچھ کاٹنا۔

ہمارے نزدیک عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہے جب حاجی عمرہ تمتع کے یہ اعمال بجا لائے تو اس پر وہ تمام کام حلال ہو جائیں گے جو اس پر عمرہ کی وجہ سے حرام ہوئے تھے۔

دوسرا جزء: حج تمتع ہے اور اس کے واجبات بارہ ہیں۔ جن کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) حج کا احرام مکہ مکرمہ ہی سے باندھنا۔

(۲) نو ذی الحج کو زوال سے لے کر مغرب شرعی تک عرفات میں ٹھہرنا۔

(۳) دس ذی الحج کو صبح صادق طلوع ہونے سے لے کر طلوع شمس تک مشعر میں وقوف کرنا۔

(۴) جمرۃ العقبہ میں سات عدد چھوٹی کنکریاں مارنا

(۵) کنکریاں مارنے کے بعد جانور کی قربانی ذبح کرنا یا اونٹ نحر کرنا۔

(۶) خانہ کعبہ کے ارد گرد سات مرتبہ طواف زیارت کرنا۔

(۷) مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز طواف ادا کرنا۔

(۸) صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا۔

(۹) طواف النساء کرنا چاہے حاجی مرد ہو یا عورت یا بچہ۔

(۱۰) مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز طواف النساء ادا کرنا۔

(۱۱) گیارہ، بارہ۔ ذی الحجہ کی راتوں کو میدان منیٰ میں رات گذارنا اور ان دو دن میں کنکریاں مارنا جب حاجی ان تمام اعمال کو بجالائے گا تو وہ فریضۂ حج سے بری الذمہ ہوجائے گا یہ حج کی اجمالی صورت ہے جو ہم نے بیان کی ہے تا کہ حاجی ان سے باخبر و بابصیرت رہے تفصیل آگے بیان ہوگی۔

مبحث سوم عمرۂ تمتع کا تفصیلی بیان

اس میں چند مطالب ہیں۔

مطلب اول احرام کے بیان میں

اس میں چند مسائل ہیں۔

(۱) ضروری ہے کہ عمرۂ تمتع کا احرام حج کے تین مہینوں سے کسی ایک میں ہو یعنی شوال۔ ذی قعدہ اور ذی الحجہ۔
(۲) احرام پانچ مقررہ مقامات میقات میں سے کسی ایک پر باندھا جائے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ مسجد الشجرہ:

مدینہ منورہ والوں کیلئے اس کو ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں۔

۲۔ جحفہ:

یہ اہل شام یا اس کے گردو نواح سے آنے والوں کیلئے ہے۔

۳۔ قرن المنازل:

یہ میقات اہل طائف کیلئے ہے۔

۴۔ یلملم۔

یہ میقات یمن والوں کیلئے ہے اور ایک پہاڑ کا نام ہے۔

۵۔ وادی العقیق:

یہ میقات عراق والوں کیلئے ہے۔ جو شخص ان مقامات سے تعلق رکھتا ہو یا ان سے گزر رہا ہو۔ وہ ان سے احرام باندھے گا۔ اگرچہ وہ ان مقامات کا باشندہ نہ ہو اور وادی العقیق والوں کیلئے افضل یہ ہے کہ اول

وادی سے احرام باندھیں جو کہ مسلخ کہلاتی ہے اور اس کے بعد عمرہ کیلئے وسط وادی سے احرام باندھنے کی فضیلت ہے اور ذات العراق وادی کا آخری حصہ ہے اور احوط ہے کہ اس سے احرام کی تاخیر نہ کرے مگر تقیہ یا مرض کی صورت میں اسی طرح جس شخص کی شرعی تکلیف مسجد الشجرہ سے احرام باندھنے کی ہو وہ کسی ضرورت کے تحت جحفہ سے احرام باندھنے کی ہو وہ کسی ضرورت کے تحت جحفہ سے احرام باندھ سکتا ہے اور حاجی کیلئے احوط ہے کہ وہ پہلے عمرہ اور حج کے تمام اعمال کی طرف متوجہ ہو جائے اگرچہ مختصر ہی سہی اور ہر ہر عمل حج وغیرہ میں قصد قربت ملحوظ رکھے۔ خصوصاً احرام باندھتے وقت قربت کا قصد واجب ہے۔

بذریعہ ہوائی جہاز حج کے احکام

جو شخص ہوائی جہاز سے سفر حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ وہ پہلے مدینہ منورہ کا قصد کرے اور وہاں سے مسجد الشجرہ ذوالحلیفہ کے میقات سے احرام باندھے جو کہ تمام میقاتوں سے افضل ہے چاہے وہ یہ سفر مکہ کی طرف کھلی موٹر پر کرے یا اونٹوں پر جبکہ وقت وسیع ہو میرے برادر محترم نے بعض دیگر علماء کی طرح یہ قول اختیار کیا ہے کہ اگر وقت تنگ ہو اور وہ مکہ کا قصد کرے تو چاہیئے کہ یا وہ اپنے شہر سے نذر مان لے یا ہوائی جہاز کے اڑنے سے ایک گھنٹہ یا کچھ وقت اس سے زیادہ جہاز میں احرام باندھ لے تا کہ وہ میقات پر سے احرام کی حالت میں گزر سکے کیونکہ طیارہ میقات پر نہیں اترتا اور نہ ہی اس کا علم ہے کہ وہ

میقات کے محاذی ہے تاکہ وہاں احرام باندھ سکے لہذا اس نیت سے نذر مانے گا کہ اگر اسی ہفتہ یا اس دن یا اس ماہ مجھے حج بیت اللہ کی توفیق ہوئی تو برائے خوشنودی اللہ تعالیٰ مجھ پر واجب ہے کہ میں اپنے شہر سے یا جہاز کی روانگی سے مثلاً ایک گھنٹہ بعد میں احرام باندھ لوں گا تاکہ وہ میقات سے گزرتے وقت با احرام ہو جب کہ حقیر کا یہ فتویٰ ہے کہ ایسا اسی صورت میں ہوگا جبکہ جہاز براہ راست مکہ کی طرف پرواز کرے نہ جدہ کی طرف کیونکہ شام یا مدینہ منورہ سے روانہ ہونے والا جہاز مسجد الشجرہ یا حجفہ سے یا ان کے محاذی کسی سمت سے گزرے گا۔ اسی طرح یمن یا یمامہ کا جہاز مکہ کی طرف جاتے ہوئے یلملم یا اس کے محاذی گزرے گا اور ایران عراق کویت سے اڑنے والا جہاز وادی عقیق یا اس سے قریب گزرے گا۔ لیکن حجاز سے مغربی سمت مثلاً مصر یا سوڈان وحبشہ یا اکثر افریقی اور تمام امریکی یا یورپی علاقوں سے چلنے والا جہاز کسی میقات سے نہیں گزرتا کیونکہ مکہ سے شمال کی طرف دو میقات ہیں مسجد الشجرہ اور حجفہ اور جنوب کی طرف دو میقات ہیں یلملم اور قرن المنازل اور مشرق یا جنوب مشرق کی طرف تقریباً وادی العقیق ہے اور مغرب کی طرف جدہ کے سوا کوئی میقات نہیں ہے اور جدہ کو صرف فقیہ ابن ادریس نے میقات شمار کیا ہے جبکہ باقی کوئی اس کا قائل نہیں ہے پس ان اطراف سے آنے والے حجاج کرام کیلئے یہی صورت ہے کہ اگر ان کے پاس وسیع وقت ہے تو کسی بھی میقات پر پہنچیں اور وہاں سے احرام باندھیں

اور مجبوری اور وقت کی تنگی کی صورت میں جدہ سے احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور احرام باندھنے کے بعد کسی حرام کے مرتکب ہونے کی یا جہاز میں سایہ میں چلنے سے پرہیز کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

البتہ جو ہوائی جہاز پاکستان یا ہند یا جاوہ یا چین یا مسقط سے پرواز کرتے ہیں وہ روٹ کے مطابق پہلے مکہ مکرمہ کے اوپر سے یا محاذات سے گزر کر جدہ ائر پورٹ پر جا اترتے ہیں اور بعض اعلام نے کہا ہے کہ جو حاجی جدہ سے گزرے وہ وہاں سے نذر کے ساتھ احرام باندھ کر مکہ داخل ہو لیکن ہمارے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ جدہ اور مکہ کے درمیان کوئی میقات یا محاذات میقات نہیں ہے پس بصورت اختیار یا مجبوری وہاں سے نذر کے ذریعہ سے احرام باندھنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ یلملم اور وادی عقیق بھی جدہ سے چلنے والوں کی سمت میں نہیں آتے اور احرام والے کیلئے حرام ہے کہ وہ بلا عذر سائے میں چلے اور اگر احرام باندھنے والا بیمار ہو یا سردی یا گرمی سے ضرر کا اندیشہ ہو تو سایہ میں چلنا جائز ہے مگر ہر دن یا رات کیلئے ایک بھیڑ یا بکری فدیہ دے گا اور اگر عذر نہ ہو تو گناہ گار ہو گا مگر اس کا احرام درست ہو گا اور اگر یہ ممکن ہو کہ عمرۂ مفردہ کے ساتھ مکہ داخل ہو اور پھر قرن المنازل جا کر وہاں سے حج تمتع کے عمرہ کا احرام باندھ لے تو درست ہے اور اگر وقت تنگ ہو اور حج کے فوت ہونے کا خوف ہو تو بعید نہیں کہ یہ "عذر" قرار پائے جس کے تحت وہ میں احرام کی حالت میں سایہ میں چل سکے گا اور اس پر کوئی

گناہ عائد نہ ہوگا صرف اس کو فدیہ دینا ہوگا۔

"چند اہم مسائل"

(۱) ان مقامات میقات کا معلوم کرنا جس قدر بھی ممکن واجب ہے ورنہ ان مقامات کے باشندوں کے بتلانے کے مطابق ظن کافی ہے اور جو لوگ ان مقامات کی جان پہچان رکھتے ہیں ان پر اعتماد کرنا بھی کافی ہے مثلاً کپتان قافلہ سالار اور کشتیوں جہازوں کا عملہ وغیرہ۔

(۲) جو شخص کسی ایسے راستہ سے حج کرے جو ان مقامات میں سے کسی تک نہ پہچاتا ہو تو مشہور یہ ہے کہ وہ قریب ترین میقات کے کسی محاذی مقام سے احرام باندھ لے مثلاً جو شخص بحری راستہ سے حج کر رہا ہو وہ یلملم کے محاذات میں کسی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے یعنی وہ حاجی جو باب المندب مقام سے گذر رہا ہو اور بحر احمر کے جنوب سے آرہا ہو وہی یلملم کے محاذات سے احرام باندھے گا لیکن جو حاجی نہر سویز یا بحر احمر کے شمال سے آرہا ہو وہ مسجد الشجرہ کے محاذات میں کسی مقام پر احرام باندھ لے یا اگر وہ جدہ کی طرف جارہا ہے تو جحفہ کے محاذی احرام باندھ سکتا ہے اور فقیہ ابن ادریس نے جو یہ کہا ہے کہ جدہ اہل مصر و بحری راستوں سے آنے والوں کے لئے میقات ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اصحاب فقہاء نے ان کے قول کو خطاء قرار دیا۔ یہ حکم عمرۂ تمتع کے احرام کے لئے ہے بحر و بر کے کسی بھی میقات کے محاذی مقام سے یہ احرام باندھنا جائز ہے کیونکہ صرف میقات کی طرف چل کر وہاں سے

احرام باندھنا قاعدۃ اصالتہ البرأت سے ثابت نہیں بلکہ میقات پر وہی لوگ جا کر احرام باندھیں گے جو وہاں پہنچیں گے اور حج تمتع کا احرام خود مکہ مکرمہ سے باندھنا ہو گا اس کے لئے کسی میقات پر جانا واجب نہیں۔

(۳) جو شخص حج کا قصد کرے اس کے لئے عمداً بغیر احرام کے میقات سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔ جو شخص مخالفت کرکے تجاوز کر جائے اس پر واجب ہے کہ میقات کی طرف واپس آئے اور وہاں سے احرام باندھے جو کسی خوف کی وجہ سے یا مرض یا وقت کی تنگی کی وجہ سے واپس جانے سے معذور ہو تو اس کا حج باطل ہو گا بشرطیکہ اس کے آگے راستہ میں کوئی دوسرا میقات موجود نہ ہو مثلاً مسجد الشجرہ سے تجاوز کرنے والا مکہ کے راستہ میں دوسرے میقات جحفہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔

(۴) جو شخص کسی میقات سے احرام باندھنے کے مسئلہ سے ناواقف ہو یا بھول گیا ہو اس پر بھی میقات کی طرف واپس جانا واجب ہے اور جو کسی خوف یا مرض یا تنگی وقت کی وجہ سے واپس جا سکتا ہو وہ ممکن حد تک واپس جائے گا اور اگر بالکل معذور ہو تو جہاں پر پہنچ چکا ہے وہیں سے احرام باندھ لے اسی طرح جو شخص قصد حج کے بغیر مکہ جا رہا ہو مثلاً ایندھن فروخت کرنے والا اس کا بھی یہی حکم ہے اس طرح جو شخص میقات سے تجاوز کرنے کے بعد عازم حج ہو گیا ہو تو یہ یا اس قسم کے لوگ اگر حرم یا مکہ میں داخل نہ ہوئے ہوں اور وقت بھی تنگ نہ ہو یا وہ واپس میقات پر جانے سے معذور نہ ہوں تو میقات پر واپس جا کر وہاں سے

احرام باندھیں اور اگر واپسی مشکل ہو تو ممکن حد تک واپس جائیں اور اگر ایسا بھی مشکل ہو تو اپنی موجودہ جگہ سے احرام باندھ لیں جبکہ ان کے راستہ میں آگے کوئی دوسرا میقات نہ ہو ورنہ وہ اگلے میقات سے احرام باندھ لیں گے اور واپس جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

(۵) جو شخص جہلاً یا نسیاناً احرام باندھنا ترک کرکے عمرہ یا حج کے یا دونوں کے مکمل اعمال بجالائے تو اس کا حج صحیح ہوگا جس پر واضح نص موجود ہے لہذا اس پر احرام کی قضاء نہیں ہے۔

(۶) میقات سے قبل احرام باندھنا صحیح نہیں اور جو احرام باندھے گا اس کا احرام باطل ہوگا اور وہ میقات سے تجدید احرام کرے گا صرف دو صورتوں سے میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔

اول: اگر میقات سے پہلے احرام کی نذر کرے جیسا کہ طیارہ پر حج کے سفر کے بیان میں یہ گذر چکا اور یہ نیت کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر عافیت از مرض کا احسان فرمائے یا میری فلاں حاجت پوری کرے تو میں اپنے شہر سے یا فلاں جگہ سے احرام باندھوں گا تو اس کی نذر صحیح ہے کیونکہ بہت سی روایات میں اس قسم کی نذر کا رجحان ثابت ہے اور ایسی حالت میں میقات سے دوبارہ احرام باندھنا واجب نہیں اگرچہ احوط ہے اور نذر کے ساتھ عہد قسم بھی شامل ہوسکتی ہے اگرچہ نص میں صرف نذر کا ذکر ہے لیکن اگر وہ عہد یا قسم کے ساتھ اپنے اوپر اس قسم کا التزام کرے تو احوط ہے کہ اس پر عمل کرے اور میقات سے تجدید احرام بھی کرے۔

دوم: اگر رجب میں عمرۂ مفردہ ادا کرے اور اس کو اندیشہ ہو کہ

رجب کا مہینہ میقات سے احرام باندھتے وقت گزر چکا ہو گا۔ تو عمرہ رجب کی فضیلت کیلئے میقات سے قبل احرام باندھنا جائز ہے اور اس پر صحیح روایات دلالت کرتی ہیں۔

مطلب دوم

مستحبات احرام

اول: مستحب ہے کہ اول ذی قعدہ سے سر نہ منڈوائے۔ بلکہ بالوں کو بڑھنے دے اور سر منڈوانے کی صورت میں احتیاطاً ایک بھیڑ یا بکری ذبح کر کے کفارہ دے اور بعض نے اس کو واجب کہا ہے اور یہ احوط ہے لیکن اظہر یہ ہے کہ یہ مستحب ہے اور کفارہ بھی نہیں کیونکہ معتبر روایات سے اس کے جواز کی تصریح ہے تاہم احتیاط ہی راہ نجات ہے۔

دوم: غسل احرام سے قبل مستحب ہے کہ زیر ناف اور بدن اور بغلوں کے بال صاف کرے اور ناخن کٹوائے اور بدن سے میل کچیل دور کرے اور چہرہ کی اصلاح کرے اگرچہ وہ پہلے بال صاف کر چکا ہو اور اس پر پندرہ دن نہ گزرے ہوں۔

سوم: غسل احرام بجا لائے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَآءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِيْ بِالتَّسْلِيْمِ لَكَ وَالْاِتِّبَاعِ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ۔

اور اگر اس کو پانی نہ ملے یا وہ کسی مرض کی وجہ سے پانی کے استعمال سے معذور ہو تو غسل کے بدلے تیمم کر لے اور یہ غسل مطلقاً میقات سے پہلے بجا لانا بھی جائز ہے چاہے اس کو میقات میں پانی نہ ملنے کا خوف ہو یا نہ ہو بشرطیکہ وہ احرام باندھنے سے قبل اور غسل کے بعد ایسا کام نہ کر چکا ہو جس سے غسل باطل ہو جاتا ہے یا جو منافی احرام ہو مثلاً سلا ہوا لباس پہننا یا سائے میں چلنا یا خوشبو استعمال کرنا ورنہ اس کو دوبارہ غسل کرنا ہو گا۔

چہارم: غسل کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور حمد و ثناء کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے"

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَ

امن بوعدك واتبع امرك فانی عبدك وفی قبضتك
لم اوق الا ما وقيت ولا اخذ الا ما اعطيت وقد ذكرت
الحج فاسئلك ان تعزم لى عليه على كتابك وسنة
نبيك صلواتك عليه واله وتقوينی على ما ضعفت
وتسلم لى مناسكى فی يسر منك وعافية واجعلنی من
وفدك الذی رضيت وارتضيت وسميت وكتبت
اللهم انی خرجت من شقة بعيدة وانفقت مالی
ابتغاء مرضاتك اللهم فتمم لى حجتی وعمرتی
اللهم انی اريد التمتع بالعمرة الى الحج على كتابك
وسنة نبيك صلواتك عليه واله فان عرض لی
عارض يحبسنی فخلنی حيث حبستنی بقدرك الذی
قدرت علی اللهم ان لم تكن حجة فعمرة احرم لك

شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي مِنَ النِّسَآءِ وَالثِّيَابِ وَالطِّيبِ اَبْتَغِي بِذَالِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ۔

پنجم: احرام کسی واجب نماز کے بعد باندھے " نماز ظہر کے بعد افضل ہے اور اگر واجب نمازوں کے اوقات میسر نہ ہوں تو چھ رکعت یا کم از کم دو رکعت استحباب کی نیت سے ادا کرے اور پھر احرام باندھے ان نمازوں میں پہلی رکعت کے بعد الحمد اور سورہ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکافروں پڑھے۔

ششم: اگر کسی وجہ سے غسل سے قبل یا نماز کے بغیر احرام باندھ چکا ہو تو مستحب ہے کہ غسل اور نماز کے بعد احرام باندھنے کا اعادہ کرے۔ چاہے اس نے ایسا عمداً کیا ہو یا نسیاناً یا وہ اس مسئلہ سے جاہل ہو۔

مطلب سوم

واجبات احرام

احرام کے واجبات تین امور ہیں۔

(۱) نیت (۲) لباس احرام (مردوں کیلئے) (۳) چار تلبیئے پڑھنا۔

اول: احوط ہے کہ عمرہ کے پانچ اور حج کے بارہ اعمال کو نظر میں رکھے چاہے اجمالاً ہی کیوں نہ ہو اور وہ یہ قصد کرے کہ وہ ان اعمال کو قربتہً الی اللہ انجام دے رہا ہے اور پھر وہ اعمال عمرہ کی توجہ کرے اور قربت کی نیت سے عمرۂ تمتع کا احرام باندھے اور اگر وہ کسی کی نیابت میں حج کر رہا ہو تو ان تینوں مقامات پر نیابت کا قصد کرے۔ اور احوط ہے کہ تمام اعمال عمرہ وحج میں مسلسل ان امور کو نظر میں رکھے اور بعض فقہاء نے نماز وغیرہ میں بھی اس کو نظر میں رکھنے کو معتبر قرار دیا ہے اور یہ بہتر ہے اور احوط ہے کہ فعل کے مشخصات کو بھی نظر میں رکھے کہ یہ فعل واجب ہے یا سنت یا اداء یا قضاء یا وہ از روئے استطاعت اعمال مذکورہ بجا لا رہا ہے یا نذر کی وجہ سے یا عہد یا قسم کی وجہ سے یہ تکلیف سہل ہے اور اس سے زیادہ کو اہمیت دینا وسواس ہے۔

چند اہم مسائل:

اول: نیتؒ میں ضروری ہے کہ وہ ابتداء احرام سے ہی کر لی جائے اور اگر ترک کرے تو اس کی تجدید واجب ہے۔ اور ثناء عمل میں نیت کر لینا کافی نہیں اور واجب ہے کہ نیت قربتہ الی اللہ اور خالصتہً خوشنودیٔ خداوند کریم کیلئے ہو اور ہر قسم کی ریاکاری اور شہرت پسندی سے پاک ہو جیسا کہ تمام عبادات میں ہے ورنہ عمل باطل ہو گا۔

دوم: صرف نیت احرام کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں یہ تعین

بھی واجب ہے کہ یہ نیت عمرہ کی ہے یا حج تمتع کی یا حج قران کی ہے یا حج افراد کی جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔

سوم: احرام کا مطلب یہ ہے کہ دل میں یوں خیال باندھے کہ میں اپنے نفس کو ان تمام کاموں سے روک رہا ہوں اور منع کر رہا ہوں جن کو احرام کی حالت میں خداوند کریم نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ ان امور محرّمہ کا ذکر آگے بیان ہو گا۔

چہارم: اگر اثناء اعمال حج اس کو شک گزرے کہ آیا اس نے نیت کی تھی یا نہ تو پرواہ نہ کرے اور یہ بناء رکھے کہ اس نے نیت کی تھی لیکن اگر یہ بھول گیا ہو کہ اس نے کون سی نیت کی تھی حج کی یا عمرہ کی تو اپنے قصد کے مطابق نیت کی تجدید کرے۔

پنجم: عمرہ اور حج کی علیحدہ علیحدہ مستقل نیت کرنا ضروری ہے اور سب کیلئے ایک نیت کافی نہیں اور نہ ہی جائز ہے اور وہ ایک ہی نیت کر چکا تھا تو صرف عمرہ کی نیت کی تجدید کرے اور اعمال عمرہ تمام کر کے پھر حج کی جداگانہ نیت کرے گا۔

احرام کا دوسرا امر واجب:

مردوں کیلئے احرام کے دو لباس پہننا ہے کہ ایک لباس کو اوپر اوڑھنے والی چادر قرار دے اور دوسرے کو گھٹنے سے ناف تک ستر کرنے والی لنگ قرار دے اور پہلی چادر اس کے دونوں شانوں کو پنڈلیوں تک چھپا دے اور ان میں کہیں بھی گرہ نہ لگانے اور نہ کو بٹن نہ لگائے اور نہ

سوئی سے چبھوئے اور دونوں کو پہننے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ اسکو اختیار ہے کہ ایک کو چادر کی طرح اوڑھ لے اور دوسروں کو لنگ کی طرح استعمال کرے اور یہ لباس مردوں کیلئے مخصوص ہے۔

چند متعلقہ مسائل:

(۱) احرام کے دو کپڑے پہننے کے بعد مستحب ہے کہ یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاُؤَدِّیْ فِیْہِ فَرْضِیْ وَاَعْبُدُ فِیْہِ رَبِّیْ وَاَنْتَھِیْ فِیْہِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَصَدْتُہٗ فَبَلَّغَنِیْ وَاَرَدْتُہٗ فَاَعَانَنِیْ وَ لَمْ یَقْطَعْ بِیْ وَوَجْھَہٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَھُوَ حِصْنِیْ وَکَھْفِیْ وَحِرْزِیْ وَظَھْرِیْ وَمَلَاذِیْ وَرَجَائِیْ وَمَنْجَایَ وَذُخْرِیْ وَعُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَرَخَائِیْ

اور مستحب ہے کہ احرام کے کپڑے پہننے کے بعد اور نیت کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ساتھ یہ دعا پڑھے

=

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ ۔

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ
وَالْمَعَادُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِيْ وَنَفْتَقِرُ اِلَيْكَ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْغُوْبًا وَمَرْهُوْبًا اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ
الْجَمِيْلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيْمُ
لَبَّيْكَ ۔

اور مستحب ہے کہ یہ کلمات کہے۔

لَبَّیْکَ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَهٰذِهٖ عُمْرَۃٌ مُتْعَۃٌ اِلَی الْحَجِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَهْلَ التَّلْبِیَۃِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَلْبِیَۃً تَمَامُهَا وَ بَلَاغُهَا عَلَیْکَ ۔

(۲) احرام کے دونوں کپڑوں میں معتبر ہے کہ وہ سلے ہوئے نہ ہو اور سلے ہوئے کپڑوں کی مثل بھی نہ ہوں جیسے زرہ اور لبادہ وغیرہ۔

(۳) احرام کے کپڑوں میں وہی شرائط معتبر ہیں جو نمازی کے لباس میں معتبر ہیں کہ وہ غصبی نہ ہو اور ریشم کے نہ ہوں وغیرہ۔

(۴) عورتوں کیلئے جائز ہے کہ سلے ہوئے کپڑے پہنیں اور ان پر خالص ریشم پہننا احرام کی حالت میں حرام ہے۔

(۵) احرام باندھنے والے کیلئے جائز ہے کہ وہ سردی اور گرمی کی وجہ سے دو احرام کے کپڑے سے زائد کپڑا پہنے لیکن وہ زائد لباس کو ایک ہی دفعہ پہنے اور کئی دفعہ نہ پہنے اور جائز ہے کہ میل کچیل یا نجاست کی وجہ سے احرام کا لباس تبدیل کرے لیکن مکہ میں داخل ہونے کے بعد احوط ہے کہ وہ پہلے والے احرام کے دو کپڑے پہنے اور ان میں ہی طواف کرے اور

سیاہ لباس میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بعض نے اس سے منع کیا ہے اور ترک احوط ہے اور یہ بھی احوط ہے کہ احرام عمرہ کی نیت کے ساتھ اضافی طور پر یہ نیت بھی کرے کہ میں یہ دو کپڑے پہنتا ہوں اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور تیسرا واجب یہ ہے کہ وہ چار تلبیہ جات کا تلفظ ادا کرے اور احوط ہے کہ ان کلمات کو کہے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اور احوط ہے کہ پہلے چار تلبیات پر اکتفاء کرے اور بہتر ہے کہ پانچویں تلبیہ کو بھی کہے لیکن وجوب کا قصد نہ کرے اور بعض فقہاء نے کہا ہے کہ تلبیہ کی نیت کرنا واجب ہے اور انہوں نے اس تلبیہ نیت قربت سے مقدم قرار دیا ہے جو کہ نیت احرام میں لازم ہے۔ تاکہ دونوں نیتیں یکجا ہو جائیں اور تلبیہ نیت سے متصل ہو بناء برایں قول احرام کی نیت اس طرح ادا کرے میں اپنے نفس کو ان مقررہ امور سے منع کرتا ہوں جن کو اللہ نے مجھ پر بحالت احرام حرام قرار دیا ہے۔ قربتاً الی اللہ پھر تلبیہ مذکورہ بلا فاصلہ پڑھے اور اس قول کی رعایت احتیاط سے خالی نہیں ہے اور بعض معتبر روایات سے ثابت ہے کہ تلبیہ کو نیت سے مؤخر کرنا افضل ہے پس اگر احرام کی نیت تلبیہ کے ساتھ ساتھ کرے اور تلبیہ کا تلفظ ادا کرے اور نیت مذکورہ کے ساتھ ہی تلبیہ کا تلفظ کرتے

ہوئے تھوڑا آگے چل کر پر تلبیہ کہے اور قصد قربت کرے تو یہ احسن اور بہتر ہے"

چند اہم مسائل:

(۱) جو شخص مسجد الشجرۃ مدینہ منورہ سے احرام باندھے وہ مسجد ہی میں احرام کا لباس پہن لے اور نماز احرام ادا کرے اور نیت کر کے تلبیہ کرے اور مستحب ہے کہ تلبیہ کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے خصوصاً جبکہ وہ کسی سواری پر سوار ہو اور آواز بلند کرنے کا حکم صرف مردوں کیلئے ہے اور عورتوں اور خشاؤں کیلئے نہ ہے۔

(۲) ایک مرتبہ واجب قصد سے تلبیہ کرنے سے احرام منعقد ہو جاتا ہے اور اس کو بار بار کہنا اور زیادہ سے زیادہ کہنا مستحب ہے خصوصاً جبکہ کسی وادی میں بلندی پر چڑھے یا پستی کی طرف اترے اور سوار ہو یا سواری سے اترے اور ہر نافلہ اور فریضہ نماز کے بعد اور سوتے یا جاگتے وقت اور ہر سوار سے ملاقات کے وقت اور حالات کی تبدیلی کے وقت اور روایت میں ہے کہ جو اپنے احرام میں ستر بار از روئے ایمان و قربت تلبیہ کہے گا اللہ تعالیٰ ایک کروڑ ملائکہ کو اس کا گواہ بنا دے گا کہ وہ شخص جہنم کی آگ اور منافقت سے بری ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تلبیہ احرام باندھنے والا کا شعار ہے پس تم تلبیہ کے وقت اپنی آواز بلند کرو اور ایک مرفوعہ روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا تو ان کے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ آپ اپنے اصحاب

کو حکم دیجئے کہ تلبیہ کے وقت اور قربانی کرتے وقت اپنی آواز
بلند کریں۔

(۳) عمرۂ تمتع میں اس وقت تک تلبیہ کا تکرار مستحب ہے جب تک کہ مکہ مکرمہ کی پُرانی آبادی کے مکانات نظر نہیں آتے اور جدید آبادی جو کہ مشرق و مغرب میں اور شمال میں پھیلی ہوئی ہے اور اس حکم میں نہیں ہے پرانے گھروں کی حد مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کیلئے عقبۃ المدینین ہے جو کہ مشہور جگہ ہے اور حج کے تمام اقسام میں تلبیہ کا تکرار مستحب ہے حتی کہ عرفہ کے دن یعنی نو ذی الحج کو زوال کے وقت تلبیہ قطع کر دے اور عمرۂ مفردہ میں مکہ داخل ہونے تک تلبیہ کرے اور پھر روک دے اور جو حرم سے خارج ہے وہ دخول حرم کے بعد روک دے اور اگر کوئی عمرہ کا دوبارہ احرام باندھنے کیلئے مکہ سے نکل گیا ہو وہ کعبہ مشترفہ کا مشاہدہ کرنے تک تلبیہ کرے اور پھر بس کر دے۔

(۴) کیونکہ قصداً تلبیہ کرنے سے احرام منعقد ہوتا ہے پس اگر کوئی غسل احرام کرے اور احرام کے کپڑے پہن لے اور نیت کر لے اور پھر شک کرے کہ آیا وہ تلبیہ بجالایا ہے یا نہیں تا کہ وہ محرمات احرام مثلاً شکار کرنے خوشبو وغیرہ سے اجتناب کرے اور واجبات کی پابندی کرے تو اگر اسکا شک پختہ ہو تو وہ یہ سمجھے کہ تلبیہ نہیں بجالایا اور اس پر محرمات سے اجتناب کی پابندی ضروری نہیں ہے اور وہ از سر نو تلبیہ ادا کرے اور احرام کے اعمال بجالانے کا یقین حاصل کرے۔

(۵) جب یہ معلوم ہے کہ احرام تلبیہ ہی سے واقع ہوتا ہے تو مکلف اگر

عمرہ یا حج کی نیت کرے اور تلبیہ کرے اور لباس احرام پہن لے تو اس کا احرام واقع ہو جائے گا اور اس پر انتیس امور حرام ہو جائیں گے۔

شکار کے احکام

اول: بری حیوانات کا شکار کرنا چاہے ان کو گھیرنے سے ہو یا قتل کرنے سے یا کھانے سے یا شکار کی مخبری کرنے سے بلکہ ہر کام جو شکار کا سبب بنے مثلاً آلات شکار مہیا کرنا اور ٹڈی کا شکار بھی اس حکم میں ہے۔

چند متعلقہ مسائل

(۱) جس طرح کہ مُحْرِم یعنی احرام باندھنے والے پر بری شکار حرام ہے اسی پر اس کے انڈے اور بچے بھی حرام ہیں البتہ بحری جانور کا شکار جائز ہے جو کہ سمندر میں انڈے دیتا ہو نیز گھریلو جانور اس پر حرام نہ ہوں گے مثلاً مرغی، بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے وغیرہ۔

(۲) احرام باندھنے والے کیلئے اذیت دینے والے جانور کا قتل جائز ہے جو اس کو اذیت دینے کا قصد کر رہا ہو مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا، سانپ، بچھو وغیرہ۔

(۳) اگر احرام والا شخص اسی حالت میں شکار کو قتل کرے یا ذبح کرے تو شکار مردار تصور کیا جائے گا جس کا کھانا ہر کسی کیلئے حرام ہے چاہے کھانے والا احرام نہ باندھے ہوئے ہو اور احوط ہے کہ اس کو دفن کر

دیا جائے۔
(۴) اگر احرام باندھنے والا ایسے جانور کا شکار کرے جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو تو وہ اس کا مالک نہیں ہو سکتا اور اس کو رہا کرنا یا چھوڑ دینا واجب ہے۔
(۵) جاہل اور بھولنے والے شخص پر انیس محرمات میں سے صرف شکار کرنے کا کفارہ واجب ہو گا چاہے اس نے عمداً شکار کیا ہو یا سہواً یا وہ اس مسئلہ سے نابلد ہو یا بھول گیا ہو اور کیونکہ آج کل حاجی کیلئے شکار بالکل نہ ہونے کے برابر ہے لہذا ہم اس مختصر رسالہ میں اس کے کفارہ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ بیان طولانی نہ ہو جائے۔
دوم: احرام باندھنے والے پر حرام ہے کہ جنسی لذت سے بہرور ہو چنانچہ شوہر مردوں کا اپنی بیویوں سے اور بیویوں کا شوہروں سے لذت اندوزی کرنا چاہے وہ جماع سے ہو یا چھیڑ چھاڑ سے یا بوسہ دینے سے یا شہوت کی نگاہ سے بلکہ ہر قسم کی جائز جنسی بھی لذت حرام ہے۔
پس اگر جو شخص حالت احرام میں عمداً علماً وطی کرے چاہے وہ کسی اجنبی عورت سے ہو یا لڑکے سے یا اپنی زوجہ سے چاہے وہ دائمی نکاح سے ہو یا متعہ سے اور چاہے آگے کی طرف سے ہو یا عقبی طرف سے اور چاہے اس کو انزال ہو یا نہ ہو حرام ہے پس اگر عمرہ میں سعی سے قبل ایسا فعل کرے تو اس کا عمرہ باطل ہو گا۔ اور اس پر ایک اونٹ کا کفارہ عائد ہو گا اور عمرہ بھی پورا کرنا ہوگا پس اگر وقت وسیع ہو تو حج سے قبل از سر نو عمرہ بجا لائے اور حج مکمل کرے یعنی وہ حج کے بعد عمرہ لائے گا اور احوط ہے کہ وہ اگلے سال اپنے حج کا اعادہ بھی کرے۔ اور اگر وطی عمرہ میں سعی

کے بعد اور تقصیر سے پہلے کرے تو اعمال تمام کرے گا اور اس پر ایک اونٹ کا کفارہ ہو گا اور عمل صحیح ہو گا اور اگر وطی احرام حج میں وقوف عرفات و وقوف مشعر سے پہلے ہو یہ صرف وقوف مشعر سے پہلے ہو تو اس کا حج فاسد ہو گا اور اس پر حج مکمل کرنے کے ساتھ اونٹ کا کفارہ ہو گا اور آئندہ سال حج کی قضاء بھی کرنی ہو گی اور اگر وقوفین کے بعد ہو تو اس کا حج صحیح ہے البتہ حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد اس پر ایک اونٹ کا کفارہ واجب ہو گا۔

متعلقہ مسائل:

(۱) جو شخص شہوت کے ساتھ اپنی زوجہ سے چھیڑ چھاڑ یا معانقہ کرے اس پر ایک بھیڑ یا بکری کفارہ ہو گا اور اگر بلا شہوت ایسا کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور جو اپنی زوجہ کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے تو اس پر بھی ایک اونٹ کفارہ ہو گا اور بلاشہوت بوسہ دینے پر ایک بکری کفارہ ہے اگرچہ احوط ہے کہ بکری کے ساتھ اونٹ کا بھی کفارہ دے"

(۲) جو شخص اپنی زوجہ سے شہوت یا بغیر شہوت کے چھیڑ چھاڑ کرے چاہے اس کو انزال ہو یا نہ ہو اس پر ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر زوجہ بھی اس کے ساتھ ایسے فعل میں شریک ہو تو اس پر بھی ایک اونٹ کفارہ ہے اور جو شخص بلا شہوت اپنی زوجہ کی طرف دیکھے تو اس پر کچھ لازم نہیں اور جو شہوت کے ساتھ اس کی طرف دیکھے اس پر بھی ایک اونٹ کفارہ ہے اور جو شخص کسی اجنبی عورت کی طرف عمداً نگاہ کرے

اور اس کو انزال ہو جائے تو اگر وہ استطاعت رکھتا ہو تو ایک اونٹ کفارہ دے گا ورنہ ایک گائے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو ایک بکری ورنہ تین دن روزہ رکھ کر کفارہ دے۔

(۳) اگر کسی دوسرے کے متعلق شہوت کی بات سننے سے احرام باندھنے والے کو انزال ہو جائے یا کسی اجنبی عورت کا کلام یا اس کی صفت سن کر انزال ہو تو اس پر کچھ کفارہ نہیں بشرطیکہ ایسے حالات میں اس کی عادت انزال نہ ہو ورنہ اگر وہ اس کا عادی ہو اور عمداً ایسا ہو جائے تو اس پر مندرجہ ذیل احکام لاگو ہوں گے اور اس کی مثل انزال کی تمام صورتیں قصداً ہوں تو یہی حکم ہے اور ایسے حالات میں انزال جس کی عادت ہو اور کوئی ایسی صورت غفلت اور لاپرواہی سے پیدا ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۴) اگر احرام والا شخص اپنی زوجہ کو جماع پر پر مجبور کرے تو اس کا حج باطل ہو گا اور اس پر دو کفارے عائد ہوں گے ایک کفارہ اونٹ کا اپنی طرف سے دوسرا اپنی زوجہ کی طرف سے اور وہ حج کا بھی اعادہ کرے گا البتہ اس کی زوجہ کا حج صحیح ہو گا اور اس پر کچھ نہیں اسی طرح اگر زوجہ اپنے شوہر کو اس طرح مجبور کرے تو شوہر پر کچھ نہ ہو گا اور اس کا حج صحیح ہے اور زوجہ پر ایک کفارہ اونٹ ہو گا اور اس کو آئندہ سال حج کا اعادہ کرنا ہو گا اور اگر کوئی اجنبی ان دونوں کو ایسا کرنے پر مجبور کرے تو ان دونوں کا حج صحیح ہے اور اجنبی پر کچھ نہ ہو گا البتہ وہ عظیم گناہ کا مرتکب ہو گا۔

(۵) اگر زوجہ ایسی حالت میں علماً عمداً شوہر کے ناجائز حکم کی اطاعت

کرے تو اس کا حج فاسد ہو گا اور اس پر اونٹ کا کفارہ بھی ہو گا اور حج کا اعادہ بھی کرنا ہو گا۔

(۶) اور حج قضاء میں اگر میاں بیوی ایسی جگہ پہنچیں جہاں پر ان سے ان خطاً مجامعت واقع ہوئی ہو تو حج قضاء میں دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے اور حج ادا میں بھی علیٰ الاظہر یہی حکم ہے۔ جبکہ ایسے کام میں زوجہ بھی شوہر کی اطاعت کرے اور دونوں کو جدا کرنے کا مطلب یہ ہے وہ دونوں کسی مقام پر یکجا نہ ہوں بلکہ ان کے ساتھ کوئی تیسرا بھی ہو جو کہ صاحب تمیز ہو جو منیٰ میں قربانی تک ان کے ساتھ رہے اور افضل یہ ہے کہ حج کے تمام اعمال تک وہ ایک دوسرے سے جدا رہیں۔

(۷) مندرجہ بالا احکام اس صورت میں ہیں جبکہ حالت احرام میں ان کے حرام ہونے کا علم ہو اور عمداً ان سے خطاء واقع ہو اگر میاں بیوی احرام میں ایسے فعل کے حرام ہونے سے نا آشنا ہوں تو ان پر کچھ نہ ہو گا اور ان کا حج بھی صحیح ہو گا مگر وہ مگر وہ استغفار کر کے حج مکمل کریں گے اور نسیان بھی جہل کے حکم میں ہے چاہے وہ حالت احرام میں ہونا بھول جائیں یا حرمت جماع بھول جائیں اور اگر ان دونوں میں سے ایک جاہل یا فراموش کنندہ ہو اور دوسرے کو علم ہو تو جاہل اور بھولنے والے پر کچھ نہیں ہے اور اس طرح حج صحیح ہے اور عمداً اور علماً جرم کرنے والے کا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا ہے۔

(۸) احرام باندھنے والے کیلئے اپنی زوجہ کو یا بطور وکیل کسی دوسرے کی زوجہ کو طلاق دینا جائز ہے مگر نہ اپنا نکاح پڑھنا جائز ہے اور نہ کسی دوسرے کا چاہے وہ غیر شخص احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو اسی طرح اس کیلئے نکاح میں گواہ بننا بھی جائز نہیں ہے اگرچہ اس نے حالتِ احرام سے قبل اس گواہی کا ذمہ اٹھایا ہو خصوصاً جبکہ عقد احرام باندھنے والوں کے مابین ہو یا ایک احرام باندھنے والے اور دوسرے بغیر احرام والے کے درمیان ہو لیکن اگر گواہی نہ دینے کی صورت میں حرام میں واقع ہونے کا اندیشہ ہو اور ثبوت نکاح میں بھی گواہی نہ دینے کی صورت میں زنا حرام کا اندیشہ ہو تو اولاً تو احرام باندھنے والا حاکم سے کہہ دے کہ میرے پاس شہادت ہے مگر میں احرام کی وجہ سے نہیں دے سکتا میرے اعمال حج مکمل ہونے کے بعد فیصلہ کرنا تاکہ میں احرام کھول کر شہادت دے سکوں اگر احرام میں واقع ہونے کا خوف رفع ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ اس پر شہادت دینا لازم ہو گا مگر احرام میں ایسا کرنا حرام ہو گا۔

(۹) احرام باندھنے والے کیلئے اپنی مطلقہ زوجہ کی طرف رجوع کرنا یا کنیز خریدنا جائز ہے لیکن اگر کنیز خریدنے کا مقصد حالت احرام میں اس سے لذت اندوز ہونا ہے تو بہتر ہے کہ یہ ترک کر دے اور اولیٰ واحوط ہے کہ اپنی کنیز کو کسی غیر کیلئے حلال نہ کرے جبکہ وہ خود بھی حالت احرام میں ہو اور اسی طرح دوسرے احرام باندھے ہوئے شخص کی طرف سے تحلیل

قبول کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

(١٠) اگر احرام باندھنے والا کسی عورت کا نکاح اپنے ساتھ کر لے جب کہ اس کو حرمت کا علم ہو تو وہ عقد فاسد ہو گا اور وہ عورت اس پر دائماً حرام ہو گی اور اگر وہ حرمت سے نابلد ہو تو وہ عورت اس پر دائمی حرام نہ ہو گی اور احرام کے بعد اس کے ساتھ از سر نو عقد کرنا جائز ہو گا۔

(١١) اگر کسی عورت کا عقد کسی محرم یعنی احرام باندھنے والے کے ساتھ کر دیا جائے چاہے عقد کرنے والا احرام میں ہو یا بغیر احرام کے اور احرام والا اس سے دخول کرے تو دونوں پر ایک اونٹ کفارہ لازم ہو گا اور اگر عورت بھی احرام میں ہو تو اس پر بھی ایک اونٹ کفارہ ہو گا اور وہ اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی اور اگر وہ عورت احرام کی حالت میں نہ ہو تو دائمی حرام نہ ہو گی لیکن اگر اس کو علم ہو کہ اس کا عقد احرام والے شخص کے ساتھ کیا گیا ہے اور وہ اس پر راضی بھی ہو تو اس صورت میں اس پر بھی ایک اونٹ کفارہ ہو گا۔

سوم

استمناء

احرام باندھنے والے کیلئے تیسرا احرام فعل استمناء ہے یعنی ہاتھ وغیرہ سے کوئی ایسا کام کرنا جو منی کے خروج کا باعث بن جائے چاہے

زوجہ کے ساتھ چھیڑ خوانی کرے یا برے خیالات یا کسی عورت کی طرف گھور کر دیکھنے سے اس طرح ہو جائے۔

(۱) اگر طواف النساء نصف ادا کرنے سے قبل استمناء کرے تو اس پر ایک اونٹ کفارہ ہو گا لیکن آیا قضاء بھی لازم ہے اس میں اختلاف ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ قضاء اس صورت میں لازم ہے جب کہ استمناء کا فعل احرام عمرہ میں سعی سے قبل ہو یا احرام حج میں وقوفین سے قبل ہو یا وقوف مشعر سے قبل ہو پس اگر یہ عمرہ میں سعی کے بعد اور حج میں وقوف مشعر کے بعد واقع ہو تو اس پر صرف ایک اونٹ کا کفارہ ہو گا اور اس کا حج صحیح ہو گا۔

(۲) اگر عمرہ مفردہ میں سعی مکمل کرنے سے قبل اس کو جماع کے ساتھ فاسد کر دے تو اگلے ماہ اس کی قضا کرے اگر یہ قول اختیار کیا جائے کہ دو عمروں کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ ہونا چاہیے یا دس دن کے بعد قضاء کرے اگر دو عمروں کے مابین دس روز کے فاصلہ کا قول اختیار کیا جائے! لیکن میرے نزدیک اقویٰ یہ ہے کہ دو عمروں کے درمیان کوئی مدت مقررہ نہیں ہے۔ لہذا یہ شخص فوری طور پر عمرہ فاسدہ کی قضا بجا لا سکتا ہے۔

چہارم:
سلے ہوئے کپڑے پہننا

حالت احرام میں مرد کیلئے سلے ہوئے کپڑے یا اس کے مشابہ لباس مثلاً لبادہ زرہ وغیرہ عمداً پہننا حرام ہے اگر مرد سلا ہوا لباس کسی ضرورت کے تحت پہن لے تو اس کو ایک بکری ذبح کرنے کا کفارہ دینا ہو گا۔ اور اس مجبوری کی صورت میں حرمت نہ ہو گی بلکہ بسا اوقات ایسا لباس پہننا اگر واجب ہوجائے تب بھی ایک کفارہ مذکورہ دینے سے وہ احرام صحیح ہو گا۔

مسائل

(۱) اقویٰ یہ ہے کہ عورتیں سلاہوا لباس پہن سکتی ہیں اگرچہ اس سے پرہیز احوط ہے۔

(۲) احوط ہے کہ احرام کے دونوں کپڑوں کو گرہ نہ لگائے اور نہ ہی ان کو ایک دوسرے کے ساتھ سوئی سے یا لکڑی یا کانٹے کے ساتھ پیوستہ کرے۔

(۳) مردوں کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی کمر کے ساتھ احرام کے کپڑوں کے نیچے ھمیانی باندھ لے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنے ساتھ بیگ اٹھا لے چاہے وہ کندھے سے لٹکا دے یا حمائل کی طرح رکھے اور ھمیانی اور بٹوا

دونوں کو بھی اٹھا سکتا ہے لیکن منع کا تعلق لباس عادی کے ساتھ ہے نہ کہ اس قسم کی چیزوں کے استعمال کے متعلق۔

(۴) اگر احرام کی چادر کا حصول ناممکن ہو جس سے وہ عاجز ہو تو عباء پہن سکتا ہے۔ لیکن شرط ہے کہ عباء کو الٹا پہن لے یعنی اندر کا حصہ باہر کر دے اور عباء کا نچلے حصہ کندھے پر ڈال دے۔

(۵) اگر اس کو ضرورت ہو کہ ایک ہی نشست میں متعدد لباس پہنے اور بعض کو بعض کے اوپر رکھ کر پہنے تو ایک بھیڑ یا بکری کفارہ دے گا۔ اور

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اگر لباس مختلف ہوں تو ہر لباس کیلئے ایک کفارہ ہو گا۔ اور یہ احوط ہے اور اگر متعدد لباس ایک دفعہ کی بجائے کئی دفعہ پہنے تو ہر دفعہ کیلئے ایک ایک کفارہ دینا ہو گا۔

پنجم: عورت کا اپنے شوہر یا مطلقاً محرم رشتہ داروں کیلئے زیور پہننا اگرچہ وہ زیب و زینت کیلئے نہ پہنے حرام ہے۔

ششم: محرمات احرام میں سے ایک یہ ہے کہ عورت دستانے پہن لے جو کہ اس کو سردی سے بچانے کیلئے ہوتے ہیں اور کلائیوں پر اس کے بٹن ہوتے ہیں نیز مطلقاً غیر عادی زیوارات یا زیب و زینت کیلئے کوئی بھی چیز جو عادتاً نہ پہنتی ہو اس کا پہننا حرام ہے البتہ عادی زیور اگر اس نے احرام باندھنے سے پہلے ہی پہن رکھے ہوں مگر قصد زیب و زینت نہ ہو تو ان کا پہننا جائز ہے لیکن وہ ان کو شوہر یا کسی دوسرے کے آگے ظاہر نہ کرے۔

ہفتم: مردوں کیلئے چلتے وقت ایسی چیز پہننا جو قدم کے ظاہر کو پورا پورا چھپا دے مثلاً جراب یا عربی نعلین وغیرہ ان کو اختیاری حالت میں پہننا حرام ہے لیکن جو چیز قدم کے بعض ظاہری حصے کو پوشیدہ کرے تو اس کو پہن لینے میں کوئی حرج نہیں مثلاً فنج چپل وغیرہ سوتے یا بیٹھتے وقت پاؤں کے ظاہری حصوں کو مکمل ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے وہ لباس احرام سے ڈھانپے یا لحاف سے لیکن ضرورت کی حالت میں نعلین میسر نہ ہوں یہ ان کے پہننے پر قادر نہ ہو تو جائز ہے لیکن احوط ہے کہ ان کو اوپر سے اس قدر کھول دے کہ پاؤں کا ظاہری حصہ نظر آئے اور ساتھ ایک بکری بطور کفارہ بھی دے اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ کفارہ نہیں ہوگا اور ایک قول ہے کہ نعلین کو ایڑیوں تک کھول دے اور دونوں طرح سے کھول دینا احوط ہے البتہ عورتیں احرام کی حالت میں ایسا جوتا پہن سکتی ہیں ہیں جو کہ پورے پاؤں کو ڈھانپ لے۔

ہشتم:

مردوں کیلئے سر کو ڈھانپنا

حالت احرام میں مردوں کیلئے جزوی طور پر اور مکمل طور پر سر ڈھانپنا حرام ہے اور احوط ہے کہ مرد کانوں کو بھی نہ ڈھانپیں مردوں کیلئے چہرہ کو ڈھانپنا جائز ہے اگرچہ احوط ہے کہ نہ ڈھانپے اسی طرح

مردوں کیلئے سر پر ہاتھ رکھنا یا سر پر پانی کا مشکیزہ اٹھانا یا سر درد کی وجہ سے سر پر پٹی باندھنا جو کہ پیشانی اور سر کے بعض حصہ کو ڈھانپ لے جائز ہے مگر مکمل طور پر سر نہ ڈھانپے ہاں سوتے وقت سر کو تکیہ پر رکھ کر ڈھانپنا جائز ہے۔

مسئلہ: مردوں کیلئے غیر عادی سے چیز سے سر ڈھانپنا بھی جائز نہیں ہے مثلاً مٹی، مہندی یا پانی میں سر ڈبونا یا غوطہ لگانا جو شخص عمداً ایسا کرے اس کو فوری طور پر سر کو کھول دینا واجب ہے اور وہ پردہ ہٹا کر تلبیہ کہے اور پھر ایک بکری کفارہ دے اور احوط ہے کہ اگر اس نے اختیاری حالت میں بار بار ایسا کیا ہو تو بار بار کفارہ دے اور جو لاعلمی سے یا بھول کر سر کو ڈھانپ لے تو متوجہ ہوتے ہی سر کھول دے اور پردہ دور کر دے اور تلبیہ کہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔

نہم:

عورتوں کیلئے نقاب پوشی

عورتوں کیلئے حالت احرام میں ایسا نقاب اوڑھنا جو کہ ان کے چہرے کو ڈھانپ لے اور چہرے سے مس ہو جائے حرام ہے اور اگر ان کا مقنعہ کو سر سے اس طرح معلق ہو جو کہ ناک کی نوک بلکہ ٹھوڑی تک آ جائے اور چہرے سے مس نہ ہو اور کسی لکڑی یا آلہ کی وجہ سے چہرے سے دور ہو تو جائز ہے اور احسن طریقہ وہی ہے جو کہ بعض ملکوں میں رائج

ہے وہ یہ ہے کہ دستی پنکھے کی طرح جالی دار شیڈ بنا لیا جائے اور اس کو مقنعہ کے ساتھ سی لیا جائے اور چہرہ کے آگے رکھا جائے اور احوط یہ ہے کہ اگر کسی اجنبی سے بے پردہ ہونے کا خوف نہ ہو تو چہرہ کھلا رکھے یا رات کی تاریکی کے پردہ کی وجہ سے بھی چہرہ کھلا رہنے دے پس اگر وہ عمداً کسی ایسی چیز سے چہرہ چھپا دے جو چہرے سے مس ہو تو اس پر ایک بکری کفارہ ہو گا اور وہ اس چیز کو چہرے سے دور کر دے گی اور اگر اس نے لاعلمی یا نسیان کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو متوجہ ہوتے ہی چہرہ کو کھول دے گی اور تلبیہ کہے گی اور اس پر کچھ کفارہ نہ ہو گا۔

دھم: لباس احرام کی دونوں چادروں کے کناروں کو ایک دوسرے کے ساتھ گرہ یا بٹن لگانا حرام ہے اگرچہ یہ حکم صرف اوپر کی چادر کا ہے تاہم لنگ کیلئے بھی یہی حکم احوط ہے۔

یازدھم: بقصد زیب و زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لیکن اگر استحباب کی نیت سے انگوٹھی پہنے تو جائز ہے۔

دوازدھم: آرائش کیلئے مہندی سے خضاب لگانا حرام ہے اگرچہ ایک قول ہے کہ احرام سے قبل سے مہندی لگانا منع ہے بشرطیکہ یہ اندیشہ ہو کہ اس کا اثر احرام باندھنے تک باقی رہے گا۔

سیزدھم: چلنے کی حالت میں سر پر کسی بھی طرف سے سایہ کرنا مردوں کیلئے اختیاری حالت میں حرام ہے اور مجبوری کی صورت میں جائز ہے مثلاً سردی یا گرمی یا شدید بارش جو ناقابل برداشت ہو لیکن وہ عمرہ یا

حج میں ایسا کرنے ایک بکری کفارہ دے گا اور اگر کئی دن ایسا کیا ہو تو ہر دن کے بدلے فدیہ دے گا البتہ عورتوں اور بچوں کیلئے سایہ میں چلنا جائز ہے چاہے اختیاری حالت ہو یا مجبوری "مسئلہ" کسی منزل پر قیام کرنے یا ستاتے وقت سایہ میں رکنا جائز ہے اور ایک قول ہے کہ محمل کے نیچے پیدل چلنے والے کیلئے سایہ میں چلنا جائز ہے مگر یہ فتویٰ اشکال سے خالی نہیں ہاں اگر وہ محمل کے سایہ میں ہو مگر سایہ اس کے سر کے اوپر نہ ہو تو یہ جائز ہے اور ایک صحیح السند حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔

چہاردھم: مطلقاً خوشبو استعمال کرنا چاہے وہ کھانے میں استعمال ہو یا سونگھنے میں یا بدن پر لگانے میں یا حقنہ میں یہ سب احرام کی حالت میں حرام ہے خصوصاً کستوری اور عنبر، کافور، زعفران، صندل، عُود، وغیرہ اور احوط ہے کہ پھول سونگھنے سے بھی پرہیز کرے البتہ خوشبودار فروٹ وغیرہ کھانا جائز ہے۔

مسائل:

(۱) اگر خوشبو اس کے جسم یا کپڑوں سے لگ جائے تو واجب ہے کہ اس کو فوراً زائل کر دے لیکن خانہ کعبہ پر لگی ہوئی خوشبو سے پرہیز کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ وہ خلوق نامی ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے اور وہ خانہ کعبہ پر لگاتے ہیں۔

(۲) واجب ہے کہ خوشبو محسوس کرنے پر ناک بند کر لے لیکن بازار عطاران میں واجب نہیں ہے جو کہ صفا و مروہ کے درمیان واقع ہے۔

(۳) حالت احرام میں وفات پانے والے کو کافور سے حنوط نہ کرایا جائے گا اور نہ کافور سے غسل دیا جائے گا اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے"

(۴) خوشبو استعمال کرنے کا کفارہ ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرنا ہے لیکن جو اس مسئلہ سے جاہل ہو یا بھول جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

پانزدھم: احرام باندھنے والے کیلئے حرام ہے کہ اگر ناپسندیدہ بو محسوس کرے تو ناک کو بند کر لیے۔

شانزدھم: حالت احرام میں بدن پر تیل ملنا یا چکناہٹ ملنا اگرچہ وہ خوشبو دار نہ ہو حرام ہے اسی طرح اگر اس کا اثر احرام تک باقی رہنے کا اندیشہ ہو تو احرام سے قبل بھی نہ لگائے۔

۱۷: حالت احرام میں سیاہ سرمہ لگانا یا کوئی ایسی چیز آنکھ میں ڈالنا جس پر خوشبو شامل ہو حرام ہے البتہ کسی ضرورت کی وجہ سے جائز ہے۔

۱۸: حالت احرام میں آئینہ دیکھنا خصوصاً زیب و زینت کے ارادہ سے حرام ہے چاہے دیکھنے والا مرد ہو یا عورت۔

۱۹: سر اور بدن سے کسی طرح سے ہو بال دور کرنا حرام ہے چاہے بال چھوٹے ہوں یا زیادہ چاہے اختیاری صورت ہو یا اضطراری

چاہے کسی غیر کے بال دور کرے اور وہ غیر حالت احرام میں ہو یا احلال میں البتہ نسیان یا مسئلہ سے جہالت کی وجہ سے ایسا کرنے میں کوئی کفارہ نہیں۔

اہم متعلقہ مسائل:

(۱) اگر بال دور کرنے کی ضرورت درپیش ہو مثلاً آنکھوں کے بال یا بھنوؤں کے جبکہ وہ اتنے لمبے ہوں کہ دیکھنے سے منع ہوں تو ان کو زائل کرنا جائز ہے لیکن احوط ہے کہ ایک بکری ذبح کرنے کا کفارہ ادا کرے اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ مجبوری کی صورت میں کفارہ نہیں ہوگا۔ بغلوں کے بال بھی سر کے بالوں کے حکم میں ہیں۔

(۲) اگر وضو یا غسل کرتے وقت بلاقصد کچھ بال زائل ہو جائیں تو اس پر کچھ کفارہ نہیں اور اگر سر اور داڑھی پر ہاتھ پھیرنے سے بال گر جائے تو ایک ہتھیلی کے برابر کھانا صدقہ کردے۔

(۲۰) احرام والے یا غیر احرام والے شخص کے سر سے بالوں کو زائل کرنا چاہے احرام باندھنے والا خود ایسا کرے یا غیر کے سر سے زائل کرے اختیاراً ہو یا اضطراراً حرام ہے اور ایسا کرنے سے ایک بکری یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا کفارہ ہوگا ہر مسکین کو دو مُد یعنی تقریباً چھ پاؤ کھانا دے گا یا تین دن روزے رکھے گا۔

(۲۱) اختیاری حالت میں احرام باندھنے والے کیلئے قینچی یا چاقو وغیرہ سے ناخن تراشنا حرام ہے چاہے سب ناخن تراشے یا بعض لیکن اگر کچھ ناخن تراش لے اور کچھ باقی ہوں جو اس کیلئے باعث اذیت ہوں تو تراشنا جائز ہے۔

مسائل:

(۱) ناخن کاٹنے کا کفارہ ہر ناخن کے عوض ایک مد یعنی تین پاؤ گندم یا جَو ہے اور دس تک کی تعداد ہو جائے تو ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرنا ہو گی۔

(۲) اگر احرام والا شخص ایک ہی نشست میں دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن تراش دے تو اس پر بھی ایک بکری کفارہ ہو گا لیکن اگر دو الگ الگ نشستوں میں ایسا کرے تو ہر نشست پر ایک ایک کفارہ کے طور پر بکریاں ذبح کرنی ہوں گی۔

(۳) ایک یا دو بکریوں کا کفارہ بظاہر صرف اس صورت میں ہو گا جبکہ وہ ہر ناخن کاٹنے پر ایک مد کھانا نہ دے ورنہ اگر فدیہ ادا کرے تو اس پر کچھ لازم نہ ہو گا اور احوط ہے کہ دس ناخن کاٹنے کے بعد بکری ذبح کرنے کا کفارہ دے گا اگرچہ وہ ہر ناخن کے بدلے ایک مد کھانے کا فدیہ دے چکا ہو۔

(۴) اگر کوئی شخص کسی مفتی کے فتوی پر احرام والے شخص کا ایک ناخن کاٹ کر اس کو خون آلود کر دے۔ تو مفتی پر لازم ہو گا کہ وہ ایک بکری کا کفارہ دے چاہے وہ مفتی احرام میں ہو یا نہ ہو چاہے وہ مجتہد ہو یا مقلد اور اگر ایک پوری جماعت ایک ہی دفعہ فتوے دے تو کفارہ سب مفتیوں پر لازم ہو گا۔ اور اگر فتویٰ ایک ہی دفعہ نہ ہو تو پہلے فتویٰ دینے والے مفتی پر کفارہ ہو گا اگرچہ احوط ہے ہر مفتی ایک ایک بکری ذبح کرے۔

(۲۲) اپنے بدن سے خون نکالنا چاہے بدن پر خارش کرنے سے نکلے یا مسواک کرنے سے دانت سے نکلے اور جسم پر زخم لگنے یا کٹ جانے سے نکلے جبکہ ظن قوی ہو کہ ایسا کرنے سے خون نکلے گا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور احوط ہے کہ ایک بکری بھی ذبح کرے لیکن اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کرنا پڑا ہو مثلاً پچھنے یا نشتر لگوانے سے جبکہ اس کی حاجت ہو تو جائز ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں جیسا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے کیا۔

(۲۳) ڈاڑھ کو اکھیڑنا اگرچہ خون نہ نکلے احوط ہے کہ اس کا کفارہ بھی ایک بکری ذبح کرنا ہے۔

(۲۴) ہتھیار پہننا یا اٹھانا مثلاً تلوار، نیزہ اور خنجر یا دیگر آلات حرب یہ اہل احرام کیلئے حرام ہیں۔ لیکن ضرورت کے وقت جائز ہیں پس اگر احرام باندھنے والا بلا ضرورت ہتھیار اٹھائے گا تو فعل حرام کا مرتکب ہو گا اگرچہ اس کا کوئی کفارہ نہیں صرف توبہ و استغفار کرے اور فوراً یہ ہتھیار اتار ڈالے۔

(۲۵) حرم کے درخت یا گھاس کاٹنا احرام باندھنےوالے پر حرام ہے اور کھجور یا درخت یا میوہ دار درخت چاہے وہ خود اُگے ہوں یا کسی کی کاشت ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں درختوں کی طرح ان کی ٹہنیاں اور پتے کاٹنا اور ان کے پھل وغیرہ توڑنا بھی خود درخت کاٹنے کے حکم میں ہے جو کہ حرام ہے۔

"مسائل"

(۱) سبزیاں، زراعت، پھول، درخت پودے جن کو اس نے خود کاشت کر رکھا ہو ان کا کاٹنا جائز ہے اور یہ شجر حرم کے حکم سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ حریز نامی راوی کی صحیح روایت میں وارد ہے۔

(۲) "اذخر" نامی ایک خوشبودار پودے اور کنویں سے پانی کھینچنے میں استعمال کیلئے لکڑی حاصل کرنے کی غرض سے درخت کاٹنا اس حکم سے مستثنیٰ ہے اور کسی کی ذاتی "ملکیت میں اُگنے والے پودوں اور درختوں کو کاٹنا اس حکم سے خارج ہے لیکن اگر یہ درخت ملکیت سے پہلے کے ہوں تو جائز نہیں۔

(۳) احرام باندھنے والا اپنے اونٹ اور جانور حرم کی حدود میں چرا سکتا ہے جبکہ وہ خود چرس اور یہ گھاس وغیرہ کاٹ کر خود ان کو نہ ڈالے۔

(۴) حرم کے درخت کاٹنے کا کفارہ ایک گائے ہے چاہے درخت بڑا ہو یا چھوٹا اور اگر ٹہنی کاٹے تو اس کی قیمت ادا کرے۔ اور حرم کا گھاس کاٹنے کا کفارہ صرف استغفار ہے البتہ اگر پیدل چلنے سے حرم کی گھاس کٹ جائے اور یہ عمداً نہ کاٹے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) اگر اصل درخت حدود حرم میں ہو اور ٹہنیاں حدود حرم سے باہر ہوں یا جڑ حرم سے باہر ہو اور ٹہنیاں حرم میں ہوں تب بھی وہ حرم کے درخت کے حکم میں ہیں جن کا کاٹنا حرام ہے۔

(۲۶) بدن کے کیڑے جوئیں براہ راست یا بالواسطہ مارنا یا ایسی دو

استعمال کرنا جس سے یہ مر جائیں احرام باندھنے والے کیلئے حرام ہے اور ان کو ایک جگہ سے پکڑ کر بدن کے دوسرے مقام پر منتقل کرنا بھی حرام ہے لیکن اگر دوسرا مقام پہلے مقام سے محفوظ تر ہو تو جائز ہے البتہ ضرر رساں کیڑے مثلاً سانپ، بچھو، حرم میں مار دینا جائز ہے۔

(۲۷) اپنے بدن سے یا اونٹ کے بدن سے حیوانات کے مخصوص "چیچڑ" نامی کیڑے اٹھا لینا جائز ہے اگر کیڑا موٹا ہو تو اپنے بدن سے اٹھائے مگر اونٹ کے بدن سے نہ اٹھائے اور ان کے مارنے کا کفارہ بھی صرف استغفار ہے۔

(۲۸) قسم اٹھانا جو کہ کسی حق کو ثابت کرنے کیلئے یا باطل کو نفی کرنے کیلئے نہ ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ لاواللہ یا بلیٰ واللہ کہے اور ایک قول ہے کہ ہر قسم کی قسم حلف وغیرہ اسی حکم میں ہے اور یہ احوط ہے۔

مسئلہ:

یہ جاننا چاہیے کہ سچی قسم اگر تین مرتبہ سے کم ہو تو اس کا کفارہ صرف استغفار ہے اور اگر تین مرتبہ قسم کھائے تو ایک بکری ذبح کرنا اس کا کفارہ ہو گا۔ اور جھوٹی قسم اگر تین دفعہ اٹھائے تو اس کا کفارہ ایک گائے ہے اور تین مرتبہ سے کم پر کچھ نہیں اور احوط ہے کہ پہلی مرتبہ ایک بکری اور دوسری اور تیسری مرتبہ ایک گائے کفارہ دے۔

(۲۹) فسوق جس کی تشریح روایات اور کلام فقہاء میں جھوٹ اور فحش کلامی کے ساتھ کی گئی ہے اور ایک قول کے مطابق ہر بڑا لفظ اس میں شامل

ہے اور احتیاط ظاہر ہے۔

مسئلہ:

احرام عمرہ میں جو کفارہ لازم ہو وہ مکہ مکرمہ میں ذبح کیا جائے گا اور احرام حج کا کفارہ میدان منیٰ میں ذبح ہو گا چاہے وہ کفارہ شکار کرنے کی وجہ سے واجب ہو یا کسی اور وجہ سے اور اس کا گوشت اور دیگر امراء فقراء مومنین پر صدقہ کیے جائیں گے۔

مسئلہ:

جس پر کفارہ عائد ہو اور اس کو مکہ یا منیٰ میں ذبح کرنا بھول جائے وہ وطن واپس جانے تک ادا نہ کر سکا ہو اس پر واجب ہے کہ کسی کو نائب مقرر کرے جو مکہ یا منیٰ میں یہ کفارہ ذبح کرے اور اپنے شہر میں ذبح کرنا جائز نہیں۔

"تنبیہات"

(۱) جو محرمات احرام ہم نے بیان کئے ہیں ان میں سے بعض مورد اختلاف ہیں اور احوط ہے کہ ان جملہ محرمات سے اجتناب کرے اگرچہ میرے نزدیک تین محرمات ثابت نہیں یعنی اول سیاہ لباس میں احرام باندھنا دوم پھولوں کا سونگھنا سوم کسی بھی بلانے والے کو شخص کو جواب میں لبیک کہنا۔

(۲) حدث سے طہارت صحت احرام میں شرط نہیں پس حیض والی عورت میقات سے احرام باندھے گی لیکن نماز احرام نہ پڑھے۔

(۳) احرام کے کپڑے کا نجاست سے پاک ہونا احوط ہے یعنی وہ نجاسات جو کہ نماز میں معاف نہیں"

مطلب چہارم

مکروہات احرام

(۱) اللہ کے ذکر کے سوا کوئی کلام کرنا۔
(۲) ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے غسل کرنا۔
(۳) حمام جا کر وہاں کے مخصوص طریقہ سے غسل کرنا۔
(۴) سفید رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ کے بستر پر سونا۔
(۵) لباس احرام کو دھونا لیکن جنابت یا کسی دوسری نجاست لگنے کی وجہ سے دھونا واجب ہے۔
(۶) اشعار پڑھنا یا اشعار گنگنانا اور کشتی لڑنا بھی مکروھات میں شامل ہے۔

مطلب پنجم

عمرۂ تمتع کے اعمال کا بیان

س میں چند مقاصد ہیں۔
(۱) جب عمرہ کرنے والا حرم پہنچے تو اپنے اونٹ یا سواری سے اتر جائے۔
(۲) دخولِ حرم سے قبل غسل کرے

(۳) اس کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفٰى عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(۴) اپنے جوتے ہاتھوں میں اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اور انکساری اور خضوع و خشوع کے ساتھ حرم کی طرف پاپیادہ چلے جو اس طرح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر کے ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے گا۔

(۵) اگر ممکن ہو تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل بئر میمون یا بئر عبد الصمد یا بئر فخ نامی کسی بھی کنویں سے غسل کرے۔

(۶) حدث صادر ہونے کی صورت میں غسل کا اعادہ کرے۔

(۷) یہ دعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَعَلٰى
مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَعَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ
عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ
وَمَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ

جَلَّ ثَنَآءُ وَجْهِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِهٖ وَ
زُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یَعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ
یُنَاجِیْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ فِیْ بَیْتِكَ وَ
عَلٰی كُلِّ مَاْتِیٍّ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَیْرُ مَاْتِیٍّ وَ
اَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَبِاَنَّكَ وَاحِدٌ
اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَكَ كُفُوًا
اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ یَا مَاجِدُ یَا جَبَّارُ یَا كَرِیْمُ
اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِیَّایَ بِزِیَارَتِیْ اِیَّاكَ اَوَّلَ
شَیْءٍ تُعْطِیْنِیْ فَكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

پھر تین مرتبہ یوں کہے

اَللّٰھُمَّ فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

پھر کہے

وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ
شَرَّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

پھر یہ کہتے ہوئے داخل ہو

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

پھر دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے کعبہ کی طرف توجہ کرے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا وَفِیْ اَوَّلِ مَنَاسِكِیْ
اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَاَنْ تَضَعَ
عَنِّیْ وِزْرِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّ هٰذَا بَیْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مَثَابَةً
لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ

عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ
رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ
اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِيْرِ اِلَيْكَ الْخَآئِفِ لِعُقُوْبَتِكَ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ
وَمَرْضَاتِكَ

پھر کعبہ کو مخاطب ہو کر کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ وَجَعَلَكِ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ

اور جب حجر اسود پر نگاہ پڑے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ
هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰى

وَاَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ
بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ
وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِکَ وَاُصَدِّقُ
رُسُلَکَ وَاَتَّبِعُ کِتَابَکَ ۔

پھر سکون اور وقار سے جو اسود تک پہنچے تو ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء کرے اور محمد آل محمد پر درُود پڑھے اور کہے

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ

پھر اپنا چہرہ اور بدن حجرِاسود سے مس کرے اور اس کو بوسہ دے اگر یہ میسّر نہ ہو تو اس کو ہاتھ سے مس کرے ورنہ اس کی طرف اشارہ کرکے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا وَمِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاۃِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَۃِ الشَّیْطَانِ وَعِبَادَۃِ کُلِّ نِدٍّ یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

اور اگر مختصر دعا پڑھنا چاہے تو یوں کہے

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَفِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سُبْحَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔

مقصد دوم

طواف عمرہ اور نماز عمرہ یہ جاننا چاہیئے کہ احرام باندھنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے تو اس پر واجب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرے۔

ضروری مسائل:

(۱) عمرہ اور حج میں طواف رکن ہے جو اس کو عمداً ترک کرے حتیٰ کہ وقوف عرفات پر بھی قادر نہ ہو سکے اور ذی الحجہ کا مہینہ گذر جائے تو اس کا عمرہ یا حج باطل ہوں گے چاہے اس کو مسئلہ کا علم ہو یا نہ ہو اور اس پر آئندہ سال قضاء لازم ہو گی بشرطیکہ طواف عمرہ کے فوت ہونے میں اس پر حج واجب ہو اور جو اس کو سہواً ترک کرے تو جب یاد آجائے اس پر بجا لانا واجب ہے۔

اگر خود بجا لانا ممکن نہ ہو تو کسی کو اپنا نائب مقرر کرے اور اس کا کفارہ ایک اونٹ دنیا ہو گا اور لاعلمی کی صورت میں اعادۂ حج کے ساتھ ایک اونٹ کفارہ بھی واجب ہو گا۔

(۲) طواف کی کیفیت یہ ہے کہ حجر اسود سے ابتداء کرے جو کہ طواف کرنے والے کے بائیں شانے کے بالمقابل ہونا چاہیئے اور احوط یہ ہے کہ اس کا بدن کا پہلا جزؤ حجر اسود کے جزء کے برابر واقع ہو اور پھر یوں نیت کرے میں عمرۂ تمتع کا طواف کرتا ہوں قربتاً الی اللہ اور پھر خصوصیات

ذہن میں حاضر کرے کہ آیا وہ خود اپنا عمرہ کر رہا ہے یا کسی کی نیابت میں عمرہ کر رہا ہے اور واجب ادا کر رہا ہے یا سنت اور یہ نیت اختتام تک باقی اور جاری رہے پر اس طرح طواف شروع کرے کہ خانہ کعبہ اس کی بائیں سمت پر واقع ہو اور اپنا ہر چکر حجر اسود کے بالمقابل آکر ختم کرے اور دوسرا شروع کرے اسی طرح ہر ہر چکر مکمل کر کے آخری ساتواں چکر بھی حجر اسود کے محاذی آکر پورا کرے اور اس سے ایک بالشت بھی آگے نہ بڑھے اور نہ پیچھے ٹھہر جائے ورنہ یہ چکر باطل ہو جائے گا جیسا کہ بہت سے اصحاب فقہاء شیعہ نے اس کی وضاحت کی ہے۔

شرائط صحتِ طواف

شرط اول: طواف کے وقت وہ باوضو ہو اور ہر ظاہری باطنی نجاست سے پاک ہو ورنہ اگر لاعلمی غفلت یا نسیان کی وجہ سے بھی طہارت کے بغیر طواف کرے گا تو وہ باطل ہو گا لیکن یہ شرط طواف واجب کے لئے ہے اور اگر مستحب طواف کر رہا ہو تو اس میں باوضو ہونا شرط نہیں البتہ نماز طواف ادا کرنے میں باطہارت ہونا شرط ہے۔

ضروری مسائل:

(۱) اگر طہارت کے بعد شک ہو کہ آیا اس کا حدث صادر ہوا ہے یا نہیں تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھے اور اگر اثناء طواف میں نیت میں شک

پڑے تو اس شک کی پرواہ نہ کرے۔
(۲) اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے یا استعمال میں کسی مانع کی وجہ سے طہارت پر قادر نہ ہو تو مستحب غسل اور وضو کے بدلے تیمم کر لے۔
(۳) حالت طواف میں دونوں احرام کے کپڑوں کا پاک ہونا واجب ہے اگرچہ وہ نجاست ایسی ہو جو نماز میں معاف ہے لیکن اگر طواف مکمل کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کا لباس نجس تھا تو طواف صحیح ہو گا اور اگر اس کو پہلے نجاست کا علم تھا مگر بھول جائے اور طواف کر لے تو اقویٰ اور احوط ہے کہ طواف کا اعادہ کرے اور اگر اثناء طواف میں علم ہو جائے تو اگر چار چکر مکمل نہ کر چکا ہو تو طواف چھوڑ دے اور باطہارت ہو کر دوبارہ طواف شروع کرے اور اگر چار چکروں کے بعد معلوم ہوا ہو تو نجاست کی جگہ جانتا ہو تو طہارت کر کے دوبارہ طواف اسی چکر سے شروع کرے جہاں نجاست کا علم ہوا تھا اگرچہ احوط ہے۔ کہ طواف کا ازسر نو اعادہ کرے

شرط دوم: مردوں اور بچوں کا ختنہ شدہ ہونا جس کے بغیر طواف صحیح نہ ہو گا جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے۔
شرط سوم: حالت طواف میں ان تمام اعضاء بدن کو چھپانا جن کا حالت نماز میں چھپانا واجب ہے اور لباس نماز میں جو عورتوں اور مردوں کے احکام ہیں وہی طواف میں بھی معتبر ہونگے۔

اہم مسائل

(۱) تمام حالات طواف میں کعبہ کو بائیں طرف رکھنا ہو گا اگر دوران طواف کعبہ کی طرف منہ کرے یا پشت کرے تو جن چکروں میں ایسا کیا گیا ان کے وہ اجزاء باطل ہونگے اور ان اجزاء ہی کو ازسر نو بجالانا ہو گا۔

(۲) حجر اسماعیل کو طواف میں شامل کرنا ہو گا یعنی طواف حجر اسماعیل کے باہر سے کرے گا جو کہ حضرت اسماعیل کی والدہ گرامی اور بہت سے انبیاء علیہم السلام کا مدفن ہے اگر تمام چکروں میں حجر اسماعیل کے اندر داخل ہو گا تو طواف باطل ہو گا اور اس کو ازسر نو بجالانا واجب ہو گا اور اگر کسی چکر میں اندر چلا جائے گا تو اس چکر کا وہی جزء باطل ہو گا جس کو پھر سے حجر اسود کے سامنے سے ازسر نو شروع کرنا ہو گا۔

(۳) طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان میں ہو گا اور تمام اطرف میں سے کعبہ سے ساڑھے چھبیس ہاتھ کی حدود سے باہر نہ نکلے گا اگر اس سے تجاوز کرے گا تو وہ جزء باطل ہو گا جس میں اس نے تجاوز کیا اور اسی کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

(۴) طواف کعبہ اور اس کے متعلقہ مقام سے باہر کرنا ہو گا۔ پس شاذروان یعنی وہ ابھری ہوئی چھوٹی دیوار جو چاروں طرف سے کعبہ کے نیچے سے متصل بنی ہوئی ہے اس سے دور رہے گا اور اثناء طواف میں دیوار کعبہ یا ارکان کعبہ کی طرف ہاتھ بڑھانا جائز نہیں جو ایسا کرے گا اس پر واجب ہو گا اسی جزء کا اعادہ کرے اگر کوئی طواف کے اثناء میں کسی

رکن کعبہ کو یا دیوار کو ہاتھ لگانا چاہے اس کو چاہئیے کہ وہ طواف روک کر بوسہ دے یا ہاتھ لگا لے اور پھر اسی مقام سے جہاں طواف روکا تھا دوبارہ طواف شروع کر دے اور اس کا نشان معین کرے یا طواف سے فارغ کر بوسہ دے یا ہاتھ مس کرے۔

(۵) طواف میں صرف سات چکر لگانے ہوں گے اور ان میں قطعاً کمی کرے گا اگر اس نے کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو جو موالات یعنی تسلسل طواف کے منافی ہو تو اس کو مکمل کرے اور اگر موالات کے منافی کوئی فعل کیا ہو تو طواف ازسر نو بجالانا ہوگا۔

(۶) جو شخص کسی واجب نماز کے لئے طواف قطع کرلے چاہے وقت وسیع ہو یا نہ ہو یا وقت کی تنگی کی وجہ سے نماز وتر پڑھنا چاہے تو قطع طواف جائز ہوگا مگر نماز متعلقہ ادا کر کے پھر وہیں سے طواف شروع کرے گا جہاں سے قطع کیا تھا چاہے نصف طواف سے قبل طواف قطع کیا ہو یا بعد۔

(۷) جو شخص سہواً یا نسیاناً طواف قطع کرے مگر اس نے کسی منافی فعل کا ارتکاب نہ کیا ہو تو چاہئیے کہ یاد آتے ہی وہی سے طواف شروع کر دے جہاں سے قطع کیا تھا اگرچہ ایک چکر ہی بعد ایسا ہوا ہو لیکن اگر منافی فعل کی وجہ سے تسلسل منقطع ہو جائے اور نصف طواف نہ ہوا ہو یا نصف تک ہو چکا ہو تو ازسر نو طواف شروع کرے گا اور اگر نصف کے بعد ایسا ہوا ہو تو جہاں سے قطع کیا تھا وہیں سے شروع کر سکتا ہے۔

(۸) جس شخص کو سعی کے دوران یہ یاد آ جائے کہ اس نے طواف ناقص کیا تھا تو سعی کو قطع کر دے گا اور طواف پورا کرے گا اور پھر سعی کرے گا چاہے یہ کمی نصف طواف سے قبل واقع ہو یا بعد۔

(۹) جو شخص عمداً طواف کو سات چکروں سے بڑھا دے تو اس پر واجب ہے کہ وہ طواف از سر نو کرے لیکن دو صورتوں میں استثناء ہے۔

اول: اگر اس نے قصد طواف سے چکر کا اضافہ نہ کیا ہو بلکہ لغواً کیا ہو تو طواف صحیح ہو گا اور اگر سہواً کیا ہو اور چکر مکمل کرنے سے پہلے یاد آ گیا ہو تو زیادہ چکر کو فوراً ختم کر دے اور طواف صحیح ہو گا یا چکر مکمل کرنے کے بعد متوجہ ہوا ہو تو اس کو نیا طواف شمار کر کے اس میں چھ چکر اور بڑھا دے اور اس کو مکمل کر دے گویا یہ دو طوافوں کے مکمل چودہ چکر بن جائیں گے۔

دوم: واجب طواف مکمل کر لینے کے بعد مزید طواف شروع کر دینا صحیح ہے لیکن اگر اس نے واجب طواف کے شروع میں یہ نیت کی ہو کہ وہ دوسرا طواف کرے گا تو یہ نیت بھی صحیح نہیں ہو گی اور طواف بھی غیر شرعی ہو گا یا اگر اثناء طواف نیت کر لے تو گویا اس نے تسلسل و استدامت کے حکم کو ترک دیا ان دونوں صورتوں میں پہلا طواف بھی باطل ہو جائے گا اور از سرِ نو چکر شروع کرے گا اور پہلے صحیح طواف کے لئے سعی کرنے سے پہلے مقام ابراہیمؑ پر نماز طواف ادا کرے گا اور

دوسرے طواف کی نماز سعی کے بعد ادا کرے گا۔
(۱۰) جس کو طواف واجب کی تعداد میں شک ہو تو اگر اس کو یہ شک طواف مکمل کرنے کے بعد ہوا ہو تو اس کا طواف صحیح ہو گا اور شک غیر معتبر ہو گا اسی طرح اگر حجر اسود کے بالمقابل پہنچ کر شک ہو کہ یہ طواف ساتواں ہے یا آٹھواں تو اس کو ساتواں ہی قرار دے گا اور طواف صحیح ہو گا۔ لیکن اگر حجر اسود کے بالمقابل پہنچنے سے قبل شک پڑ جائے کہ یہ طواف ساتواں ہے یا آٹھواں تو احوط ہے کہ اس کا یہ طواف باطل ہے وہ دوسرا طواف کرے اسی طرح اگر طواف واجب میں شک کرے کہ یہ پانچواں چکر ہے یا چھٹا یا ساتواں یا پانچواں ہے یا چھٹا تب بھی اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرے گا چاہے یہ شک اثناء میں چکر کے ہو یا اس کو مکمل کرنے کے بعد۔ لیکن سنتی طواف میں تمام مندرجہ بالا صورتوں میں کم از کم پر بناء رکھے گا اور اس کا طواف صحیح ہو گا۔

مقصد سوم:

طواف کی دعائیں

اول: مستحب ہے کہ دوران طواف یہ دعا پڑھے اور آخر میں اپنی حاجات طلب کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ وَّاِنِّیْ خَآئِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلِ اِسْمِیْ ۰

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی ظُلَلِ الْمَآءِ كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ یُهْتَزُّ بِهٖ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا

دوم: ہر چکر میں خانہ کعبہ کے دروازہ تک پہنچتے وقت درود پڑھتے اور یہ دعا پڑھے

سَآئِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِيْ وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ ۔

اور جب حجر اسماعیل تک پہنچے اور میزاب کعبہ پر نگاہ پڑے تو یہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِيْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۔

خانہ کعبہ کے عقب میں پہنچ کر یہ دعا پڑھے

يَاذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

اور رکن یمانی پر پہنچ کر ہاتھ اٹھا کر یوں کہے

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَرَازِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَشُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

پھر کعبہ کی طرف سر اٹھا کر یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهُ خِيَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ ۔

پھر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

ساتویں چکر میں باب المستجار تک پہنچ کر کعبہ کے روبرو اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنا پیٹ کعبہ کے ساتھ مس کرکے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ وَاغْفِرْلِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْہِ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ پس بگوید : اَللّٰھُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَّاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَۃٍ وَّاَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَۃٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ

پھر حاجت طلب کرے

اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور طلب مغفرت کرے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا آتَیْتَنِیْ ۔

سوم: ہر چکر میں حجر اسود تک پہنچ کر اس سے اپنا ہاتھ یا بدن مس کرے مگر کسی کو اذیت نہ دے اور برہنہ سر وقت زول طواف کرے اور اپنے قدم قریب قریب کر کے چلے اور ہمیشہ ذکر الہٰی کرتا رہے۔

مقصد چہارم

نماز طواف کا بیان

یہ جاننا چاہیئے کہ مکلف جب طواف سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف ادا کرنا واجب ہے جس کی نیت اس طرح کرے کہ میں نماز طواف پڑھتا ہوں عمرۂ تمتع کے لئے واجب قربۃ الی اللہ اور اس کے باقی خصوصیات وہی ہیں جو بیان ہو چکے اور احوط ہے کہ طواف مکمل کرنے کے بعد فوراً نماز طواف ادا کرے اور اس میں تاخیر نہ کرے۔

مسائل:

(۱) اگر اژدہام وغیرہ سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز پڑھنا ناممکن ہو تو اس

کے پیچھے یا دائیں بائیں کہیں بھی نماز پڑھ سکتا ہے مگر یہ ملحوظ رہے کہ مقام سے پیچھے کی طرف کو دائیں اور بائیں پر اور دور کے مقام سے قریب ترین مقام کو ترجیح دے البتہ اگر نماز طواف مستحب کیلئے ہو تو اختیاری طور پر مسجد الحرام میں جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے اگرچہ مقام ابراہیم علیہ السلام ہر لحاظ سے افضل ہے

(۲) جو جو شخص نماز طواف پڑھنا بھول جائے اس پر واجب ہے کہ یاد آتے ہی اس کی طرف رجوع کرے اور اگر مشقت نہ ہو تو اور رجوع ممکن ہو تو مقام ابراہیمؑ پر نماز طواف ادا کرے اور اگر رجوع پر قادر نہ ہو تو جہاں یاد آ جائے وہیں پڑھ لے اور اگر یہ نماز فوت ہو جائے تو باقی واجب نمازوں کی طرح اس کی بھی قضاء واجب ہے۔

(۳) نماز طواف کی پہلی رکعت میں مستحب ہے کہ الحمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ

قل یاایھا الکافرون

پڑھے اور فراغت کے بعد اللہ کی حمد کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھے اور اپنی دعا کی استجابت طلب کرے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى نَعْمَآئِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى مَا

يُحِبُّ وَيَرْضَىٰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ ۔

پھر سجدہ کرے اور یہ دعا پڑھے

سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهَآ اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَ لَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ ۔

مطلب ششم

سعی کے بیان میں

یہ جاننا چاہیئے کہ جب حاجی طواف اور نماز طواف سے فارغ ہو

جائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ صفاء کی طرف جانے اور صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر سعی کرے مگر سعی اس دن یا اس رات ہی کرے جس میں طواف اور نماز طواف سے فارغ ہوا تھا دوسرے دن تک اس کی تاخیر جائز نہیں ہے اس مطلب میں چند مقاصد ہیں۔

مقصد اول

مستحبات سعی

یہ جاننا چاہئیے کہ جب وہ سعی کا ارادہ کرے تو مستحب ہے کہ پہلے وہ حجر اسود کے پاس جا کر اس کو بوسہ دے اور اس سے اپنا ہاتھ اور اپنا بدن مس کرے پھر وہاں سے چاہ زمزم کی طرف آئے اور حجر اسود کے بالمقابل مقام سے ایک پانی کا ڈول کنویں سے بھرے اور اس کے پانی کو اپنے سر پیٹ اور پشت پر لگائے اور پیئے اور یوں دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ

اور مستحب ہے کہ آب زمزم پینے کے بعد پھر حجر اسود کے پاس جائے اور اس کو بوسہ دے اور اس سے اپنا ہاتھ اور بدن مس کرے پھر صفاء و مروہ

کے درمیان سعی کے لئے روانہ ہو جائے اور حجر اسود کے بالمقابل واقع دروازے سے گزرتے ہوئے سکون ووقار سے چلتا جائے اور صفاء پہاڑی پر چڑھ کر خانہ کعبہ اور رکن عراقی (جس میں حجر اسود ہے) پر نگاہ ڈالے اور اللہ کی نعمتوں پر اس کی حمد کرے اور پھر سات مرتبہ

لاالہ الا اللہ

کہے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

پھر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھ کر یوں کہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الدَّآئِمِ ۔

پھر تین مرتبہ یوں کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُوْنَ

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۔

پھر ایک سو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک سو مرتبہ الحمد للہ اور ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ
غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ
عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ ۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ دِيْنِيْ
وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ عَلٰى

كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ

پھر تین دفعے کہہ کر مستحب ہے کہ یوں کہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِيْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ اِرْحَمْنِيْ ٥

پھر آخر میں یہ دعا پڑھے۔

يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ سَائِلَهُ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِذْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

مقصد دوم

واجبات سعی کا بیان

(۱) سعی کی کیفیت یہ ہے کہ حاجی صفاء پہاڑی پر کھڑا ہو اور اپنے پاؤں کی ایڑیاں صفاء سے ملا کر یوں نیت کرے۔

میں سعی کرتا ہوں صفاء و مروہ کے درمیان عمرۂ تمتع کے لئے قربتہ الی اللہ۔

پھر ان تمام خصوصیات کا قصد کرے جن کا بیان ہو چکا پھر حسب معمول اسی راستہ سے مروہ کی طرف جائے جو کہ معروف و مشہور ہے مسجد کی طرف سے نہ جائے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں مروہ پہاڑی سے مس کرے اور اس کے اوپر چڑھ جائے دوران سعی منہ مروہ کی طرف اور پشت صفاء کی طرف رکھے ایک چکر ختم کرکے دوسرا چکر مروہ سے صفاء کی طرف شروع کرے اور اپنے پاؤں کی ایڑیاں مروہ پہاڑی سے ملائے اور صفاء کی طرف چل پڑے اور صفاء پہاڑی پر چڑھ کر اپنے پاؤں کی انگلیاں

صفاء سے ملا کر دوسرا چکر ختم کرے اور اسی طرح صفاء سے پھر مروہ کی طرف تیسرا چکر شروع کر دے اسی طرح آخری ساتوں چکر مروہ پر آکر ختم کر دے اور سات چکروں سے آگے اضافہ نہ کرے اگر وہ ایک قدم بھی آگے بڑھے گا تو ساری سعی باطل ہو جائے گی جیسا کہ اصحاب فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی وضاحت کی ہے۔

تنبیہ: ہم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ سعی کرنے وقت اپنے پاؤں کی ایڑیاں صفاء سے ملائے اور پھر پاؤں کی انگلیاں مروہ سے ملُاے یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ صفاء و مروہ پہاڑیوں کے اوپر نہ چڑھے کیونکہ اگر حاجی ان پہاڑیوں کے اوپر چڑھ جائے تو بہت ہے جبکہ ان پر نہ چڑھنے کی صورت میں احتیاط حسن ہے کہ اپنی ایڑیاں اور انگلیاں ان پہاڑیوں سے ملائے مگر اس کے واجب ہونے کی دلیل اشکال سے خالی نہیں ہے تاہم احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہئیے۔

(۲) سعی عمرہ و حج کے ارکان میں سے ہے اس کو عمداً ترک کرنے سے عمرہ حج باطل ہو جائیں گے اور اگر سہواً ان کو ترک کر دے تو اس کا باقی عمل صحیح ہے لیکن سعی کو الگ بجا لانا ہو گا اور اگر اس کو بجا لانے سے ناقابل برداشت مشقت اٹھانی پڑے تو اپنی طرف سے کوئی نائب مقرر کرے گا جو اس کی نیابت میں سعی ادا کرے گا۔

(۳) جس طرح سوار ہو کر طوف کرنا جائز ہے اس طرح سوار ہو کر سعی کرنا بھی جائز ہے اگرچہ پاپیادہ کرتے وقت حدث اکبر اور اصغر سے باطہارت ہو دوران سعی راستہ میں کہیں نہ بیٹھے خصوصاً جبکہ تھکاوٹ نہ ہوئی ہو اگرچہ اظہر یہ ہے کہ ان حالات میں باطہارت ہونا واجب نہیں اور یہ بھی اظہر ہے کہ منارہ اور بازار عطاران کے درمیان ہرولہ یعنی تیز تیز چلنا بھی واجب نہیں بلکہ مردوں کے لئے مستحب ہے اور احوط ہے کہ اس کو ترک نہ کرے۔

(۴) واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف سے سعی کی تاخیر کرے پس جو سعی کو نماز طواف سے مقدم کرے گا چاہے سہواً یا نسیاناً یا جہلاً ایسا کرے تو واجب ہے کہ طواف کے بعد اس کو بجالائے کیونکہ اگر طواف ہی کے دن اس کو بجالانا ممکن ہو تو دوسرے دن تک اس کی تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اور جس دن طواف کیا ہو اس کی رات تک تاخیر جائز ہے اگرچہ احوط ہے کہ اس تاخیر کو ترک کر دے۔

(۵) واجب ہے کہ متعارف راستہ سے سعی کرے۔ پس اگر وہ مسجد یا بازار شتران کی طرف سے سعی کرے یا الٹے پاؤں سعی کرے تو اقویٰ یہ ہے کہ اس کی سعی فاسد و باطل ہو گی اور اس پر اعادہ واجب ہو گا۔

(٦) جو شخص عمداً سات چکروں سے زیادہ چکر کاٹ دے تب بھی اس کی سعی باطل ہو گی لیکن سہواً ایسا کرنے سے سعی صحیح ہو گی اور جو عمداً کم کر دے تو اس پر اعادہ واجب ہو گا اور جو سہواً کمی کرے اس پر واجب ہو گا

کہ یاد آنے پر تدارک کرے اور جس قدر کمی کی ہے اس کو پورا کرے۔ چاہے اس قدر مسافت طے کر کے دور جا چکا ہو جس سے رجوع ممکن ہو ورنہ کسی کو نائب مقرر کرے گا اور ہمارے نزدیک احوط یہ ہے کہ چار چکر مکمل نہ کرنے کی صورت میں ہی اعادہ ہو گا۔

(۷) جو شخص بھول کر عمرۂ تمتع میں ایک چکر کمی کر دے اور اس گمان سے احرام توڑ دے کہ وہ سعی مکمل کر چکا ہے اور عورتوں سے مقاربہ کر چکا ہے اور ناخن کٹوا چکا ہو اور پھر یاد آ جائے کہ اس نے صرف چھ چکر کاٹے تھے تو اس پر واجب ہے کہ باقی چکر مکمل کر کے بطور فدیہ ایک گائے کی قربانی بھی دے۔

(۸) جو شخص سعی سے فارغ ہونے کے بعد شک کرے کہ اس نے کتنے چکر کاٹے تو اس کے شک کا کوئی اعتبار نہ ہو گا اور اس کی سعی صحیح ہو گی اس طرح جو شخص مروہ میں ساتویں چکر میں شک کرے کہ آیا وہ ساتواں تھا یا نواں یا اثناء میں شک واقع ہو کہ یہ پانچواں تھا یا ساتواں یا چوتھا یا چھٹا یا ساتواں یا نواں تو اس پر اعادہ واجب ہو گا۔

(۹) واجب نماز کے لئے مطلقاً سعی کو قطع کر دینا جائز ہے چاہے وقت وسیع ہو یا تنگ یا نماز وتر کے لئے لیکن اگر اثناء سعی یہ یاد آجائے کہ وہ نماز طواف بھول گیا تو واجب ہے کہ سعی قطع کر دے اور بھولی ہوئی نماز قضاء کرے اور جہاں سے سعی قطع کی تھی وہیں سے شروع کر دے۔

مقصد سوم

اثناء سعی مستحب ہے کہ پاپیادہ سکون و وقار کے ساتھ صفاء سے مروہ کی طرف چلے اور اونٹ کی طرح تیز تیز چلنا یعنی ہرولہ یہ منارہ سے بازار عطاراں تک مستحب ہے پھر چاہئیے کہ مروہ تک سکون کے ساتھ جائے اور اگر سوار ہو کر سعی کر رہا ہو تو ہرولہ کے مقام پر سواری کو حرکت دے اور ایسا ہر چکر میں کرے مگر ہرولہ صرف مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے اگرچہ احوط ہے کہ وہ بھی اس کو ترک نہ کریں اور مستحب ہے کہ منارہ کے مقام پر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِي وَبِكَ حَوْلِي وَقُوَّتِي تَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِينَ ۔

اور پھر یوں کہے

يَاذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُودِ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي

إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ۔

اور مروہ پہنچ کر پھر یوں کہے

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ

يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ

الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ ۔

اور گریہ کرتے ہوئے یوں کہے

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ

صِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ ۔

اور اگر ہرولہ بھول گیا ہو تو الٹے

پاؤں اس جگہ آئے جہاں اس سے ہرولہ چھوٹ گیا تھا اور وہاں سے ہرولہ

شروع کرے۔

مطلب ہفتم

"تقصیر کا بیان"

جاننا چاہئیے کہ سعی سے فارغ ہونے کے بعد تقصیر واجب ہے یعنی اپنے بالوں یا ناخنوں میں سے کچھ کاٹنا اور احوط ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر اکتفاء نہ کرے بلکہ دونوں کو بجا لائے اور نیت اس طرح کرے "میں تقصیر کرتا ہوں عمرۂ تمتع سے احرام کھولنے کے لئے قربۃً الی اللہ اور عمرۂ تمتع کی تقصیر میں سر کا منڈوانا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو وہ تقصیر شمار نہ ہوگی اور اس پر ایک بکری فدیہ دینا واجب ہوگا اور جب وہ تقصیر سے فارغ ہو جائے تو اس پر وہ تمام امور حلال ہو جائیں گے جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔ سوائے سر منڈوانے کے جو کہ اس پر عید الاضحیٰ کے دن منیٰ کے اعمال مکمل کرنے سے قبل حرام ہے اور سوائے شکار کے جو کہ اس پر مطلقاً حرام ہے جب تک کہ وہ حرم میں ہے چاہے وہ حالت احلال میں ہو یا حالت احرام میں اور نہ ہی بیوی اس پر حلال ہوگی جب تک کہ وہ طواف النساء نہ کرے جو کہ بعض فقہاء کے نزدیک عمرۂ تمتع میں بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک اس کو صرف حج تمتع میں طواف النساء کرنا ہوگا۔

مسائل:

(۱) تقصیر عمرۂ حج تمتع کا احرام باندھنے سے پہلے واجب ہے اور عمرہ تقصیر ہی سے مکمل ہو گا پس جو شخص سہواً حج تمتع کا احرام باندھ لے جبکہ اس نے تقصیر نہ کی ہو تو اس پر ایک بکری ذبح کرنا واجب ہے اور جو شخص عمداً تقصیر سے قبل احرام باندھ لے اس کا عمرہ باطل ہو گا اور وہ حج افراد کا قصد کرے گا اور حج مکمل کرنے کے بعد عمرۂ مفردہ بجا لائے گا۔

(۲) جس شخص نے تقصیر سے قبل سہواً اپنی زوجہ سے مقاربت کر لی ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں اور اگر عمداً ایسا کیا ہو تو اس پر ایک اونٹ واجب ہو گا اور اس کا حج صحیح ہو گا۔

(۳) جو عورت عمرۂ تمتع اس لئے نہ بجا لا سکتی ہو کہ اس کو حیض یا نفاس آ گیا ہو اور وقت تنگ ہو کہ وہ ان حالات سے پاک ہونے کا انتظار کرتے رہنے کی وجہ سے وقوف عرفات و مشعر نہ پا سکتی ہو تو وہ اس صورت میں احرام عمرہ کی نیت بدل کر حج افراد کی نیت کر لے اور اگر احرام نہ باندھ سکی ہو تب بھی ابتداً حج افراد کی نیت کر لے یا اعمال حج میں مشغول ہو جائے اور حج مکمل کر کے عمرۂ مفردہ بجا لائے گی۔ اور بریٔ الذمہ ہو جائے گی۔

(۴) اپنے مجتہد کی تقلید میں فتویٰ کے مطابق جس نے عمرۂ تمتع کے لئے طواف النساء کو واجب قرار دیا ہو اس کے لئے طواف النساء کے بغیر

بیوی حلال نہ ہو گی اگرچہ یہ قول ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہاں احتیاط بجالانے والاایسا کر سکتا ہے۔

(۵) جو شخص عمرۂ تمتع کے لئے احرام باندھ لے اور مکہ معظمہ میں داخل ہو جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہاں سے نکلے لیکن اگر اس نے حج کا احرام باندھ لیا ہو یا نکل جانے سے ایک ماہ کے اندر واپس آجائے تو نکلنا جائز ہے اور جو شخص بلا احرام مکہ سے نکل جائے یا ایک ماہ کے اندر واپس نہ آسکے تو وہ بناء بر قول مشہور عمرہ کا اعادہ کرے گا جس پر روایات کی دلالت ثابت ہے جس کی مراعات احوط ہے۔

(۶) ایندھن فروش یا چرواہا یا وہ لوگ جن کو بار بار رسد پہنچانے یا کاروبار کے لئے مکہ آنا جانا پڑتا ہو ان پر احرام باندھنا واجب نہیں ہے اور جو حاجی یہ جانتا ہو کہ اس کے لئے مکہ سے نکلے بغیر کوئی چارہ نہیں مثلاً اس کو جدہ یا عسفان یا طائف جانا ضروری ہے تو بہتر ہے کہ وہ عمرۂ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ داخل ہو جائے اور اپنے آخری سفر میں عمرۂ تمتع کا احرام باندھ کر داخل ہو کیونکہ اس طرح وہ حج کرنے کا پابند ہو گا اور اس کے لئے احرام عمرۂ تمتع کھولنے کے بعد صرف مندرجہ ذیل صورتوں میں مکہ سے باہر جانا جائز ہو گا ورنہ اس پر خروج حرام ہو گا۔

(ا) حج کا احرام باندھے اور احرام حج کے بغیر نہ نکلے اور جب احرام حج کے ساتھ مکہ سے نکل جائے تو واپسی پر خانہ کعبہ کے نزدیک نہ جائے بلکہ سیدھا عرفات کی طرف نکل جائے۔

(۲) اگر عمرہ کا احرام کھول کر نکلے تو پھر اسی مہینے کے اندر واپس آجائے چاہے دوبارہ احرام نہ باندھے۔

(۳) اگر عمرہ کا احرام کھول کر اور حج کا احرام باندھے بغیر نکل جائے اور اسی ماہ مکہ معظمہ واپس نہ آئے تو دوبارہ مکہ داخل ہونے کے لئے عمرہ تمتع کا احرام باندھنا واجب ہوگا۔

فصل سوم:

اعمالِ حج تمتع

اعمال حج تمتع کی تعداد کل تیرہ ہے۔

(۱) احرام باندھنا

(۲) وقوف عرفات

(۳) وقوف مشعر

(۴) جمرۃ العقبہ میں شیطانوں کو کنکریاں مارنا

(۵) ذبح یا نحر کرنا

(۶) سر منڈوانا یا بال چھوٹے کرانا

(۷) طواف حج

(۸) طواف حج کی نماز طواف

(۹) صفاء ومروہ کے درمیان سعی کرنا

(۱۰) طواف النساء

(۱۱) نماز طواف النساء

(۱۲) ذی الحجہ گیارہویں اور بارہویں اور تیرہویں رات کو منی میں رات گذارنا

(۱۳) دو یا تین دن کنکریاں مارنا یہ اجمالی طور پر اعمال حج کا ذکر ہے جس کی تفصیل کو ہم چند مطالب میں بیان کرتے ہیں۔

مطلب اول

احرام حج تمتع کا بیان

جاننا چاہئیے کہ مکلف حج تمتع کے عمرہ کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اور احرام عمرہ کھول دینے کے بعد وجوبی طور پر دوبارہ حج تمتع کا احرام باندھے گا اور مستحب ہے کہ وہ ۸ ذی الحجہ کو یوم ترویہ کے دن یہ احرام بندھے اگرچہ بعض فقہاء اس کے وجوب کے قائل ہیں اور یہی احوط ہے اس احرام کے جملہ اعمال عمرہ کے احرام کے اعمال کی طرح ہیں چاہے وہ واجب اعمال ہوں یا مستحب تاہم ان کے درمیان چند قسم کے فرق ہیں۔

(۱) عمرہ کے احرم کی جگہ کسی بھی میقات پر مقرر ہے جبکہ حج کا احرام خود مکہ مکرمہ ہی سے باندھا جائے گا اور افضل یہ ہے کہ وہ مسجد الحرام میں مقام

ابراہیم یا حجر اسماعیل علیہ السلام سے احرام باندھے۔
(۲ عمرہ میں عمرہ حج تمتع کی نیت کی جاتی ہے۔ جبکہ احرام حج میں یوں نیت کرے گا میں حج تمتع برائے حجتہ الاسلام کا احرام باندھتا ہوں قربتہ الی اللہ اور احرام کے معنٰی یہ ہیں کہ حاجی اللہ کے امر کی تعمیل کرتے ہوئے اور س کی قربت طلب کرتے ہوئے نفس کو محرمات سے روکے رکھے۔
نوٹ: یہ ملحوظ ہے کہ تمام خصوصیات اور نیت کو باقی رکھنا اور چار دفعہ تلبیہ کہنا یہ چیزیں بیان احرام عمرہ میں درج ہو چکی ہیں۔ اور محرمات جن سے پرہیز واجب ہے وہ بھی عمرہ کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔
(۳) حرام عمرہ میں تلبیہ قطع کرنے کا وقت مکہ مکرمہ کے مکانات نظر آنے تک ہے جبکہ حج کے احرام میں تلبیہ کا آخری وقت یوم عرفہ کے زوال تک ہے اور اس وقت کے بعد تلبیہ قطع کر دے گا۔
مسئلہ: احرام حج باندھنے کے بعد حاجی پر وقوف عرفات تک کچھ واجب نہیں ہے اگرچہ بعض اصحاب فقہاء نے بعض مشہور مستحبات کو واجب کہا ہے یعنی کہ امام یا امیر الحاج پر واجب ہے کہ ترویہ کے دن ظہر سے پہلے نکلے تاکہ وہ نماز ظہر و عصر کو یکجا کرکے میدان منٰی میں ادا کرے اور دوسرے حاجی حضرات کو اختیار ہے کہ وہ ظہر سے قبل نکلیں یا بعد میں اگرچہ بہتر یہ ہے کہ وہ ظہر کے بعد نکلیں لیکن جو حضرات مجبور یا بیمار یا عاجز ہوں اور اژدہام سے خائف ہوں وہ ۸ ذی الحجہ سے ایک یا دو

تین دن پہلے منیٰ کی طرف جا کر وہاں قیام کر سکتے ہیں بعض فقہاء نے تین دن سے زیادہ پہلے منیٰ آنے سے منع کیا ہے اور یہی احوط ہے اور جب حاجی منیٰ آجائے تو نو ذی الحجہ کی رات جو کہ یوم عرفہ کی رات ہے منیٰ میں گذارے اور طلوع سے قبل منیٰ سے نہ نکلے اور طلوع آفتاب سے قبل وادی المحسر سے آگے نہ بڑھے۔

مسئلہ: اگر مکلف احرام باندھنے کے مسئلہ سے ناواقف ہو یا بھول جائے اور بلا احرام ہی عرفات کی طرف نکل جائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ مکہ واپس جائے اور احرام باندھ کر آئے بشرطیکہ اس کے لئے مکہ واپس جانا اور وہاں سے واپس آنا ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو اور وقت تنگ ہو یا کوئی اور عذر ہو تو جس جگہ یاد آجائے وہیں سے احرام باندھ لے لیکن اگر اعمال حج کے آخر تک یاد نہ آئے تو اس کا حج صحیح ہے اور اگر اتنی دیر تک عمداً احرام باندھنا ترک کئے رکھے کہ اگر وہ احرام باندھے تو وقوف عرفات اور وقوف مشعر سے محروم رہے گا اور ان تک رسائی حاصل نہ کر سکے گا تو اس کا پورا حج باطل ہو جائے گا۔

مطلب دوم:

قبل از وقوف عرفات کے مستحبات

عرفات میں جا کر ٹھہرنے سے قبل بعض امور مستحب ہیں اور وہ

مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ترویہ کے دن یعنی ۸ ذی الحجہ کو نمازظہر یا عصر ادا یا قضاء پڑھ کر احرام باندھے اور نماز نفل احرام پڑھ کر احرام باندھے جو کہ چھ رکعت ہے یا کم از کم دو رکعت اور پھر حج تمتع کے احرام کی نیت کرے۔

(۲) جب وادی میں پہنچے تو اونچی آواز سے تلبیہ پڑھے۔

(۳) منیٰ کی طرف جاتے ہوئے یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَ اِيَّاكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِىْ اَمَلِىْ وَ اَصْلِحْ لِىْ عَمَلِىْ

اور سکون و وقار کے ساتھ چلتا رہے اور اللہ کی تسبیح و تقدیس اور ذکر کرتا رہے اور منیٰ پہنچ کر یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحاً فِىْ عَافِيَةٍ وَ بَلَّغَنِىْ هٰذَا الْمَكَانَ

اور اس کے بعد کہے

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنىٰ وَهِىَ مِمَّا مَنَنْتَ عَلَىَّ اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِىْ قَبْضَتِكَ

(۴) نو ذی الحج کی رات کو صبح تک میدان منیٰ میں اطاعت و عبادت میں مصروف رہے خصوصاً مسجد الخیف میں جبکہ افضل ہے کہ وہ تمام واجب اور مستحب اعمال مسجد میں ہی ادا کرے اور نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات میں مصروف رہے اور پھر عرفات کی طرف

چلے اور یوں دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ صَمَدْتُ وَاِیَّاکَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہٖ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ

اور عرفات سے قریب جانے تک تلبیہ کرے۔

مطلب سوم:

وقوف عرفات کا بیان

جاننا چاہیئے کہ حاجی پر واجب ہے کہ وہ نوذی الحج کو عرفہ کے دن زوال آفتاب سے شرعی غروب آفتاب تک جو کہ نماز مغرب اور روزہ افطار کا وقت ہے میدان عرفات میں ٹھہرا رہے اور جو شخص اس پورے وقت میں سویا رہے یا بیہوش رہے اس کا وقوف باطل ہو گا اور واجب ہے وقوف کی نیت اس طرح کرے۔

میں اس مقام پر وقوف کرتا ہوں زوال سے مغرب سے حج تمتع حجتہ الاسلام کے لئے واجب قربتہً الی اللہ باقی خصوصیات کی بھی رعایت رکھے کہ آیا یہ حج اس کا اپنا ہے یا نیابت کا اور واجب ہے یا مستحب اور

نیت کے حکم کو آخر تک جاری رکھے۔

ایک قول یہ ہے کہ پوری مدت یعنی زوال سے مغرب تک وقوف واجب نہیں ہے پس احوط یہ ہے کہ اس مجموعی مدت کا قصد نہ کرے بلکہ قربت مطلقہ کی نیت کافی ہے اور یہ بھی احوط ہے کہ پہاڑ پر نہ چڑھے اور پورا وقت ذکر الہیٰ و دعا میں گذارے خصوصاً صحیفہ کاملہ سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی وہ مخصوص دعا پڑھے جو کہ وقوف عرفات کے لئے ہے بعض فقہاء نے پہاڑی پر چڑھنا حرام قرار دیا ہے اور پورا وقت دعا وذکر میں گذارنا واجب قرار دیا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور یہی اظہر ہے۔

مسائل:

(۱) عرفات میں وقوف جملہ ارکان حج میں شامل ہے مگر اس میں سے رکن صرف اسی قدر ہے جس پر وقوف کا نام صادق آسکے نہ مکمل وقت وقوف پس مسمی وقوف کو عمداً ترک کردے اس کا حج باطل ہے اور اگر اس نے کسی عذر کی وجہ سے اس کو ترک کیا ہو تو وہ دس ذی الحج کی شب کو اس کی تلافی کرسکتا ہے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو اس کے لئے مشعر کا وقوف کافی ہے اور اگر اس کو سہواً ترک کردے تو اس کا حج باطل نہیں لیکن اس وقوف مشعر کو بھی نہ پاسکے تو حج باطل ہوگا۔

(۲) جس شخص سے عمداً یا سہواً اجزاء وقوف فوت ہوجائیں تو اس سے وقوف باطل نہ ہوگا لیکن اگر عمداً کوئی فعل حرام کرلے تو اس کے لئے

استغفار ضروری ہے۔

(۳) جو شخص جان بوجھ کر وقوف عرفات کو ترک کر دے تو اس کا حج مطلقاً فاسد ہو جائے گا اور اس کے لئے کوئی بدل یا کفارہ مفید نہ ہو گا اور اگر لاعلمی یا نسیان کسی وجہ سے اس طرح کرے اور اس کے لئے عید کی رات عرفات میں وقوف کافی ہو گا۔

(۴) جو شخص وقوف کے وقت کا کچھ حصہ ترک کر دے تو اگر وہ وقت زمانہ وقوف کا پہلا حصہ یعنی روز عرفہ کے ظہر کا وقت ہے تو یہ اس کے حج کے لئے مضر نہیں ہے اگرچہ وہ کسی فعل حرام کا ارتکاب کر لے اگرچہ عمداً ایسا کرے اور اگر وہ وقوف کا آخری وقت ہے یعنی مغرب سے پہلے تو اگر اس نے لاعلمی یا نسیان کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو تب بھی اس پر کچھ لازم نہیں ہے لیکن اگر مغرب سے قبل یاد آجائے اور وہ مغرب سے پہلے عرفات کی طرف جا سکے تو اس پر فوراً جانا واجب ہے اور اگر جانا ممکن نہ ہو تو اس کا حکم عمداً ایسا کرنے والے کا حکم ہے اور جو اس کو آخری زمانہ تک ترک کر دے اور عمداً علماً کرے اور مغرب سے قبل وہ اپنے فعل پر نادم ہو اور عرفات کی طرف پلٹ جائے تب بھی اس پر کچھ نہیں ہے اور اس کا حج صحیح ہے اور اگر نہ پلٹے تو اس پر ایک اونٹ کا کفارہ ہو گا جو اس نے عید کے دن منیٰ میں نحر کرنا ہو گا اور جو اس سے عاجز ہو وہ مکہ میں یا راستہ میں کہیں رک کر اٹھارہ دن روزے رکھے گا۔

(۵) جس شخص سے عرفہ کا اختیاری وقت فوت ہو جائے جو کہ زوال سے

مغرب تک ہے اور فوت ہونے کی وجہ کوئی عذر ہو مثلاً نسیان یا لاعلمی یا وقت کی تنگی یا تقیہ تو اس پر واجب ہے کہ وہ اضطراری وقت عرفات میں قیام کرے جو کہ شب عید قربان ہے چاہے اس کا ایک جزء وقت سہی اور جو باوجود اس پر استطاعت رکھنے کے عرفات میں وقوف نہ کرے تو اس کا حج فاسد ہو گا۔

مطلب چہارم:

مستحبات وقوف

(۱) حاجی جبل عرفات سے بائیں طرف نیچے کی جانب کسی خوبصورت جگہ ٹھہرے اور اپنا تمام سروسامان ایک جگہ جمع رکھے اور اطمینان قلب مہیا کرنے والی اشیاء مہیا کر لے اور خیمہ کے سوراخ وغیرہ جو کہ اضطراب کے موجب ہوں ان کو بند کر لے تا کہ سارا وقت وہ سکون و اطمینان کے ساتھ ذکر الٰہی اور مناجات اور دعامیں گذار سکے۔

(۲) غسل کرے اور نماز ظہرین کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کرے تا کہ اس کا دل دعاء کے لئے کشادہ رہے۔

(۳) جس قدر ممکن ہو دعا کے وقت رو بقبلہ رہے اور اپنے حواس جمع رکھے اور اللہ کے ذکر وشکر وثناء میں مشغول ہو جائے ایک سو دفعہ حمد کرے یا ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہے یا ایک سو دفعہ

لا الہ الا اللہ

لکھے پھر آتیہ الکرسی پڑھے اور محمدؐ آل محمدؐ پر درود پڑھے اور سورہ قدر اور

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اور قل اسی ترتیب سے ایک ایک سو مرتبہ پڑھے اور اللہ کی طرف آہ وزاری اور توجہ اور طلب حاجات کرے کیونکہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہے اور شیاطین سے پناہ مانگے اور ان سے تمام اعمال سے احسن عمل والدین اور برادران مومنین کے لئے دعا ہے کم از کم چالیس مومنوں کے لئے طلب مغفرت کرے جس قدر بھی وہ طلب مغفرت کرے گا ملائکہ بھی اس کے لئے ایک لاکھ مرتبہ طلب مغفرت کریں گے حدیث میں عبداللہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت امام موسیٰ بن جعفر کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے برادر مومن کے لئے وقوف عرفات میں دعا مانگتا ہے تو اس کے لئے عرش سے نداء آتی ہے "اور تیرے لئے بھی اسی قدر ایک لاکھ نیکیاں ہیں" راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ ناپسند کیا کہ ایک لاکھ مقبول و مستجاب دعائیں ایک ذاتی دعا کی وجہ سے چھوڑ دوں جس کے بارے میں مجھے معلوم تک نہیں کہ وہ مستجاب ہوتی ہے یا نہیں"

(۴) اس دعاء کا پڑھنا مستحب ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ اَخْيَبِ وَفْدِكَ

وَارْحَمْ مَسِيْرِيْ اِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ

الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فَكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ

رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ

يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ

تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا

پھر یوں کہے

اَللّٰهُمَّ حَاجَتِیْ اِلَيْكَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِیْ مَا

مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْئَلُكَ

خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ يَدِكَ

نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا

يُرْضِيكَ عَنِّيْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَنَاسِكِي الَّتِيْ اَرَيْتَهَا خَلِيلَكَ
اِبْرٰهِيْمَ وَدَلَلْتَ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهُ وَاَطَلْتَ عُمُرَهُ
وَاَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ
صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَلَكَ تُرَاثِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ
وَمِنْكَ قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ
وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الرِّیَاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْئُ بِهِ الرِّیَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَیْرَ اللَّیْلِ وَخَیْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَعُرُوْقِیْ وَمَقْعَدِیْ وَمَقَامِیْ وَمَدْخَلِیْ وَمَخْرَجِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یَا رَبِّ یَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اور پھر یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

ستر دفعہ استغفار کرے پھر مغرب کے وقت یوں کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاُمُوْرِ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِىْ مُسْتَجِيْرًا
بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِىْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّىْ
مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰى وَجْهِىَ الْفَانِىْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ
الْبَاقِىْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا اَرْحَمَ
مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِىْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ
عَنِّىْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ ۔

(۵) مشعر الحرام کی طرف روانگی کے وقت استغفار کرے
اور بار بار کہتا جائے

اللھم اعتقنی من النار

مطلب پنجم:

"المشعر الحرام کے واجبات"

جاننا چاہئیے کہ جب عرفہ کے دن سورج غروب ہو جائے تو حاجی عرفات سے مشعر کی طرف چل پڑے جو کہ مکہ مکرمہ سے دو فرسخ یعنی چھ میل کے فاصلہ پر ہے اس کو مزدلفہ اور جمع بھی کہتے ہیں اور وہ مشعر میں عید کے دن صبح صادق سے طلوع آفتاب تک قیام کرے یہ وقوف مابین الطلوعین ارکان حج میں سے ایک رکن ہے اور اس کی نیت اس طرح کرے "میں وقوف کرتا ہوں مشعر میں طلوع فجر صادق سے طلوع آفتاب تک حجۃ الاسلام حج تمتع کے لئے قربۃً الی اللہ ایک قول یہ ہے کہ مشعر میں وقوف کا وقت رات سے طلوع آفتاب تک ہے اور احوط ہے کہ مشعر میں پہنچنے کے بعد طلوع آفتاب تک وقوف کی نیت کرے پھر دوبارہ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک نیت کی تجدید کرے۔

"مسائل"

(۱) مذکورہ بالا صورت اختیاری ہے جبکہ اضطراری صورت میں یہ وقت عید کے دن زوال تک جاری رہتا ہے۔

(۲) احوط ہے کہ اختیاری صورت میں جبل مشعر پر نہ چڑھے البتہ اژدہام کی صورت میں پہاڑ پر چڑھ سکتا ہے۔

(۳) مشعر میں اختیاری وقوف کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا مابین الطلوعین پورے وقت میں وقوف واجب ہے یا مسمی یعنی اتنا وقوف جس کو وقوف کہا جاسکے کافی ہے احوط یہی ہے کہ تمام وقت واجب ہے اور مسمی رکن ہے۔

(۴) جس شخص سے اختیاری حالت میں مسمیٰ وقوف فوت ہوجائے اس کا حج فاسد ہے لیکن اگر حاجی مریض یا زیادہ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے لاغر ہو یا وہ عورت جو کثرت اژدہام کی وجہ سے اذیت و مشقت سے خائف ہو ان کے لئے جائز ہے کہ یہ طلوع فجر سے پہلے مشعر سے نکل جائیں۔

(۵) جس شخص نے عرفہ کا اختیاری وقوف اور شب عید کا کچھ یا نصف حصہ مشعر میں پالیا ہو پس وہ بلاعذر مشعر سے نکل جائے تو اس کا حج صحیح ہوگا مگر وہ گناہ گار ہوگا اور اس کو منیٰ میں ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنی ہوگی۔

(۶) گذشتہ بیان میں یہ معلوم ہوچکا ہے کہ جس طرح عرفات میں وقوف کی دو قسمیں ہیں ایک اختیاری اور دوسری اضطراری اسی طرح مشعر میں بھی یہی کیفیت ہے وقوف اختیاری کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب ہے جسکے وقوف کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر روز عید زوال تک ہے پس جو شخص اختیاری یا اضطراری کی بناء پر ہو یا نسیان کی بناء پہ وقوف ترک کردے تو اس کا حج باطل ہوجائے گا۔

(۷) یہ جاننا ضروری ہے کہ وقوف عرفات اور وقوف مشعر جاہے اختیاری

ہو یا اضطراری اس کی کل آٹھ صورتیں بنتی ہیں۔
(۱) دونوں وقوف اختیاری صورت میں پالے تو اس صورت میں اس کا حج بہر حال صحیح ہے جس میں کوئی اشکال نہیں۔
(۲) دونوں وقوف اضطراری حالت میں پالے تو اظہر یہی ہے کہ اس کا حج صحیح ہے اور احوط ہے کہ اگر ممکن ہو تو آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔
(۳) عرفہ کا اختیاری وقوف حاصل کرے جبکہ مشعر کا اضطراری۔
(۴) عرفہ کا اضطراری اور مشعر کا اختیاری وقوف حاصل کرے۔
(۵) صرف مشعر کا اختیاری وقوف حاصل کرے
(۶) صرف عرفہ کا اختیاری وقوف پائے ان چار صورتوں میں اقویٰ اور احوط یہی ہے کہ اس کا حج صحیح ہے لیکن آخری صورت میں احوط ہے کہ آئندہ سال حج کا اعادہ کرے اور یہی کیفیت ساتویں صورت کی ہے۔
(۷) صرف مشعر کا اضطراری وقوف حاصل کرے اور اظہر یہی ہے کہ اگر حج کرنے والا حج تمتع کر رہا ہے اور پوری طرح عمرۂ تمتع کر چکا ہو اور پھر اس نے حج کا احرام باندھا ہو اور صرف مشعر کے وقوف کی اضطراری حالت پالی ہے تو اس کا حج صحیح ہے لیکن اگر حاجی کا حج۔ حج افراد ہو اور اس نے حج کا احرام باندھا ہو اور وہ صرف مشعر کا اضطراری وقوف حاصل کر سکا ہو تو وہ اپنے احرام کو عمرۂ مفردہ کے احرام میں تبدیل کر دے اور حج نہ کرے بلکہ آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔
(۸) اگر حاجی نے صرف عرفہ کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس کا حج باطل ہو گا اگرچہ اس نے عمداً ایسا نہ کیا ہو پس اس پر واجب ہے کہ وہ آئندہ

سال حج کا اعادہ کرے۔

مطلب ششم:

وقوف مشعر کے مستحبات

(۱) جب حاجی عرفات سے مشعر کی طرف جائے تو استغفار کرتے ہوئے اور سکون وقار سے چلے اور جب وہ راستہ کی بائیں طرف واقع سرخ ٹیلے پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ وَزِدْ فِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ ۔ اور بار بار کہے

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

(۲) حاجی نماز مغربین میں رات کے چوتھائی یا تہائی حصے تک تاخیر کرے مگر یہ تاخیر واجب نہیں مستحب ہے تاکہ وہ مشعر پہنچ کر ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ یہ نمازیں یکجا ادا کرے اور نوافل مغرب کو عشاء کی نوافل کے بعد پڑھے اور اگر رات کے ایک تہائی حصہ سے قبل مشعر پہنچنا ممکن نہ ہو تو اسی طریقہ کے مطابق نماز مغربین کو راستہ میں پڑھ لے اور وادی کے اندر راستے سے دائیں طرف اترے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِی فِیھَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ
اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْیِسْنِی مِنَ الْخَیْرِ الَّذِی سَئَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهُ
لِی فِی قَلْبِی ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِی مَا عَرَّفْتَ اَوْلِیَائَكَ
فِی مَنْزِلِی ھٰذَا وَاَنْ تَقِیَنِی جَوَامِعَ الشَّرِّ

اور مستحب ہے کہ جسب مقدور ساری رات عبادت میں گذارے۔

(۳) مستحب ہے کہ مشعر سے اسی رات کو ستر عدد چھوٹے سنگریزے چن لے تاکہ وہ میدان منیٰ میں یہی کنکریاں مار سکے اور ستر سے زائد چننا بھی جائز ہے تاکہ بروقت کنکریاں کم نہ ہو جائیں اور احوط ہے کہ یہ کنکریاں مساجد سے نہ اٹھائے اور یہ سائز میں چھوٹی اور غیر مستعمل ہوں اگر کنکریاں بڑی ہوں یا بہت چھوٹی ہوں تو کافی نہ ہوں گی اور کم از کم ہر کنکری انگلی کے پورے کے برابر ہو اور پاک ڈھیلے نقطہ دار سرمئی رنگ کے ہوں سخت اور سیاہ اور سرخ اور سفید ہوں اور شکستہ نہ ہوں۔

(۴) امیر الحاج یا امام کے علاوہ باقی حاجیوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے کچھ دیر پہلے مشعر سے نکل پڑیں مگر وادی محسر سے تجاوز نہ کریں اگر وہ تجاوز کریں گے تو احوط ہو گا کہ ایک بکری کا کفارہ ادا کریں۔

امیر الحاج یا امام کے لئے مستحب ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے نکلے جیسا کہ اصحاب فقہاء کی ایک جماعت کا مسلک ہے لیکن قدیمی فقہاء نے طلوع آفتاب سے پہلے کسی کو مشعر سے نکلنے کو جائز قرار نہیں دیا چاہے وہ امیر الحاج ہو یا عام حاجی اور یہی احوط ہے۔

(۵) مستحب ہے کہ وقوف کی حالت میں ذکر الٰہی کرتا رہے اور احوط ہے کہ اس کو ترک نہ کرے اور مستحب ہے کہ باطہارت رہے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُولٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِي فِي مَوْطِنِي هٰذَا اَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِي وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِي وَتَقْلِبَنِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ ۔

(٦) جب وہ صبح کی نماز پڑھ چکے تو چاہئیے کہ دامن کوہ میں وادی کے درمیان راستے سے دائیں طرف کھڑا ہو جائے اور قبلہ کی طرف منہ کرے اور تحمید و تکبیر بجا لائے اور شہادتین اور درود کا ذکر کر کے ائمہ طاہرین علیہم السلام میں سے ایک ایک کا نام لے اور ان کے لئے دعا کرے اور ان کے دشمن سے بیزاری کرے اور اپنے لئے اور اپنے والدین اولاد اہل وعیال اور مومنین ومومنات کے لئے بہت دعا کرے پھر ایک سو دفعہ تکبیر پڑھے اور ایک دفعہ الحمد للہ پڑھے اور درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

(اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنَ الضَّلَالَةِ وَانْقِذْنِي مِنَ الْجَهَالَةِ وَاجْمَعْ لِيْ خَيرَ الدُّنيا وَالآخِرَةِ وَخُذْ بِنَاصِيَتِي إِلَىٰ هُدَاكَ وَانْقُلْنِي إِلَىٰ رِضَاكَ فَقَدْ تَرىٰ مَقَامِيْ بِهٰذَا الْمَشْعَرِ الَّذِي انْخَفَضَ لَكَ فَرَفَعتَهُ وَذَلَّ فَأَكْرَمْتَهُ وَجَعَلْتَهُ عَلَماً لِلنَّاسِ فَبَلِّغْنِي فِيهِ مُنَايَ وَنَيْلَ رَجَائِيْ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَنْ تُحَرِّمَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلىٰ النَّارِ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حَيَاةً فِيْ طَاعَتِكَ وَبَصِيرَةً فِي دِيْنِكَ وَعَمَلًا بِفَرَائِضِكَ وَاتِّبَاعًا لِأَوَامِرِكَ وَخَيرَ الدَّارَيْنِ وَأَنْ تَحْفَظَنِي فِي نَفْسِيْ وَوَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَأَهْلِي وَاِخْوَانِي وَجِيْرَانِي بِرَحْمَتِكَ)

اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و آہ وزاری میں اپنے نفس کو فراموش نہ کرے اور دعا و سوال کرتا رہے اور حاجی کے لئے مستحب ہے کہ وہ قزح نامی پہاڑی کے اوپر چڑھ جائے اور اس کو اپنے پاؤں سے پائمال کرے خصوصاً جو شخص پہلی دفعہ حج کر رہا ہو وہ حجتہ الاسلام میں اس طرح کرے اور دعا مانگے۔

(۷) جب سورج طلوع ہو جائے تو مستحب ہے کہ سات دفعہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور ذکر الٰہی اور استغفار کرتا ہوا سکون و وقار کے ساتھ وادی محسر کی طرف چل دے اور وہاں تیز تیز چلے اور اگر سوار ہو تو اپنی سواری کو تیز چلنے کے لئے حرکت دے اور ایک سو ہاتھ کے فاصلہ تک یونہی چلتا رہے یا کم از کم ایک سو قدم اس طرح چلے اگر لاعلمی یا نسیان کی وجہ سے وہ ہرولہ نہ کر سکے تو چاہے مکہ پہنچ چکا ہو واپس آکر ہرولہ کرے اور یوں دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ لِي عَهْدِي وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَاخْلُفْنِي بِخَيْرٍ فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي.

اور پھر یوں کہے.

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ.

"تذییل"

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جو شخص معذور نہ ہو وہ حج کا احرام باندھ کر وقوف عرفات و مشعر کے لئے مکہ سے نکلے اور اعمال منیٰ کے لئے منیٰ جائے پھر وہاں سے طواف حج کے لئے مکہ جائے اور طواف کے بعد سعی کرے اور پھر طواف النساء اور نماز طواف النساء ادا کرے۔ لیکن معذور شخص مثلاً مریض عمر رسیدہ مرد یا عورت یا وہ عورت جس کو خون آجانے کا خدشہ ہو جس کی وجہ سے وہ مسجد الحرام میں داخل ہو کر وہاں کے اعمال کرنے سے معذور ہو ان لوگوں کے لئے جائز ہے کہ وہ احرام حج باندھ کر عرفات جانے سے قبل ہی طواف حج اور سعی اور طواف النساء بجالائیں اور اس کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہوں اور وہاں کے باقی اعمال بالترتیب بجالائیں۔

مطلب ہفتم

اعمال میدان منیٰ

یہ جاننا چاہئیے کہ وقوف مشعر سے فراغت کے بعد واجب ہے کہ حاجی عید کے دن منیٰ آجائے اور اسی روز طلوع آفتاب کے بعد اس پر مندرجہ ذیل اعمال واجب ہیں۔

(ا) عقبہ نامی مقام پر کنکریاں مارنا یہ مکہ مکرمہ کی طرف پہلا قریب ترین

مقام ہے۔
(۲) قربانی ذبح یا نحر کرنا۔
(۳) سر منڈوانا اور حاجی پر واجب ہے کہ اسی ترتیب سے اعمال بجا لائے اس ترتیب کی خلاف ورزی کرنا گناہ ہے ہم ان اعمال کی تفصیل کو تین مقاصد میں بیان کرتے ہیں۔

مقصد اول

جمرہ عقبہ کے مقام میں کنکریاں مارنے کے متعلق یہ چند امور واجب ہیں۔
(۱) نیت یعنی حاجی یوں نیت کرے کہ میں سات کنکریاں مارتا ہوں جمرۂ عقبہ کے مقام پر حجتہ الاسلام (حج تمتع کے لئے قربتہً الی اللہ اور نیت کے بعد فوراً کنکریاں مارنا شروع کر دے اور نیت آخر تک جاری رکھے
(۲) کنکریاں مارنے کا طریقہ وہی ہے کہ عام طور پر مشہور و معروف ہے جس کو عرفاً یہ کہیں کہ یہ شخص کنکریاں مار رہا ہے۔
(۳) سات عدد کنکریاں کو بلاواسطہ جمرۂ عقبہ پر مارنا اگر مارنے کی بجائے وہاں لے جا کر رکھ دے یا پاؤں سے یا منہ سے مارے تو جائز نہ ہو گا بلکہ ہاتھ سے مارنا واجب ہے اگر دوران عمل یہ شک ہو کہ آیا کنکریاں جمرہ عقبہ پر براہ راست لگی ہیں یا کسی دوسری چیز کی مدد سے لگی ہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے اس کا عمل صحیح ہو گا لیکن اگر یہ شک ہو کہ کنکریاں لگی ہیں یا نہیں تو پھر عدم پر بناء رکھے اور دوبارہ مارے

(۴) کنکریوں کی کل تعداد سات ہو اس سے کم یا زیادہ نہ ہوں جو جمرہ تک لگیں گی ان کو ہی شمار کیا جائے گا اور جو نہ لگیں گی ان کو شمار نہ کیا جائے گا۔

(۵) کنکریوں کو یکے بعد دیگرے پھینکے گا یک جا کر کے نہ مارے ورنہ وہ ایک ہی باری شمار ہو گی اور اس کو مزید چھ بار اور مارنا ہوں گی اور احوط ہے کہ ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نے رکھے۔

مستحبات

مستحب ہے کہ ہر پتھر کا سائز انگلی کے پورے کے برابر ہو اور کنکریاں مارے وقت حاجی باوضو ہو شیخ مفید اور سید مرتضیٰؒ نے یہاں طہارت کو واجب قرار دیا ہے اور یہی احوط ہے بلکہ مستحب یہ بھی ہے کہ حاجی باغسل ہو اور مستحب ہے کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھے اور انگوٹھے کے بلدر والی انگلی سے پھینکے اور کنکریاں مارتے وقت پیدل ہو سوار نہ ہو اور کنکریاں مارتے وقت جمرہ سے دس پندرہ ہاتھ دور ہو اور پہلی کنکری مارتے وقت س کا منہ جمرہ کی طرف ہو اور پشت قبلہ کی طرف اور باقی چھ کنکریاں مارتے وقت روبقبلہ ہو جائے اور کنکریاں بائیں ہاتھ میں لے کر دائیں ہاتھ سے پھینکے اور جب بائیں ہاتھ میں کنکریاں اٹھائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِىْ فَاَحْصِهِنَّ لِىْ وَارْفَعْهُنَّ فِىْ عَمَلِىْ

اور ہر کنکری مارتے ہوئے کہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ۔

اور جب کنکریاں مار کر منیٰ کی طرف واپس جانے لگے تو یوں کہے

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

مقصد دوم

قربانی کے احکام

یہ جاننا چاہیئے کہ حاجی کے لئے منیٰ میں واجب اعمال میں ایک عمل قربانی کا ذبح کرنا ہے جس کا وقت کنکریاں مارنے کے بعد ہے جبکہ قربانی کے بعد وہ سر کے بال منڈوائے گا اس میں چند امور واجب ہیں۔

(۱) قربانی کا جانور اگر گائے یا بکری ہو تو اس کی عمر ایک سال مکمل ہو اور وہ دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور احوط یہ ہے کہ دو سال کی پوری ہو اور تیسرے سال میں داخل ہو اور اونٹ چھٹے سال میں داخل ہو اور دنبہ احوط ہے کہ دوسرے سال میں ہو۔

(۲) قربانی کا جانور خلقت میں پورا سالم ہو نہ آنکھ سے کانا ہو نہ لنگڑا نہ کمزور اور بیمار نہ اس کا کان کٹا ہوا ہو نہ سینگھ اندر سے ٹوٹا ہوا ہو اور نہ خصی ہو۔

(۳) بڑھاپے سے اس کے دانت گرے ہوئے نہ ہوں اور اس کو خارش کی بیماری نہ ہو اور یہ احوط ہے لیکن اگر کسی حیوان کے پیدائشی طور پر سینگھ یا کان نہ ہوں تو اظہر یہ ہے کہ اس کی قربانی جائز ہے لیکن احوط یہ ہے کہ اس کو ترک کرے اسی طرح جس حیون کے کان میں شگاف یا سوراخ ہو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر کسی حیوان کا سینگھ اندر سے صحیح ہو اور باہر سے شکستہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۴) ایک قربانی میں کئی حصہ دار نہ ہوں ورنہ قربانی صحیح نہ ہو گی۔
(۵) بعض فقہاء کے بقول قربانی کا جانور رات کو عشاء کے وقت عرفات میں ہوا گرچہ بائع اس کی خبر دے یہ احوط ہے لیکن بظاہر یہ شرط مستحب ہے واجب نہ ہے۔

"مسائل"

(۱) جس شخص کو قربانی کا جانور میسر نہ آئے اور اس کے پاس اس کی قیمت خری ہو تو وہ یہ رقم کسی باوثوق شخص کے پاس امانت رکھوا دے جو ذی الحجہ میں کسی بھی دن قربانی کا جانور خرید کر ذبح کر دے اگر اس ماہ نہ مل سکے تو آئندہ سال اس ماہ میں خرید کر ذبح کرے۔
(۲) جس شخص کے پاس نہ قربانی کا جانور ہو اور نہ اس کو خریدنے کے لئے کوئی رقم ہو وہ اس کے بدلے دس دن روزے رکھے گا تین دن مسلسل روزے دوران حج رکھے اور باقی روزے اپنے وطن واپس جا کر رکھے اور ان سات روزوں میں تسلسل واجب نہیں ہے پس اگر وہ آٹھ ذی الحجہ کو پہلا روزہ رکھے تو دوسرا روزہ نو ذی الحجہ کو رکھے وہ تیسرا روزہ ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کر سکتا ہے عید کا فاصلہ تسلسل میں خلل انداز نہ ہوگا بلکہ ان تین روزوں میں قصد اقامت بھی واجب نہیں وہ یہ روزے مکہ میں یا سفر میں بھی رکھ سکتا ہے مگر ذی الحج ہی کے مہینے میں رکھے اور احسن یہ ہے کہ واپسی کے دن سے مسلسل تین روز روزے رکھے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر اول ذی الحج سے رکھ لے

اور ذی الحجہ کے آخر تک اس کی تاخیر جائز ہے اور اس ماہ سے مقدم یا موخر کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ اتنی تاخیر کرے کہ مہینہ نکل جائے تو اس پر ایک اور قربانی لازم ہو گی جو کہ آئندہ سال میدان منیٰ میں ذبح کرنی ہو گی چاہے وہ وہاں خود قربانی کرے یا اس کا کوئی نائب قربانی ذبح کرائے۔

فرع

جو شخص ایام حج میں تین روزے نہ رکھ سکا ہو وہ واپس وطن جا کر اسی ماہ ذی الحج میں دس روزے رکھے اگر وہ پہلے وفات پا جائے تو اس کا ولی شرعی یہ روزے رکھے گا اور اگر اس پر اگلے سال کی قربانی واجب ہو جائے اور وہ وفات پا جائے تو اس کی قیمت اس کے اصل ترکہ سے منہا کی جائے گی جو کہ اس کے ذمہ قرضوں کی طرح واجب ہو گی۔

(۳) اگر سالم جانور جو مذکورہ عیوب سے پاک ہو میسّر نہ تو بعض عیوب سے سالم جانور کافی ہو گا یا اس کے بدلے روزے رکھے گا اور پہلا قول اقویٰ ہے اور احوط ہے کہ دونوں پر عمل کرے۔

(٦) چھٹا فرض نیت ہے جو اس طرح کرے گا میں اس قربانی کے جانور کو ذبح یا نحر کرتا ہوں واجب حج تمتع کے لئے قربۃً الی اللہ اور اگر نائب قربانی ذبح کر رہا ہو تو یوں نیت کرے میں یہ قربانی ذبح کر رہا ہوں فلاں کی طرف سے قربۃً الی اللہ اور فلاں کا نام لے۔

اور واجب ہے کہ نیت ذبح کے ساتھ ساتھ ہو یا حاجی خود نیت کرے یا اس کا نائب اور احوط ہے کہ اگر حاجی اور اس کا نائب موقع پر

حاضر ہوں تو دونوں نیت کریں۔
(۷) بعض فقہاء نے کہا ہے کہ قربانی کے تین حصے کئے جائیں گے ایک حصہ حاجی خود رکھے گا دوسرا مومنین دوستوں کو دے گا اور تیسرا فقراء پر صدقہ کرے گا اور یہ احوط ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ تین حصے کرنا لازم نہیں بلکہ کچھ خود کھائے اور کچھ فقراء کو کھلائے اور احوط یہ بھی ہے کہ قربانی کا کوئی حصہ منیٰ سے باہر نہ لے جائے بلکہ سب کا سب وہیں صرف کر دے اور قصاب کو بھی صدقہ کے عنوان سے دے بشرطیکہ وہ مستحق ہو ورنہ نہ دے۔

تکملہ

واجب ہے کہ نحر یا ذبح کا عمل عید کے دن ہی ہو پس جو بھول جائے یا معذور ہو تو وہ ایام تشریق تک تاخیر کر سکتا ہے اور ایک قول کے مطابق آخر ذی الحجہ تک بھی تاخیر کر سکتا ہے جیسا کہ اس کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

مستحبات ذبح

مستحب ہے کہ قربانی کا جانور موٹا ہو اور اگر اونٹ یا گائے ہو تو نر کی بجائے مادہ ہو اگر اگر بکری یا دنبہ ہو تو نر ہو اور اگر کسی کو نائب مقرر کرے تو اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور اگر اونٹ کی قربانی کر رہا ہو تو اس کو رو بقبلہ کھڑا کرے اور دائیں طرف سے اسکے گودال حلق پر نیزہ مارے اور ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا
مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ
بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ اِبْرٰهِيمَ خَلِيلِكَ وَ
مُوسٰى كَلِيمِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ ۔

مقصد سوم

سر منڈوانے کا بیان

منیٰ میں حاجی کے لئے واجب اعمال میں سے ایک عمل سر منڈوانا یا بال چھوٹے کرانا ہے حاجی کو ان دونوں میں اختیار ہے لیکن منڈوانا افضل ہے بلکہ بعض نے نئے حج کے لئے جس کا پہلا حج ہو سر منڈوانا واجب لکھا ہے اور یہی احوط ہے البتہ عورتوں کے لئے تقصیر ہی ہے اس کے لئے بھی باقی اعمالِ حج کے لئے نیت واجب ہے اور یوں نیت کرے کہ حجتہ الاسلام حج تمتع کے لئے حلق یا تقصیر کرتا ہوں قربتاً الی اللہ'' عورت سر کے کچھ بال برائے نام کاٹ لے گا''

مسائل

(۱) جس شخص کی تکلیف شرعی سر منڈوانا معین ہو اور اس کے سر کے بال نہ ہوں تو اس سے یہ حکم ساقط ہو گا لیکن احوط ہے کہ وہ تمام سر پر استرا پھروا لے اور اگر کچھ بال موجود ہوں تو تقصیر بھی کرے۔

(۲) حلق یا تقصیر منیٰ میں ہی واجب ہے اور جو شخص بھول جائے اور اس عمل کے بغیر منیٰ سے نکل جائے تو اس پر واجب ہے کہ منیٰ واپس جائے اور حلق یا تقصیر کرے لیکن اگر واپسی ممکن نہ ہو تو جہاں یاد آ جائے اسی جگہ حلق یا تقصیر کر لے اور احوط ہے کہ وہ اپنے تراشیدہ بالوں

کو کسی کے ہاتھ منیٰ بھجوا کر دفن کرا دے اور جس شخص کو طواف سے پہلے یاد آ جائے کہ اس نے سر نہیں منڈوایا تو اس پر منیٰ واپس جانا واجب ہے اگر اس کے لئے بھی واپسی ناممکن ہو تو جہاں یاد آجائے اسی جگہ سر منڈوانے یا بال کتروائے اور پھر طواف کرے اور جس کو طواف کے بعد یاد آئے اس پر واجب ہے کہ عمل حلق یا تقصیر کرے اور دوبارہ طواف کرے اگر وہ عمداً طواف کو حلق یا تقصیر سے پہلے کر لے تو اس پر واجب ہے کہ وہ منیٰ واپس جائے اور وہاں حلق یا تقصیر کرے اور اس پر بطور کفارہ وہاں ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنا اور طواف کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

(۳) جب حاجی حلق یا تقصیر سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے لئے سوائے خوشبو اور بیوی کے باقی تمام محرمات حلال ہو جاتے ہیں اور بعض نے شکار کو بھی شامل کیا ہے اور بہتر ہے کہ حاجی طواف حج اور سعی سے پہلے سلے ہوئے کپڑے نہ پہنے اور نہ سر چھپائے اور حلق میں مستحب ہے کہ پیشانی سے دائیں طرف سے بال منڈوانا شروع کرے اور رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور ناخن کٹوائے اور دوران بال تراشی یہ دعا پڑھتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْراً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

اور مستحب ہے کہ اپنے بال منیٰ کے اندر بلکہ وہاں اپنے خیمہ یا قیام گاہ میں کٹوا کر دفن کروائے اور مستحب ہے کہ جو شخص منیٰ میں ہو تو وہ پندرہ نمازوں کے بعد تکبیر کہے اور پہلی نماز نماز عید قرار دے اور بعض

وجوب کے قائل ہیں مگر احوط ہے کہ ترک نہ کرے اور اس کی کیفیت یوں ہے جیسا کہ صحیح روایت میں ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلاَّاللّٰہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہ اَکبرُ عَلٰی مَاھَدَانا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلٰنَا

اور باقی دیگر شہروں میں اس تکبیر کو دس نمازوں کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔

مطلب ہشتم

آخری اعمال حج

یہ جاننا ضروری ہے کہ جب حاجی عید الاضحیٰ کے دن اعمال منیٰ سے فارغ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ مکہ آئے اور بہتر ہے کہ وہ عید ہی کا دن ہو اور عید کے دوسرے دن تک تاخیر بھی جائز ہے مگر احوط ہے کہ بلا عذر تاخیر نہ کرے اور مستحب ہے کہ وہ پہلے غسل کرے اور پھر اللہ کے ذکر اور اس کی تعظیم و تمجید میں مشغول ہو کر اور محمدؐ و آلؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے مسجد الحرام کی طرف روانہ ہو اور مسجد کے دروازہ پر پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُکِیْ وَسَلِّمْنِیْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تَرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ

پھر حجر اسود کی طرف جا کر اس کو مس کرے اور بوسہ دے اور پھر خانہ کعبہ کے ارد گرد اسی طریقہ پر طواف شروع کرے جو کہ عمرہ کے بیان میں گزر چکا ہے اور طواف مذکور کی صرف نیت جداگانہ ہے۔ اور اس کی نیت اس طرح کرے۔

میں طواف کرتا ہوں خانہ کعبہ کے ارد گرد حج تمتع حجۃ الاسلام کیلئے سات چکر قربۃً الی اللہ اور طواف کے بعد مقام ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو

رکعت نماز طواف ادا کرے۔ اور نیت بھی اس طرح کرے کہ میں طواف حج تمتع حجتہ الاسلام کی نماز طواف ادا کرتا ہوں واجب قربتہً الی اللہ پھر وہاں سے صفا و مروہ کی طرف جائے اور سعی کرے اور نیت اسطرح کرے میں سعی کرتا ہوں حج تمتع حجتہ الاسلام کیلئے سات چکر واجب قربتہً الی اللہ سعی کے بعد اس کیلئے خوشبو کا استعمال حلال ہو جائے گا لیکن طواف النساء مکمل کرنے سے پہلے اس سے پرہیز کرنا احوط ہے۔

پھر وہ سعی کے بعد مسجد الحرام کی طرف واپس آئے اور طواف النساء کرے اور اس کی نیت یوں کرے میں اس خانہ کعبہ کے ارد گرد طواف النساء کرتا ہوں سات چکر حج تمتع حج الاسلام کیلئے قربتہ الی اللہ پھر طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز طواف پڑھے اور نیت اس طرح کرے میں دو رکعت نماز طواف النساء ادا کرتا ہوں حج تمتع حجتہ الاسلام کیلئے واجب قربتہً الی اللہ اس کے بعد اس پر بیوی بھی حلال ہو جائے گی۔

مسائل:

(۱) جو شخص طواف النساء بھول جائے اس کیلئے بیوی حلال نہ ہو گی اور واجب ہو گا کہ دوبارہ واپس جا کر یہ طواف کرے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی نائب مقرر کرے جو اس کی نیابت میں طواف النساء اور نماز طواف النساء ادا کرے گا اور اس طرح اس پر بیوی حلال ہو جائے گی۔

اور جب حاجی طواف النساء سے فارغ ہو جائے اس کیلئے شکار کے سوا تمام محرمات حلال ہو جائیں گے اور وہ جب تک وہ حدود حرم میں رہے گا شکار اس پر حرام رہے گا۔

(۲) جس طرح کہ مرد کیلئے طواف النساء کے بغیر عورتیں حلال نہیں ہوتیں اسی طرح عورتوں کیلئے بھی طواف النساء کے بغیر شوہر حلال نہ ہوں گے یہ حکم ہر بالغ بالغہ کمسن بچہ بچی حتی کہ غیر ممیز بچے کیلئے بھی برابر برابر ہے البتہ نابالغ بچوں کو ان کا ولی شرعی یہ طواف کرائے گا اور نماز ان کی نیابت میں خود پڑھے گا اور اگر انہوں نے یہ طواف نہ کیا تو بالغ ہونے کے بعد بھی وہ اس طواف کے بغیر عقد نکاح نہ کر سکیں گے جب تک وہ خود یا ان کا نائب ان کی طرف سے یہ طواف نہ کرے۔

(۳) طواف النساء ارکان حج میں سے نہیں ہے اور نہ ہی اس کو عمداً ترک کرنے سے حج فاسد ہو گا بلکہ اس کو علیحدہ بجالایا جا سکتا ہے اور جو سہواً اس کو ترک کر دے گا وہ یاد آتے ہی ادا کرے گا ورنہ کسی کو نائب مقرر کر کے ادا کرائے گا ورنہ اس کیلئے عورتیں اور عقد اور عقد نکاح کی شہادت اور اداء شہادت حرام ہوں گے۔

(۴) افضل یہ ہے کہ طواف النساء اور نماز طواف النساء کو سعی کے بعد بجا لائے اگرچہ اس کی تاخیر آخر ذی الحجۃ تک جائز ہے اگر ذی الحجہ سے بھی تاخیر کرے گا تو یہ طواف کافی ہو گا مگر تاخیر کی وجہ سے گناہگار ہو گا وہ اس کے بغیر احرام سے نہ نکل سکے گا۔

(۵) طواف النساء کو عمداً سعی سے مقدم کرنا جائز نہیں ہے ورنہ سعی کے بعد دوبارہ یہ طواف کرنا ہو گا اور سہواً ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

مطلب نہم

منیٰ میں شب باشی کا بیان

یہ مطلب دو مقاصد پر مشتمل ہے۔

مقصد اول:

حاجی پر واجب ہے کہ وہ مکہ کے اعمال مکمل کرنے کے بعد منیٰ واپس جائے اور ذی الحجہ کی گیارھویں اور بارھویں رات وہاں قیام کرے تیرھویں رات کا وہاں قیام صرف دو قسم کے شخصوں پر واجب ہے۔

(۱) جو شخص جو بارھویں ذی الحجہ کو تمام دن غروب آفات تک منیٰ میں رہا ہو اور اس کے حدود سے نہ نکلا ہو اس پر وہاں تیرھویں رات کو بھی ٹھہرنا واجب ہے۔

(۲) جس شخص نے احرام حج میں شکار اور بیوی سے پرہیز نہ کیا ہو بلکہ جس نے احرام عمرہ تمتع میں بھی پرہیز نہ کیا ہو اس پر یہی حکم عائد ہے اس کیلئے بھی احوط ہے کہ جس نے احرام عمرہ یا حج میں باقی محرمات سے اجتناب نہ ہو وہ بھی اسی حکم میں ہے خصوصاً ایسے محرمات جو کہ موجب

کفارہ ہوں اسی طرح جس شخص کا پہلا حج ہو وہ بھی وہاں رات گزارنا ترک نہ کرے جیسا کہ بعض فقہاء نے کہا ہے۔

مسائل:

(۱) بیتوتہ یعنی شب باشی سے مراد یہ ہے کہ حاجی رات کے پہلے حصہ سے نصف شب تک منیٰ میں رہے نصف شب کے بعد اس کیلئے منیٰ سے نکلنا جائز ہے اگرچہ ہے افضل یہ ہے کہ صبح تک وہاں سے نہ نکلے اور اگر آدھی رات کے بعد وہاں سے نکل پڑے تو احوط ہے کہ صبح سے قبل مکہ داخل نہ ہو اگرچہ اظہر یہ ہے کہ دخول مکہ اس صورت میں جائز ہے۔

(۲) واجب ہے کہ مغرب کے ساتھ ہی وہاں رات گزارنے کی اس طرح نیت کرے میں یہ رات گزارتا ہوں منیٰ میں حج تمتع حجۃ الاسلام کیلئے واجب قربتہً الی اللہ باقی خصوصیات کی طرف بھی متوجہ رہے جن کا بار بار بیان ہو چکا ہے۔

اور مستحب ہے کہ مکہ سے منیٰ کی طرف واپس آتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

(۳) اگر حاجی گیارھویں ذی الحج کے دن کو منیٰ میں رہے تو اس پر ترتیب کے مطابق تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا واجب ہے پہلا جمرہ جو مشعر

سے قریب ہے وہاں سات کنکریاں پھینکے دوسرا درمیانی جمرہ جو دونوں حجروں کے درمیان ہے وہاں بھی رات کنکریاں مارے پھر تیسرا جمرہ جو مکہ مکرمہ کی طرف قریب ہے۔ وہاں بھی سات کنکریاں مارے اور کنکریاں

مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر غروب تک ہے اور بلا عذر رات کو کنکریاں نہ مارے اور اسی طرح بارھویں تاریخ کی رات کو بھی وہاں قیام کرے اور اس کے دن کو بھی اسی طریقہ سے کنکریاں مارے اور جو شخص بارہ تاریخ کو وہاں سے نکلنا چاہے اگر اس پر تیرھویں رات کا قیام واجب نہ ہو تو مغرب سے قبل اور زوال کے بعد نکلے زوال سے پہلے نکلنا جائز نہیں اور غروب آفتاب کے بعد اگر وہ حدود منیٰ میں ہو تب بھی اس کیلئے وہاں سے نکلنا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر تیرھویں رات گزارنا واجب ہے۔ تیرہ ذی الحج کے دن کو وہ جس وقت نکل سکتا ہے چاہے ظہر سے پہلے نکلے یا بعد منیٰ سے فارغ ہونے کے بعد حاجی تمام اعمال حج تمتع سے فارغ ہو جاتا ہے۔

مسائل:

(۱) منیٰ میں رات گزارنا جملہ ارکان حج میں شامل نہیں ہے اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو بطور فدیہ ایک بھیڑ یا بکری منیٰ میں ذبح کرے گا۔ لیکن دو صورتوں میں اس پر فدیہ بھی نہ ہوگا۔ اول جو شخص ساری رات مکہ مکرمہ میں عبادت میں مشغول رہا ہو اور صرف ضروریات اکل و شرب و حاجات ضروری کیلئے وقفہ کیا ہو۔ لیکن اگر یہ عبادت مناسک حج کے علاوہ ہو تو اس

میں اشکال ہے اور اس کا ترک احوط ہے ورنہ اس پر کفارہ لاگو ہو گا۔ دوم جو مکہ سے نکلا ہو تا کہ منیٰ میں رات گزارے مگر راستہ میں سو جائے اور اس پر نیند غالب آجائے تب بھی اس پر کفارہ لازم نہ ہو گا اگرچہ احوط ہے کہ کفارہ لازم ہو گا۔

(۲) جو شخص لاعلمی یا نسیان کی وجہ سے یا کسی بیماری یا مال کے تلف ہونے کے خوف سے عمداً منیٰ میں شب باشی نہ کرے اگرچہ اس نے کوئی معصیت نہ کی ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن وہ تارک شب باشی کے حکم میں ہو گا اور اس پر کفارہ واجب ہو گا۔

(۳) اگر کنکریاں مارنے کی ترتیب میں مخالفت کر چکا ہو تو اس پر دوبارہ کنکریاں مارنا واجب ہے تا کہ ترتیب کے مطابق ہونے کا یقین ہو جائے۔

(۴) جو شخص ایک دن کنکریاں مارنا بھول گیا ہو وہ دوسرے دن مطابق ترتیب قضاء کرے یعنی پہلے فوت شدہ کی قضاء کرے پھر دوسرے دن کا فرض پورا کرے اور مستحب یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد قضاء بجا لائے اور زوال کے بعد ادا بجا لائے۔

(۵) جو شخص خود کنکریاں مارنے سے یا چلنے سے اور وہاں پہنچنے سے معذور ہو چاہے وہ مریض ہو یا ضعیف یا بہت سن رسیدہ یا فلج زدہ ہو اپنا نائب مقرر کرے گا۔ چاہے یہ نائب یا اس کا ولی ہو جو از خوشی نیابت انجام دے گا یا اجارہ پر یا کوئی اور لیکن اگر معذور حاجی اگر بعد میں صحت یاب ہو

جائے تب بھی اس پر کوئی اعادہ نہیں ہے۔

(۶) جو شخص ایک یا دو اس سے زیادہ کنکریاں مارنا بھول جائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ وہ کون سی کنکری بھولا ہے تو وہ اس کے مطابق عدد پورا کرے اور اگر کسی جمرہ کو نسیاناً یا سہواً ترک کر دے اور معلوم نہ ہو کس جمرہ پر کنکریاں مارنا ترک کیا ہے تو وہ علیٰ الترتیب تینوں جمرات پر دوبارہ کنکریاں مارے گا اسی طرح اگر اس نے چار کنکریاں چھوڑ دی ہوں مگر یاد نہ ہو کہ کس جمرہ کی چھوڑی ہیں تو علیٰ الترتیب دوبارہ تینوں جگہ کنکریاں مارے گا اور اگر ایک کنکریں چھوڑی ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس جمرہ کی تھی تو وہ تمام جمرات پر ایک ایک کنکری مارے گا اور ترتیب ضروری نہ ہو گی۔

(۷) کنکریاں مارنا بھی رکن حج نہیں ہے اور نسیان کی صورت میں وہ منیٰ واپس جا کر تلافی کرے لیکن اگر تیرہ ذی الحج تک اس نے تلافی نہ کی ہو تو آئندہ سال وہ خود یا اس کا مقررہ کردہ نائب اس کی طرف سے اس عمل کی قضاء کرے گا۔

مقصد دوم

کنکریاں مارنے کے مستحبات

(۱) ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ کی تاریخوں میں منیٰ سے نہ نکلے اگرچہ طواف

مستحب کرنا ہی مقصود ہو۔

(۲) پہلے اور دوسرے جمرہ پر کنکریاں مارتے وقت رو بقبلہ ہو اور اللہ کی حمد و شکر کرے اور درود پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی اور آخری جمرہ کی طرف سے سکون وقار سے چل کر جائے اور قبلہ کی طرف پشت کرے کنکریاں پھینکے اور چلا جائے اور وہاں نہ ٹھہرے

(۳) حاجی کیلئے مستحب ہے کہ بارہ تاریخ کو منیٰ سے نکلتے وقت اکیس کنکریاں منیٰ کے میدان میں دفن کرے۔

(۴) تمام واجب اور مستحب نمازیں "مسجد الخیف" میں ادا کرے اور جب مسجد مذکور میں ایک سو رکعت پڑھ لے تو ایک سو دفعہ کہے سبحان اللہ اور ایک سو دفعہ لاالہ الا اللہ اور ایک سو دفعہ الحمدللہ اس کا بے حد ثواب ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ جو مسجد الخیف سے نکلنے سے قبل وہاں ایک سو رکعت نماز پڑھے گا اس کو ستر سال کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا اور سو دفعہ سبحان اللہ کہنے کے ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور لاالہ الااللہ کہنے کا ثواب ایک مردہ کو زندہ کرنے کے برابر ہے اور جس نے ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہا گویا اس نے کوفہ و بصرہ کا پورا پورا خراج راہ خدا میں صدقہ دیا"

مبحث پنجم

طواف وداع

حاجی کیلئے مستحب ہے کہ منیٰ کے اعمال بجالا کر طواف وداع کیلئے مکہ مکرمہ واپس جائے اور منیٰ سے نکلنے سے پہلے مسجد الخیف میں چھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اور افضل ہے کہ وہ اس نماز کو مسجد کے درمیان منارہ یا اس کے سامنے قبلہ کی جانب پڑھے جبکہ وہ منارہ سے تیس ہاتھ کے فاصلہ سے زیادہ دور نہ ہو اور اس کو اختیار ہے کہ وہ منارہ سے دائیں طرف نماز پڑھے یا بائیں طرف اور مکہ میں داخل ہونے کے بعد مندرجہ ذیل امور مستحب ہیں۔

(۱) خانہ کعبہ میں داخل ہونا خصوصاً اس شخص کیلئے جس کا پہلا حج ہو حدیث میں ہے کہ جو کعبہ میں داخل ہوتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے وہ اپنے تمام گناہوں سے نکلتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ اس کی باقی عمر میں گناہوں سے محفوظ کرتا ہے اور اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

(۲) دخول کعبہ کیلئے غسل کرنا اور جوتوں کے بغیر سکون و وقار اور خضوع و خشوع اور حضور قلب کے ساتھ کعبہ کے اندر داخل ہونا۔

(۳) داخل ہوتے وقت کعبہ کے دروازے کو پکڑنا اور یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَ قَدْ قُلْتَ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ آمِنًافَآمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَ اَجِرْنِیْ مِنْ سُخْطِکَ

اور اندر داخل ہو کر یہ دعا پڑھنا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ آمِناً فَآمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ عَذابِ النَّارِ

اور دو رکعت نماز دو ستونوں کے درمیان اس سرخ سنگ مرمر پر پڑھے جو کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی جائے ولادت ہے۔

(۴) چاروں گوشوں میں سے ہر گوشہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھنا۔

(۵) اس رکن کی طرف آنا جس میں حجر اسود ہے اور اس سے اپنے شکم کو مس کرنا اور اس کے ستون کے ارد گرد طواف کرنا اور یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ لَا تُجْھِدُ بَلَائَنَا رَبَّنَا وَلَا تُشْمِتْ بِنَا اَعْدَائَنَا فَاِنَّکَ اَنْتَ الضَّارُّ النَّافِعُ

پھر وہاں سے نکل کر سیڑھیوں کو بائیں طرف رکھ کر دو رکعت نماز پڑھنا۔

(۷) زیادہ سے زیادہ طواف کرنا جو کہ حاجی کیلئے مستحب نمازوں سے افضل ہے۔

(۸) چہاردہ معصومین علیہم السلام کی نیابت میں طواف کرنا اس میں بے حد ثواب ہے۔

(۹) ایک طواف اور دو رکعت نماز طواف اپنے والدین اپنی بیوی اولاد اور متعلقین اور تمام اہل شہر احباب کی نیابت میں ادا کرنا جو کہ سب کی طرف سے کافی ہوگا لیکن اگر فرداً فرداً ان کی طرف سے طواف کرے تو یہ بھی افضل ہے۔

(۱۰) سال بھر کے دنوں کے مطابق تین سو ساٹھ طواف کرنا اگر اس پر قادر نہ ہو تو اکیاون طواف کرے جن میں چکروں کا مجموعہ تین سو ساٹھ بن جاتا ہے اور اگر ان میں مزید چار چکر شامل کر دے تو باون طواف بن جائیں گے۔

(۱۱) مکہ معظمہ میں ختم قرآن پاک کرنا اس عمل سے ختم کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا اور جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔

(۱۲) عمرہ مفردہ کا احرام مکہ سے قریب ترین میقات سے باندھے جو کہ معروف مقام ہے یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جو حرم کے اندر ہو اور جس کا گھر حرم سے باہر ہو وہ اپنے گھر سے احرام باندھ سکتا ہے۔

تتمہ:

عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کا فرق

(۱) عمرہ مفردہ ہر وقت ہر ماہ صحیح ہے جبکہ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں میں صحیح ہوگا۔

(۲) عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں جبکہ عمرہ مفردہ کے بعد طواف النساء ہے۔

(۳) عمرہ تمتع کا احرام پانچ میں سے کسی میقات سے باندھا جاتا ہے جبکہ عمرہ مفردہ کا احرام مکہ سے قریب ترین میقات سے باندھا جائے گا۔

(۴) افضل ہے کہ دو عمروں کے درمیان ایک ماہ کا وقفہ کرے یا پھر اس دن کا جب کہ ہمارے نزدیک ہر روز بلکہ ایک دن میں دو عمرے کرنا بھی جائز ہے۔

فائدہ:

جس شخص کو لڑکا پیدا ہونے کی خواہش ہو تو اپنے اوپر ایک ڈول آب زمزم ڈالے پھر کعبہ کے اندر داخل ہو پھر کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَقَدْ قُلْتَ مَنْ دَخَلَھا کَانَ آمِناً آمِنِّی مِنْ عَذَابِکَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سُخْطِکَ

پھر اندر سرخ سنگ پر دو رکعت نماز پڑھے پھر حجر اسود والے ستون سے اپنا سینہ مس کرے اور یہ دعا پڑھے۔

یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَامَاجِدُ یَا قَرِیبُ یَا بَعِیدُ یَا عَزِیزُ یَا حَکِیمُ لاَ تَذَرْنِی فَرْداً وَ اَنْتَ خَیرُ الوَارِثِینَ وَھَبْ لِی ذُرِیتہً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیعُ الدُّعَاءِ

پھر ستون کے ارد گرد چکر لگائے اور اس سے پشت بھی مس کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے۔

(۱۳) طواف الوداع غسل کر کے کرے اور ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا جائے۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ رَاغِبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَاجِعُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ

(۱۴) سیر ہو کر آب زمزم پیئے جو کہ شفاء ہے متعدد علماء نے کئی مقاصد کیلئے پیا اور کامیاب ہوئے۔ اور خاص طور پر مغفرت اور حصول جنت اور جہنم سے نجات اور اہوال برزخ و قیامت سے چھٹکارے کیلئے پیئے اور آخری بار باب حناطین سے نکلے جو کہ رکن شامی کے بالمقابل ہے اور آخری کلام یہ ہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْقَلِبُ عَلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور زندگی میں پھر آنے کا عزم کرے اور مستحب ہے کہ ایک درہم کی کھجوریں خرید کر صدقہ کر دے جو کہ چھوٹی چھوٹی لغزشوں کا کفارہ ہو گا۔

مبحث ششم

احکام نیابت

نائب میں مندرجہ ذیل شرائط معتبر ہیں۔

(۱) اسلام (۲) ایمان یعنی نائب کا تعلق صرف فرقہ ناجیہ اثناء عشریہ سے ہو (۳) عقل مجنون کی نیابت صحیح نہیں ہے لیکن اگر اس کا دیوانہ پن جزء وقتی ہو کہ بعض اوقات اس کو افاقہ ہو جاتا ہو اور اس کا شعور اس قدر طویل ہو کہ اس وقت میں وہ تمام مناسک حج ادا کر سکتا ہو تو اس کا نائب ہونا جائز ہے۔

(۴) بلوغ پس بچے کی نیابت صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ ممیز ہو اور ممیز کا عمل صحیح ہے اور مستحق ثواب بھی ہے لیکن وہ غیر کا نائب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(۵) عدالت پس فاسق کی نیابت صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی عبادت اپنی جگہ صحیح ہے ہاں اگر وہ اپنے باپ کی نیابت میں بلا اجارہ حج کرے تو وہ صحیح ہو گا اس طرح اس کو مستحب اعمال کیلئے نائب مقرر کیا جائے تب بھی اس سے نیکی و تقویٰ کی ترغیب ہو گا۔

(۶) اس کے ذمے اپنا فریضہ حج نہ ہو چاہے وہ شرائط کے مکمل ہونے کی وجہ سے ہو یا نذر یا قسم کی وجہ سے یعنی نذر میں اسکو اسی سال حج کرنا ہو تو اس کی نیابت صحیح نہ ہو گی لیکن اگر اس کے ذمہ حج کا فریضہ واجب موسع ہو مثلاً مطلق نذر یا اس کے ذمہ واجب حجۃ الاسلام جس کو وہ ادا نہ کر سکتا ہو

تو اس کیلئے ان صورتوں میں نیابت قبول کرنا جائز ہے۔
(۷) حج کرنے والی عورت پہلی بار حج کرنے والی نہ ہو اگرچہ وہ کسی مرد کی طرف سے حج کرے جیسا کہ اصحاب فقہاء کا قول ہے لیکن مشہور جواز ہے اور اقویٰ عدم جواز ہاں اگر عورت مناسک حج کی معرفت رکھتی ہو اور بابصیرت ہو تو جائز ہے۔

مطلب دوم

منوب عنہ کے شرائط

جس شخص کی طرف سے کوئی نیابت قبول کرے وہ منوب عنہ کہلاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔
(۱) اسلام: کافر کی طرف سے نیابت صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اس حاجی کا باپ ہو۔
(۲) ایمان: مومن کا کسی غیر مومن فرقہ سے تعلق رکھنے والے کی نیابت اختیار کرنا جائز نہیں چاہے وہ اس کا والد ہو۔
(۳) منوب عنہ یا متوفی ہو یا عاجز جس کے زوال عجز کا امکان نہ ہو یہ واجب حج میں شرط ہے ورنہ مستحب حج میں نیابت ہر صورت جائز ہے۔

مطلب سوم

"احکام نیابت"

نائب کیلئے واجب ہے کہ وہ اپنی نیت میں منوب عنہ کو معین کر دے اور یہ قصد کرے کہ میں فلاں کی نیابت میں قربتاً الی اللہ حج کر رہا ہوں یہ قصد کافی ہے تلفظ واجب نہیں۔

اہم مسائل نیابت:

(۱) اگر نائب اثناء راہ میں وفات پا جائے پس اگر وہ احرام باندھ چکا ہو اور حرم میں داخل ہو چکا ہے تو اس کا حج صحیح ہے اور کافی ہے وہ بالاجماع اجر و ثواب کا مستحق ہو گا اور اگر وہ احرام باندھ کر حدود حرم میں داخل نہ ہو اور وفات پا جائے تو نائب کی اداشدہ اجرت میں سے باقی ماندہ مصارف حج وضع کر لئے جائیں گے اور وہ اخراجات وہ راستہ میں کر چکا تھا وہ اس کو دیئے جائیں گے یعنی اجرت کو پورے آمدورفت اور اعمال حج کے اخراجات پر تقسیم کریں گے اور فاضل اجرت واپس لی جائے گی ہاں اگر کوئی اور صاحب اجرت مل جائے تو نائب کی سواری پر سفر کر کے اعمال حج اور مناسک حج مکمل کر دے تو منوب عنہ اصلی کی طرف سے یہ نیابت کافی ہو گی اور یہ حج صحیح ہو گا اور اجیر کی طرف نائب میت کی جو اجرت بچ جائے گی اس کو واپس نہ لیا جائے گا یہی عمار نامی راوی کی

روایت کا ماحصل ہے اور یہ قسم دوسری قسم پر مقدم ہوگی۔

(۲) اگر اجیر نائب کو اتمام عمل سے روک دیا جائے تو اگر نیابت اور اجارہ ایک مقرر سال کا ہو تو باقی اجرت اس سے واپس لے لی جائے گی اور اگر اجارہ مطلقاً ہو تو آئندہ سال حج اجیر کے ذمہ باقی رہ جائے گا۔

(۳) نائب پر تمام مطابق شریعت شرائط کی پابندی واجب ہے جس سے وہ صرف صورتوں میں انحراف کر سکتا ہے۔

اول: اگر اس پر یہ شرط عائد کی جائے کی وہ حج قرآن یا حج افراد ادا کرے مگر اس نے حج تمتع ادا کر دیا ہو تو اقویٰ -- یہ ہے کہ اس کا عمل صحیح ہے اور حج درست ہوگا۔

دوم: اگر نائب پر یہ شرط ہو کہ وہ خاص راستہ سے حج کرے مگر اس نے کسی اور راستہ سے حج کر لیا ہو تب بھی اس کا حج صحیح ہوگا اگرچہ بہتر ہے کہ وہ یہ مخالفت نہ کرے۔

(۴) ایک سال میں دو یا زیادہ کی طرف سے بطور شرکت نیابت جائز نہیں پس اگر وہ دو کی طرف سے نائب بنے تو جس کی نیابت مقدم ہوتی وہی صحیح ہوگی اور دوسری باطل ہوگی اور اگر دونوں نیابتیں یکجا ہوں یا مقدم و موخر کا اشتباہ ہو تو دونوں باطل ہوں گی۔ یہ صرف واجب حج کیلئے ہے البتہ مستحب حج میں ایسی شراکت جائز ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت میں ہے کہ اگر تم مستحب حج میں ایک ہزار افراد کو شریک کر لو تب بھی ہر ایک کو ایک ایک حج کا ثواب ملے گا۔ اور

تمہارے حج کا ثواب بھی کم نہ ہوگا۔

(۵) اگر کسی کے پاس ایسے شخص کی امانت ہو جس کے ذمہ حجۃ الاسلام فرض ہو اور وہ مر جائے اور وہ جانتا ہو کہ اسکے وارث یہ یہ حج نہ کرائیں گے تو امین شخص پر واجب ہوگا کہ وہ کسی اجیر کو میت کی طرف سے نائب بنا کر حج کرا دے اور اپنے پاس رکھی ہوئی امانت سے اس کی اجرت ادا کرے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو میت کے وارثوں کو واپس کر دے اگر وہ اپنی خود نائب بن کر حج کرے اور فاضل رقم وارثوں کو واپس کر دے اس کو حاکم شرع سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اس طرح اگر مصارف حج کی امانت کی طرح اس کے پاس کسی کا قرضہ یا خمس آل محمدؐ یا زکوۃ ہو تو امین پر واجب ہے وہ یہ حقوق ادا کر دے اور امانت کو صاحبان تک پہنچائے۔

(۶) اگر اجیر اپنا حج باطل کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس حج کو تمام کرے اور آئندہ سال دوبارہ اس حج کی قضاء کرے وہ اسی صورت میں ہی اجرت کا مالک بن سکتا ہے چاہے تصرف کی اجازت معین ہو یا مطلق۔

(۷) اگر کوئی شخص کسی میت کی طرف سے برضا و رغبت نیابت قبول کرے اور میت پر حج واجب ہو تو بلا اختلاف یہ نیابت کافی ہو گی چاہے میت مالدار ہو جس مال سے حج کرنا ممکن ہو یا نہ ہو یا بخوشی نیابت کرنے والا میت کا ولی شرعی ہو یا کوئی دوسرا مومن اجنبی لیکن اگر منوب عنہ زندہ اور عاجز ہو جس کی نیابت جائز ہو اور کوئی دوسرا شخص بخوشی اپنی

نیابت پیش کر دے تو اقوی یہ ہے کہ یہ کافی نہ ہو گی اور یہی احوط ہے۔

(۸) اگر میت نے ایک حج کے اخراجات سے زیادہ کئی حج کے اخراجات کی وصیت کی ہو اور ہر حج کیلئے اتنی اجرت معین کی ہو جو ایک حج کیلئے بھی کافی نہ ہو تو صاحب وصیت پر واجب ہے کہ وہ آئندہ سالوں کی اجرت سے حاضر سال کے حج کی اجرت مکمل ادا کرے اور اگر اجرت مطلقاً نیابت حج کیلئے کافی نہ ہو تو صاحب وصیت یہ مال دیگر نیکی کے کاموں پر صرف کر دے اور حج کے اخراجات کی تکمیل کیلئے میت کے وارثوں سے سوال نہ کرے۔

(۹) اگر میت نے مطلقاً واجب حج کی وصیت کی ہو اور نہ نائب معین کیا ہو یہ اجرت تو اس وصیت کی آٹھ صورتیں ہو سکتی ہیں جن کے احکام بھی مختلف ہیں۔

اول: میت ایک واجب حج کی وصیت کرے اور اجیر و اجرت کا ذکر نہ کرے تو اس صورت میں نیابت کی اجرت اس کے اصل ترکہ سے لی جائے گی۔

دوم: اگر میت فقط واجب حج کی وصیت کرے اور اجیر معین کرے تو اجیر کو میت کے اصل ترکہ سے اجرت مثل دی جائے گی اگر وہ اس کو قبول کرے تو بہتر ورنہ دوسرا نائب مقرر کیا جائے گا لیکن اگر میت نے کسی بھی اجیر کے ذریعہ سے حج بجالانے کی وصیت کی ہو تو وہ وصیت ساقط ہو گی۔

سوم:		اگر واجب حج کی وصیت کی ہو اور اجرت بھی معین کی ہو اگر یہ اجرت اجرت مثل کے مساوی ہو یا اس سے کم تو اصل ترکہ سے نکالی جائے گی ورنہ زائد کو ثلث سے اس کو پورا کیا جائے گا۔

چہارم:		اگر واجب حج کی وصیت کی گئی ہو اور اجرت معین کی گئی ہو تو اگر یہ اجرت اجرت المثل کے مساوی ہو یا اس سے کم تو اصل ترکہ سے اور زائد ہونے کی صورت میں ثلث سے پوری کی جائے گی پھر اگر اجیر اس اجرت پر راضی ہو تو خوب ورنہ دوسرا نائب مقرر کیا جائے گا جو اس اجرت سے حج کرے لیکن اگر خاص اجیر میں کوئی اہم خصوصیت ہو اور وہ انکاری ہو تو وصیت ساقط ہو گی۔

پنجم:		اگر میت نے مستحب حج کی وصیت کی ہو اور اجیر و اجرت کا ذکر نہ کیا ہو تو اس کے ثلث سے اجرت لے کر نائب مقرر کیا جائے گا۔

ششم:		اگر مستحب حج کی وصیت کی گئی ہو اور اجیر معین کیا گیا ہو تو اجرت ثلث سے لی جائے گی اور وہ اجیر اس پر راضی ہو تو بہتر ورنہ وصیت ساقط ہو گی۔ لیکن اگر میت کی ہو اور فقط اجرت کو معین کیا ہو تو مطلقاً یہ اجرت اس کے ثلث سے نکالی جائے گی چاہے وہ اجرت المثل کے مساوی ہو یا زائد یا اس سے کم۔

ہشتم:		اگر مستحب حج کی وصیت کرے اور اجرت معین کرے تب بھی یہ میت کے ترکہ کے ثلث سے لی جائے گی اگر اجیر نہ مانے تو

اس کے عوض کوئی دوسرا نائب مقرر کیا جائے گا۔

یہ تمام صورتیں حکم شرعی کی حیثیت سے ہیں ورنہ اگر وارث راضی ہو تو بلا اشکال اجرت حج کو اصل ترکہ سے نکالا جا سکتا ہے لیکن اگر وارث ثلث سے نکالنے کی اجازت نہ دے تو پھر اصل ترکہ سے اجرت لی جائے گی۔

مطلب چہارم

مستحبات نیابت

(۱) نائب احرام باندھنے کے بعد منوب عنہ کا ذکر کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصَابَنِیْ فِیْ سَفَرِیْ ھٰذَا مِنْ نَصَبٍ اَوْشِدَّۃٍ اَوَجَلَاءٍ اَوْتَعَبٍ فَاَجِرْ فُلَانًا

(یہاں نام لے)

فِیْہِ وَ اَجِزْنِیْ فِیْ قَضَائِیْ عَنْہُ

(۲) اگر نائب کی اجرت اخراجات سے کم ہو جائے تو ولی کیلئے مستحب ہے کہ اس کو پورا کر دے اور اگر بڑھ جائے تو مستحب ہے کہ نائب زائد اجرت ولی میت کو واپس کر دے۔

(۳) والدین اولاد، برادران مومنین کی طرف سے طواف کرنا مستحب ہے اور قبولیت اعمال اور قضاء حاجات و استجابت دعاء میں اس کا بڑا اثر ہوتا

تکملہ

در بیان حج افراد و حج قران

یہ جاننا چاہیے کہ حج افراد اور قران مکہ مکرمہ کے اندر کم از کم دو سال سے رہنے والوں اور ان لوگوں کیلئے ہے جن کا مسکن مکہ شہر سے کم از کم سولہ فرسخ یعنی اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر ہو۔ ان کے اعمال حج تمتع کی طرح ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ حج تمتع میں عمرہ پہلے اداء کیا جائے گا جبکہ اس میں حج کے بعد نیز حج قران میں حاجی اپنے سامنے قربانی کا جانور بھی ہانکتے ہوئے لے چلے گا اور اس کو اختیار ہو گا کہ نیت احرام تلبیات اربعہ کے ساتھ کرے یا اشعار و تقلید کے ساتھ۔ اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قربانی کے اونٹ کی کوہان پر دائیں طرف سے لوہے کے آلہ کے ساتھ زخم لگائے گا حتیٰ کہ وہ خون آلود ہو جائے اور کوہان کو خون سے آلودہ کر دے گا گویا یہ اس کے حج کی قربانی کیلئے مخصوص ہونے کی علامت ہو گا اور تقلید سے مراد یہ ہے کہ وہ جن نعلین عربی میں نماز ادا کر چکا ہو اس کو قربانی کے جانور کی گردن میں باندھ دے گا۔ ان اقسام حج کا احرام یا میقات سے ہو گا یا حاجی کے اپنے مکان سے اور وہ مکہ سے سیدھا عرفات جائے گا پھر مشعر پھر منیٰ اور اسی طرح باقی بالترتیب تمام اعمال کرنے کے بعد آخر میں عمرہ کرے گا اور اس طرح اس کا حج مکمل ہو گا۔

مبحث ہفتم

مکہ مکرمہ کی زیارات

مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں مندرجہ ذیل شخصیات دفن ہیں۔

(۱) حضرت عبد مناف آنحضرت ﷺ کے جد امجد اعلیٰ

(۲) حضرت عبد المطلب آنحضرت ﷺ کے جد گرامی

(۳) حضرت ابو طالب حضرت علی علیہ السلام کے والد گرامی

(۴) حجون نامی مقام پر پہاڑ کے دامن میں

حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی قبر ہے۔ ان کے علاوہ بے شمار مزارات تھے جن کے نشان مٹا دیئے گئے ہیں۔ جنت المعلیٰ کے سامنے مسجد الجن ہے۔ جہاں جنات نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

شعب الھواشم میں وہ جگہ جہاں آنحضرت ﷺ صلعم کی ولادت با سعادت ہوئی وہاں آج مکتبہ قائم ہے اس عمارت کے پہلو میں حضرت خدیجتہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا مکان تھا جہاں حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت باسعادت ہوئی یہ مکان قتبہ الوحی کے نام سے معروف تھا مگر اب اس کو نیست و نابود کر دیا گیا ہے۔ اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ جہاں حضورؐ

اس پہاڑ پر کھڑے تھے وہاں آج مسجد مبارک قائم ہے۔ ان کے علاوہ کوہ حراء اور کوہ ثور۔ اگر کوئی وہاں جا کر پہنچ سکے تو دعاء و عبادت کی توفیق کو غنیمت سمجھے کوہ حرا میں آنحضرت ﷺ کی عبادت گاہ ہے یہاں وحی قرآنی کی ابتداء ہوئی ہے اور کوہ ثور میں وہ غار ہے جہاں آنحضرت ﷺ نے شب ہجرت قیام فرمایا۔

زیارت حضرت عبد منافؑ:

(۴) جنت المعلیٰ یا مقبرۂ قریش میں حضرت عبد مناف کی زیارت اس طرح پڑھے-----

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْغُصْنُ الْمُثْمِرُ مِنْ شَجَرَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاجَدَّ خَيْرِ الْوَرَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَصْفِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْأَوْصِيَاءِ الْأَوْلِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاوَارِثَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ بَيْتِ اللهِ الْعَظِيمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ وَأَبْنَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور دو رکعت نماز زیارت پڑھے

زیارت حضرت عبد المطلبؑ

(۴) حضرت عبد المطلب جد آنحضرت ﷺ کی اس طرح زیارت پڑھے

السَّلامُ عَلَيكَ يا سَيِّدَ البَطحاءِ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن ناداهُ هاتِفُ الغَيبِ بِأكرَمِ نِداءٍ السَّلامُ عَلَيكَ يا ابنَ إبراهيمَ الخَليلِ السَّلامُ عَلَيكَ يا وارِثَ الذَّبيحِ إسماعيلَ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن أهلَكَ اللهُ بِدُعائِهِ أصحابَ الفيلِ وَجَعَلَ كَيدَهُم في تَضليلٍ وَأرسَلَ عَلَيهِم طَيراً أبابيلَ تَرميهِم بِحِجارَةٍ مِن سِجّيلٍ فَجَعَلَهُم كَعَصفٍ مَأكولٍ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن تَضَرَّعَ في حاجاتِهِ إلى اللهِ وَتَوَسَّلَ في دُعائِهِ بِنورِ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَنِ استَجابَ اللهُ دُعاءَهُ وَنودِيَ في الكَعبَةِ وَبُشِّرَ بِالإجابَةِ في دُعائِهِ وَأسجَدَ اللهُ الفيلَ إكراماً وَإعظاماً لَهُ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن أنبَعَ اللهُ لَهُ الماءَ حَتّى شَرِبَ وَارتَوى في الأرضِ القَفراءِ السَّلامُ عَلَيكَ يا ابنَ الذَّبيحِ وَأبا الذَّبيحِ السَّلامُ عَلَيكَ يا ساقِيَ الحَجيجِ وَحافِرَ زَمزَمَ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن جَعَلَ اللهُ مِن نَسلِهِ سَيِّدَ المُرسَلينَ وَخَيرَ أهلِ السَّماواتِ وَالأرَضينَ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن طافَ حَولَ الكَعبَةِ وَجَعَلَهُ سَبعَةَ أشواطٍ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن رَأى في المَنامِ سِلسِلَةَ النّورِ وَعَلِمَ أنَّهُ مِن أهلِ الجَنَّةِ السَّلامُ عَلَيكَ يا شَيبَةَ الحَمدِ السَّلامُ عَلَيكَ وَعَلى آبائِكَ وَأجدادِكَ وَأبنائِكَ جَميعاً وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ

پھر دو رکعت ہدیہ زیارت پڑھے

زیارت حضرت ابو طالب علیہ السلام:

(۵) حضرت ابو طالب علیہ السلام کی زیارت اس طرح پڑھے

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاءِ وَابْنَ رَئِيسِهَا أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْكَعْبَةِ بَعْدَ تَأْسِيسِهَا أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَافِلَ الرَّسُولِ وَنَاصِرَهُ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفَى وَأَبَا الْمُرْتَضَى أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيْضَةَ الْبَلَدِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الذَّابُّ عَنِ الدِّينِ وَالْبَاذِلُ نَفْسَهُ فِي نُصْرَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى وَلَدِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

پھر دو رکعت نماز ہدیہ زیارت اداء کرے۔

زیارت حضرت آمنہؑ والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(٦) جنت المعلیٰ مکہ یا ابواء میں جو کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ کے راستے پر پانچ مراحل پر واقع ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ گرامی حضرت آمنہ بنت وھب علیہا السلام کی زیارت پڑھے۔ اور اس کے بعد دو رکعت ہدیہ نماز زیارت پڑھے۔

أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ خَصَّهَا اللهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِينِهَا نُورُ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ فَأَضَاءَتْ بِهِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَتْ لِأَجْلِهَا الْمَلَائِكَةُ وَضُرِبَتْ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَتْ لِخِدْمَتِهَا الْحُورُ الْعِينُ وَسَقَيْنَهَا مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ وَبَشَّرْنَهَا بِوِلَادَةِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ رَسُولِ اللهِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ حَبِيبِ اللهِ فَهَنِيئًا لَكِ بِمَا آتَاكِ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

زیارت حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام :

(۷) مکہ مکرمہ میں حجون نامی پہاڑی کے دامن میں حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کی زیارت پڑھے۔

أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ
اَلْمُؤْمِنِينَ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ فَاطِمَةَ
اَلزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أَوَّلَ الْمُؤْمِنَاتِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا مَنْ أَنْفَقَتْ مَالَهَا فِي نُصْرَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَنَصَرَتْهُ مَا اسْتَطَاعَتْ وَدَافَعَتْ عَنْهُ
اَلْأَعْدَاءَ أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهَا جَبْرَئِيلُ وَبَلَّغَهَا السَّلَامَ مِنَ اللّٰهِ
اَلْجَلِيلِ فَهَنِيئًا لَكِ بِمَا أَوْلَاكِ اللّٰهُ مِنْ فَضْلٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

پھر دو رکعت نماز ہدیہ اداء کرے۔

(۸) غار حراء جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول وحی سے قبل عبادت فرمایا کرتے تھے وہاں جا کر زیارت کرے۔

(۹) غار ثور۔ جہاں سفر ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے شر سے تحفظ کیلئے قیام فرمایا تھا وہاں جا کر زیارت کرے۔

مدینہ منورہ کی زیارات

یہاں اہم مقام آنحضرت ﷺ کا مزار مقدس اور گنبد خضراء مسجد کے قبلہ سمت میں آخری مشرقی گوشہ میں ہے آپ کے مرقد مبارک سے متصل مغربی طرف بیت فاطمہ علیہ السلام تھا جہاں بروایت حضرت فاطمہ زہراء علیہ السلام کا مدفن مبارک ہے یہ حصہ اب مسجد میں داخل ہے روضۂ اقدس کے قریب مسجد میں آنحضرت ﷺ کا منبر ہے جہاں دعا و نوافل کی خصوصی تاکید ہے۔ محلہ بنی ہاشم بھی روضہ اقدس سے متصل تھا مگر اب موجود نہیں اس کو منہدم کر کے شارع عام بنا دیا گیا ہے۔

باب جبرئیل کی اندرونی سمت میں تحت المیزاب مقام جبریلؑ ہے جہاں وہ آنحضرت ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت لیا کرتے تھے۔ اگرچہ آج کل مقام جبرئیل روضۂ مقدسہ کی مغربی شمالی سمت میں واقع جگہ کو کہا جاتا ہے اسطوانہ ابولبابہ مسجد کا وہ ستون جہاں ابولبابہ بشیر بن مندز صحابی نے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے پر آنحضرت ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اپنے آپ کو باندھ دیا تھا اور سات دن کے بعد وہ غش کھا کر گر گئے اور ان کی مغفرت کے متعلق آیت نازل ہوئی اس مقام پر طلب مغفرت اور حاجت کے لئے دعا کی تاکید وارد ہے۔

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اور منبر کا درمیانی مقام جس کو حضور ﷺ نے روضۂ جنت قرار دیا یہ بہت بابرکت جگہ ہے یہاں بھی دعا کی تاکید وارد ہے۔

(۱) روضہ نبویہ میں صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کیلئے باب جبریل سے مسجد نبوی میں داخل ہو نیز غسل زیارت کے بعد مسجد نبوی میں جائے اور یوں اذن طلب کرے۔ اور باب جبرئیل سے اندر داخل ہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَدْخُلُوْا
اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ
النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ
صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا
فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَائَكَ عَلَیْهِمُ
السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ
وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ وَیَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ
عَنْ سَمْعِیْ كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ

وَاِنِّیۤ اَسْتَاْذِنُكَ يَارَبِّ اَوَّلاً وَاسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ

وَالْمَلٰۤئِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ

الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا ءَاَدْخُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَاحُجَّةَ

اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَامَلٰۤئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِیْ

هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاْذَنْ لِیْ يَامَوْلَایَ فِی الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا

اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلاً لِذٰلِكَ فَاَنْتَ

اَهْلٌ لِذٰلِكَ

پھر سکون ووقار کے ساتھ عاجزی اور انکساری کو شعار بنا کر یوں کہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ

وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

پھر آنحضرتؐ کے مزار کے پاس سر کی طرف رو بقبلہ ہو کر یہ دعا پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ
رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَدَعَوْتَ اِلٰى طَاعَتِهٖ وَزَجَرْتَ عَنْ
مَعْصِيَتِهٖ وَاَنَّكَ لَمْ تَزَلْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفًا رَحِيْمًا
وَعَلَى الْكَافِرِيْنَ غَلِيْظًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَبَلَّغَ اللّٰهُ
بِكَ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا
بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ

وَصَلَوَاتِ مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ
وَاَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ
مِمَّنْ سَبَّحَ لَكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ وَخَآصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ
خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ
الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ امْنَحْهُ اَشْرَفَ مَرْتَبَةٍ
وَارْفَعْهُ اِلٰى اَسْنٰى دَرَجَةٍ وَمَنْزِلَةٍ وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ
وَالرُّتْبَةَ الْعَالِيَةَ الْجَلِيْلَةَ كَمَا بَلَّغَ نَاصِحًا وَجَاهَدَ
فِيْ سَبِيْلِكَ وَصَبَرَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِكَ وَاَوْضَحَ دِيْنَكَ
وَاَقَامَ حُجَجَكَ وَهَدٰى اِلٰى طَاعَتِكَ وَاَرْشَدَ اِلٰى

مَرضاتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيهِ وَعَلَى الأَئِمَّةِ الأَبرارِ

مِن ذُرِّيَّتِهِ الأَخيارِ مِن عِترَتِهِ وَسَلِّمْ عَلَيهِم أَجمَعِينَ

تَسليماً اَللّٰهُمَّ إِنِّي لا أَجِدُ سَبيلاً إِلَيكَ سِواهُم

وَلا أَرىٰ شَفيعاً مَقبُولَ الشَّفاعَةِ عِندَكَ غَيرَهُم

بِهِم أَتَقَرَّبُ إِلىٰ رَحمَتِكَ وَبِوِلايَتِهِم أَرجُو جَنَّتَكَ

وَبِالبَرائَةِ مِن أَعدائِهِم آمِلُ الخَلاصَ مِن عَذابِكَ

اَللّٰهُمَّ فَاجعَلني بِهِم وَجِيهاً فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ وَمِنَ

المُقَرَّبِينَ وَارحَمني يا أَرحَمَ الرّاحِمِينَ

پھر مزار مقدس کی طرف توجہ کر کے یوں کہے

: أَسئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اجتَباكَ وَهَداكَ

وَهَدىٰ بِكَ أَن يُصَلِّيَ عَلَيكَ وَعَلىٰ أَهلِ بَيتِكَ

الطَّاهِرِيْنَ أَتَيْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مُهَاجِرًا
إِلَيْكَ قَاضِيًا لِمَا أَوْجَبَهُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ قَصْدِكَ
وَإِذْ لَمْ أَلْحَقْكَ حَيًّا فَقَدْ قَصَدْتُكَ بَعْدَ مَوْتِكَ
عَالِمًا أَنَّ حُرْمَتَكَ مَيِّتًا كَحُرْمَتِكَ حَيًّا فَكُنْ لِي عِنْدَ بِذَالِكَ
اللهِ شَاهِدًا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَالِكَ بَيْعَةً مَرْضِيَّةً لَدَيْكَ وَ
عَهْدًا مُؤَكَّدًا عِنْدَكَ تُحْيِيْنِيْ مَا أَحْيَيْتَنِيْ عَلَيْهِ
وَعَلَى الْوَفَاءِ بِشَرَائِطِهِ وَحُدُوْدِهِ وَحُقُوْقِهِ وَأَحْكَامِهِ
وَتُمِيْتُنِيْ إِذَا أَمَتَّنِيْ عَلَيْهِ وَتَبْعَثُنِيْ إِذَا بَعَثْتَنِيْ عَلَيْهِ

پھر قبلہ کو پشت کی طرف اور روضہ مبارکہ کو سامنے رکھ کر یوں زیارت
پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ وَخِيَرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ وَحُجَّتَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
وَسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّاعِيْ اِلَى اللّٰهِ وَالسِّرَاجُ الْمُنِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ
عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَتَيْتَ بِالْحَقِّ وَقُلْتَ بِالصِّدْقِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَفَّقَنِيْ لِلْاِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ وَمَنَّ عَلَيَّ بِطَاعَتِكَ
وَاتِّبَاعِ سَبِيْلِكَ وَجَعَلَنِيْ مِنْ اُمَّتِكَ وَالْمُجِيْبِيْنَ
لِدَعْوَتِكَ وَهَدَانِيْ اِلٰى مَعْرِفَتِكَ وَمَعْرِفَةِ الْاَئِمَّةِ

مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِمَا يُرْضِيكَ وَاَبْرَءُ اِلَى
اللّٰهِ مِمَّا يُسْخِطُكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَآئِكَ
جِئْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَائِرًا وَقَصَدْتُكَ رَاغِبًا مُتَوَسِّلًا
اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَاَنْتَ صَاحِبُ الْوَسِيلَةِ وَالْمَنْزِلَةِ
الْجَلِيلَةِ وَالشَّفَاعَةِ الْمَقْبُولَةِ وَالدَّعْوَةِ الْمَسْمُوعَةِ
فَاشْفَعْ لِي اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْغُفْرَانِ وَالرَّحْمَةِ وَالتَّوْفِيقِ
وَالْعِصْمَةِ فَقَدْ غَمَرَتِ الذُّنُوبُ وَشَمِلَتِ الْعُيُوبُ وَ
اَثْقَلَ الظَّهْرُ وَتَضَاعَفَ الْوِزْرُ وَقَدْ اَخْبَرَتْنَا وَخَبَرُكَ
الصِّدْقُ اَنَّهُ تَعَالٰى قَالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ : وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ
ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَقَدْ جِئْتُكَ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوبِي تَائِبًا مِنْ مَعَاصِيَّ وَسَيِّئَاتِي وَإِنِّي اَتَوَجَّهُ اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي فَاشْفَعْ لِي يَا شَفِيعَ الْاُمَّةِ وَاَجِرْنِي يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ الطَّاهِرِيْنَ

پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے یوں کہے

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ اَمْرِي وَاِلٰى قَبْرِ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ اَسْنَدْتُ ظَهْرِي وَاِلَى الْقِبْلَةِ الَّتِي ارْتَضَيْتَهَا اسْتَقْبَلْتُ بِوَجْهِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي خَيْرَ مَا اَرْجُو وَلَا اَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا اَحْذَرُ وَالْاُمُورُ كُلُّهَا بِيَدِكَ فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ وَقَبْرِهِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ وَحَرَمِهِ اَنْ تُصَلِّيَ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ مَا سَلَفَ مِنْ جُرْمِیْ وَ
تَعْصِمَنِیْ مِنَ الْمَعَاصِیْ فِیْ مُسْتَقْبَلِ عُمُرِیْ وَتُثَبِّتَ عَلَی
الْاِیْمَانِ قَلْبِیْ وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَتُسْبِغَ عَلَیَّ النِّعَمَ
وَتَجْعَلَ قِسْمِیْ مِنَ الْعَافِیَۃِ اَوْفَرَ قِسْمٍ وَتَحْفَظَنِیْ فِیْ
اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَتَکْلَاَنِیْ مِنَ الْاَعْدَآءِ وَتُحْسِنَ
لِیَ الْعَاقِبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَمُنْقَلَبِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَآءِ
مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پھر گیارہ دفعہ سورہ انا انزلنا پڑھ کر قبر و منبر کے درمیان مقام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر ستون کے پیچھے چار رکعت یا دو رکعت نماز زیارت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مَقَامُ

نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ جَعَلْتَهُ رَوْضَةً مِنْ

رِيَاضِ جَنَّتِكَ وَشَرَّفْتَهُ عَلٰى بِقَاعِ اَرْضِكَ بِرَسُوْلِكَ

وَفَضَّلْتَهُ بِهٖ وَعَظَّمْتَ حُرْمَتَهُ وَاَظْهَرْتَ جَلَالَتَهُ

وَاَوْجَبْتَ عَلٰى عِبَادِكَ التَّبَرُّكَ بِالصَّلٰوةِ وَالدُّعَآءِ

فِيْهِ وَقَدْ اَقَمْتَنِىْ فِيْهِ بِلَا حَوْلٍ وَلَا قُوَّةٍ كَانَ مِنِّىْ فِىْ ذٰلِكَ

اِلَّا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اَنَّ حَبِيْبَكَ لَا يَتَقَدَّمُهُ فِى الْفَضْلِ

خَلِيْلُكَ فَاجْعَلِ اسْتِجَابَةَ الدُّعَآءِ فِىْ مَقَامِ حَبِيْبِكَ

اَفْضَلَ مَا جَعَلْتَهُ فِىْ مَقَامِ خَلِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

اَسْئَلُكَ فِىْ هٰذَا الْمَقَامِ الطَّاهِرِ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعِيْذَنِىْ مِنَ النَّارِ وَتَمُنَّ عَلَىَّ بِالْجَنَّةِ

وَتَرْحَمَ مَوْقِفِىْ وَتَغْفِرَ زَلَّتِىْ وَتُزَكِّىَ عَمَلِىْ وَتُوَسِّعَ فِىْ

رِزْقِي وَتُدِيمَ عَافِيَتِي وَرُشْدِي وَتُسْبِغَ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ
وَتَحْفَظَنِي فِي أَهْلِي وَمَالِي وَتَحْرُسَنِي مِنْ كُلِّ مُتَعَدٍّ
عَلَيَّ وَظَالِمٍ لِي وَتُطِيلَ عُمْرِي وَتُوَفِّقَنِي لِمَا يُرْضِيكَ
عَنِّي وَتَعْصِمَنِي عَمَّا يُسْخِطُكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ حُجَجِكَ عَلَى خَلْقِكَ
وَآيَاتِكَ فِي أَرْضِكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ لِي دُعَائِي وَ
تُبَلِّغَنِي فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا أَمَلِي وَرَجَائِي يَا سَيِّدِي
وَمَوْلَايَ قَدْ سَأَلْتُكَ فَلَا تُخَيِّبْنِي وَرَجَوْتُ فَضْلَكَ
فَلَا تَحْرِمْنِي فَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَتِكَ الَّذِي لَيْسَ لِي
غَيْرُ إِحْسَانِكَ وَتَفَضُّلِكَ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُحَرِّمَ شَعْرِي
وَبَشَرِي عَلَى النَّارِ وَتُؤْتِيَنِي مِنَ الْخَيْرِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ

وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَادْفَعْ عَنِّیْ وَعَنْ وُلْدِیْ وَاِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیْ
مِنَ الشَّرِّ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پھر باب جبریل کی طرف جائے اور تحت المیزاب دو رکعت نماز نفل
پڑھ کر یہ دعا پڑھے

یَا مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَمَلَأَهَا جُنُوْدًا مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ
لَهٗ مِنْ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَالْمُجِدِّیْنَ لِقُدْرَتِهٖ وَعَظَمَتِهٖ وَ
اَفْرَغَ عَلٰی اَبْدَانِهِمْ حُلَلَ الْکَرَامَاتِ وَاَنْطَقَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِضُرُوْبِ اللُّغَاتِ وَاَلْبَسَهُمْ شِعَارَ التَّقْوٰی وَقَلَّدَهُمْ
قَلَآئِدَ النُّهٰی وَجَعَلَهُمْ اَوْفَرَ اَجْنَاسِ خَلْقِهٖ مَعْرِفَةً
بِوَحْدَانِیَّتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ وَجَلَالَتِهٖ وَعَظَمَتِهٖ وَ

أَكْمَلَهُمْ عِلْمًا بِهِ وَأَشَدَّهُمْ فَرَقًا وَأَدْوَمَهُمْ لَهُ طَاعَةً
وَخُضُوعًا وَاسْتِكَانَةً وَخُشُوعًا يَا مَنْ فَضَّلَ الْأَمِيْنَ
جَبْرَئِيْلَ بِخَصَائِصِهِ وَدَرَجَاتِهِ وَمَنَازِلِهِ وَاخْتَارَهُ
لِوَحْيِهِ وَسِفَارَتِهِ وَعَهْدِهِ وَأَمَانَتِهِ وَإِنْزَالِ كُتُبِهِ
وَأَوَامِرِهِ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَعَلَهُ وَاسِطَةً بَيْنَ
نَفْسِهِ وَبَيْنَهُمْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَمِيْعِ مَلَآئِكَتِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوٰاتِكَ أَعْلَمِ
خَلْقِكَ بِكَ وَأَخْوَفِ خَلْقِكَ لَكَ وَأَقْرَبِ خَلْقِكَ
إِلَيْكَ وَأَعْمَلِ خَلْقِكَ بِطَاعَتِكَ الَّذِيْنَ لَا يَغْشَاهُمْ
نَوْمُ الْعُيُوْنِ وَلَا سَهْوُ الْعُقُوْلِ وَلَا فَتْرَةُ الْأَبْدَانِ
الْمُكَرَّمِيْنَ بِجِوَارِكَ وَالْمُؤْتَمَنِيْنَ عَلَى وَحْيِكَ

الْمُجَنَّبِيْنَ الْاٰفَاتِ وَالْمُوَقِّيْنَ السَّيِّئَاتِ اَللّٰهُمَّ
وَاخْصُصِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ
بِاَضْعَافِهَا مِنْكَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ
طَبَقَاتِ الْكَرُّوْبِيْنَ وَالرُّوْحَانِيِّيْنَ وَزِدْ فِيْ مَرَاتِبِهٖ
عِنْدَكَ وَحُقُوْقِهِ الَّتِيْ لَهٗ عَلٰى اَهْلِ الْاَرَضِيْنَ بِمَا
كَانَ يَنْزِلُ بِهٖ مِنْ شَرَائِعِ دِيْنِكَ وَمَا بَيَّنْتَهٗ عَلٰى
اَلْسِنَةِ اَنْبِيَآئِكَ مِنْ مُحَلَّلَاتِكَ وَمُحَرَّمَاتِكَ اَللّٰهُمَّ
اَكْثِرْ صَلَوَاتِكَ عَلٰى جَبْرَئِيْلَ فَاِنَّهٗ قُدْوَةُ الْاَنْبِيَاءِ
وَهَادِى الْاَصْفِيَاءِ وَسَادِسُ اَصْحَابِ الْكِسَآءِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ وُقُوْفِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَبَبًا لِنُزُوْلِ رَحْمَتِكَ
عَلَيَّ وَتَجَاوُزِكَ عَنِّيْ ۔ اَىْ جَوَادُ اَىْ كَرِيْمُ

أَيْ قَرِيْبُ أَيْ بَعِيْدُ أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِطَاعَتِكَ وَلَا تُزِيْلَ عَنِّيْ
نِعْمَتَكَ وَاَنْ تَرْزُقَنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ
مِنْ فَضْلِكَ وَتُغْنِيَنِيْ عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَتُلْهِمَنِيْ
شُكْرَكَ وَذِكْرَكَ وَلَا تُخَيِّبَ يَارَبِّ دُعَآئِيْ وَ
لَا تَقْطَعْ رَجَآئِيْ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ :
غَيْرَ بَعِيْدٍ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَيْسَ كَمِثْلِكَ
شَيْءٌ اَنْ تَعْصِمَنِيْ مِنَ الْمَهَالِكِ وَاَنْ تُسَلِّمَنِيْ مِنْ
اٰفَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَوَعْثَآءِ السَّفَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ
وَاَنْ تَرُدَّنِيْ سَالِمًا اِلٰى وَطَنِيْ بَعْدَ حَجٍّ مَّقْبُوْلٍ وَّسَعْيٍ

مَشْكُورٍ وَعَمَلٍ مُتَقَبَّلٍ وَلَا تَجْعَلْ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ حَرَمِكَ
وَحَرَمِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ۔

پھر ستون ابولبابہ جس کو ستون توبہ بھی کہتے ہیں جہاں حضرت ابولبابہ
صحابی کی توبہ قبول ہوئی تھی وہاں دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَا تُهِنِّيْ بِالْفَقْرِ وَلَا
تُذِلَّنِيْ بِالدَّيْنِ وَلَا تَرُدَّنِيْ اِلَى الْهَلَكَةِ وَاعْصِمْنِيْ
كَيْ اَعْتَصِمَ وَاَصْلِحْنِيْ كَيْ اَنْصَلِحَ وَاهْدِنِيْ كَيْ
اَهْتَدِيَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى اجْتِهَادِ نَفْسِيْ وَلَا
تُعَذِّبْنِيْ بِسُوْٓءِ ظَنِّيْ وَلَا تُهْلِكْنِيْ وَاَنْتَ رَجَآئِيْ وَ
اَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَقَدْ اَخْطَاْتُ وَاَنْتَ اَهْلٌ
اَنْ تَعْفُوَ عَنِّيْ وَقَدْ اَقْرَرْتُ وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تُقِيْلَ
وَقَدْ عَثَرْتُ وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تُحْسِنَ وَقَدْ اَسَاْتُ وَاَنْتَ

اَهْلُ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ فَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَیَسِّرْ لِیَ الْیَسِیْرَ وَجَنِّبْنِیْ کُلَّ عَسِیْرٍ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَبِالطَّاعَاتِ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَ بِالْغِنٰی عَنِ الْفَقْرِ وَبِالْجَنَّةِ عَنِ النَّارِ وَبِالْاَبْرَارِ عَنِ الْفُجَّارِ یَا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر مدینہ منورہ میں تمہیں تین دن بدھ، جمعرات، جمعہ قیام کرنے کا موقع ملے تو ان تین دنوں میں روزے رکھو اور بدھ کی رات اور اس کے دن ستون ابولبابہ کے پاس نمازیں اداء کرو یہ وہ صحابی تھے جو جہاد پر نہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ناراض ہو گئے انہوں نے سات دن تک اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا اور گریہ وزاری کرتے رہے اور بھوکے پیاسے رہے حتیٰ کہ ان کی شان میں قبولیت توبہ کی آیت نازل ہوئی۔

واخرون اعترفوا بذنوبهم وخلطوا عملاً صالحاً واخر سئیاً عسیٰ اللہ ان یتوب علیهم ان اللہ غفورٌ رحیم

پھر شب جمعرات اور اس کے دن اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن ستون ابولبابہ کے نزدیک مقام النبی ﷺ کے نزدیک والے ستون کے پاس نمازیں پڑھو۔ ان تینوں دنوں میں مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھنا بھی مستحب ہے اور دن رات وہاں عبادت میں مشغول رہے اور ضرورت کے بغیر وہاں سے نہ نکلے اور ذکر و حمد الہیٰ اور دعا و ثناء میں مصروف رہے اور بلاضرورت کلام نہ کرے

زیارات جنّتُ البقیع

روضہٗ نبوی ﷺ مبارک سے مشرقی سمت میں وہاں سے چند قدم کے فاصلہ پر جنت البقیع واقع ہے جہاں دس ہزار صحابہ کرام کے مزارات مقدسہ تھے موجودہ دروازہ سے اندر داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ کی طرف روضہٗ کی سمت آپ کو ایک دائرہ نظر آئے گا۔ جہاں مغربی دیوار سے متصل آنحضرت ﷺ کے عم گرامی حضرت عباس بن عبدالمطلب کی قبر ہے اور اس کے بالمقابل تھوڑے فاصلے پر حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ گرامی حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی قبر ہے یہ دونوں قبریں بالکل واضح طور پر نمایاں ہیں ان قبروں سے ذرا پیچھے کی طرف متصل چار آئمہ اطہار علیہ السلام کی قبور بالکل ظاہر نظر آتی ہیں حضرت عباس کی قبر کے نزدیک پہلی قبر حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہے دوسری امام زین العابدین علیہ السلام تیسری امام محمد باقر علیہ السلام کی اور چوتھی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ہے اسی ترتیب سے زیارات پڑھی جائیں۔ بیت الاحزان حضرت عباسؓ اور حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبروں کے آگے قبلہ کی طرف تھا جس کو منہدم کر دیا گیا اب اس کا کوئی نام و نشان موجود نہیں ہے قبور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے ذرا آگے قبلہ کی سمت حضرت عقیل بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن جعفر کی قبریں ہیں اور ان سے ذرا آگے چار ازواج پیغمبر امہات المومنین علیہا السلام کی قبور ہیں ان قبور مبارکہ سے آگے کی طرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ابراہیم اور ان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی حضرت عثمان بن مظعونؓ کی قبریں ہیں یہ بزرگ سب سے پہلے مہاجر تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیع الغرقد میں دفن کیا اور ان کی قبر پر پہچان کے لئے بھاری پتھر رکھوا دیا۔ جنت البقیع کے موجودہ اندر جانے کے راستہ سے داخل ہوتے ہیں بائیں طرف دیوار سے متصل حضرت ام البنین فاطمہ علیہا السلام بنت خرام والدہ حضرت عباس علمدار علیہ السلام کا مزار ہے۔ بقیع میں دس ہزار سے زیادہ عظیم اسلامی تاریخی شخصیات اور بزرگان دین صحابہ کرام علیہم السلام اور اہل بیت علیہم السلام عظام دفن ہیں سب کے لئے اجتماعی طور پر ایصال ثواب کی نیت سے آیات قرآنی و فاتحہ پڑھنا نہ بھولئے کیونکہ جنت البقیع کا پورا قبرستان اجاڑ دیا گیا ہے کسی قبر پر کوئی کتبہ موجود نہیں ہے جبل احد کے دامن میں حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی قبریں ایک چار دیواری میں موجود ہیں دریچہ سے اندر دیکھا جا سکتا ہے۔ دروازہ بند رکھا جاتا ہے باقی ستر شہداء احد کی

قبور پہلے موجود تھیں اب ان کو ختم کر دیا گیا ہے۔ تاہم ان کی زیارت ضروری پڑھی جائے۔

"حضرت ابراہیمؑ بن حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار کے ساتھ ہی حضرت عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن مسعود کی قبور ہیں اور ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لے پالک دختران حضرت رقیہ و زینب وام کلثوم دفن ہیں انہدام سے قبل یہ تمام قبور ایک ہی حجرہ اور گنبد کے نیچے واقع تھیں۔"

(۲) حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی زیارت:

ان کے مزار مقدس کے بارے میں تین روایات ہیں۔

(۱) جنت البقیع (۲) قبر مطہر نبوی کے عقب میں اپنے حجرہ کے اندر (۳) قبر مطہر اور منبر مبارک کے درمیان تاہم تینوں جگہ ان کی زیارت پڑھنا احسن ہے۔ اور ان کی زیارت اس طرح پڑھے۔۔۔۔

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً

وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَاۤءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَصَابِرُوْنَ لِكُلِّ
مَا اَتَانَا بِهٖ اَبُوْكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَتٰى بِهٖ وَصِيُّهُ
فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيْقِنَا
لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِكِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا
بِنْتَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَاۤءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰۤئِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ

نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ
الْعَلِيْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ
مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ
سَرَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ
جَفَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ
اٰذٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ وَصَلَكِ
فَقَدْ وَصَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ
قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ
لِاَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ
كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ
اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ اَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ
رَضِيتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ
مِمَّنْ تَبَرَّئْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ
مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

شَهِيدًا وَحَسِيبًا وَجَازِيًا وَمُثِيبًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَخَيْرِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِينَ وَصَلِّ عَلٰى وَصِيِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

پھر دو رکعت نماز ہدیہ زیارت پڑھے

(۳) زیارات ائمہ طاہرینؑ جنت البقیع:

غسل و وضو کے ساتھ جنت البقیع جائے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ دایاں قدم آگے بڑھاتے ہوئے یوں کہے

يَا مَوَالِيَّ يَا اَبْنَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ عَبْدُكُمْ وَابْنُ اَمَتِكُمُ الذَّلِيلُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ جَاءَكُمْ مُسْتَجِيرًا بِكُمْ قَاصِدًا اِلٰى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰى مَقَامِكُمْ

مُتَوَسِّلاً اِلَى اللهِ تَعَالٰی بِكُمْ ءَاَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ ءَاَدْخُلُ
يَا اَوْلِيَاءَ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰئِكَةَ اللهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِهٰذَا
الْحَرَمِ الْمُقِيْمِيْنَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ
الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِيْ مَنَّ بِطَوْلِهٖ وَسَهَّلَ زِيَارَةَ
سَادَاتِيْ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوْعًا
بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا
الْحُجَجُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوَّامُ
فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ

السَّلامُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللهِ السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ
النَّجْوىٰ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ
فِي ذَاتِ اللهِ وَكُذِّبْتُمْ وَأُسِيءَ إِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَأَشْهَدُ
أَنَّكُمُ الأَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ وَأَنَّ طَاعَتَكُمْ
مَفْرُوضَةٌ وَأَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَأَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوا وَأَمَرْتُمْ
فَلَمْ تُطَاعُوا وَأَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّينِ وَأَرْكَانُ الأَرْضِ لَمْ تَزَالُوا
بِعَيْنِ اللهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ أَصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ
أَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءُ
وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الأَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُكُمْ
مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّينِ فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ
اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَوَاتِنَا عَلَيْكُمْ

رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوبِنَا إِذَا خَتَارَكُمُ اللّٰهُ لَنَا وَطَيَّبَ
خَلْقَنَا بِمَا مَنَّ عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ
بِعِلْمِكُمْ مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنَا إِيَّاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ
مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ وَاسْتَكَانَ وَأَقَرَّ بِمَا جَنٰى وَرَجٰى
بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ
الرَّدٰى فَكُونُوا لِي شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ
رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا
وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا
يَلْهُو وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي
بِمَا أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ
وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ وَمَالُوا إِلٰى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ عَلَيْكَ

مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيْمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر اس ترتیب سے زیارات پڑھے۔

زیارت حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

(السَّلامُ عَليكَ يا بْنَ رسولِ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا بْنَ نَبيِّ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا بْنَ أميرِ المؤمنينَ السَّلامُ عَليكَ يا بْنَ فاطمةَ الزَّهراءِ السَّلامُ عَليكَ يا حَبيبَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا صَفوةَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا اَمينَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا حُجةَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا نُورَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا مَحجَّةَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا صِراطَ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا لِسانَ حِكمَةِ اللهِ السَّلامُ عَليكَ يا ناصِرَ دِينِ اللهِ السَّلامُ عَليكَ أيها السَّيدُ الزكيُّ السَّلامُ عَليكَ ايها البَرُّ التقيُّ السَّلامُ عَليكَ أيها القائِمُ الأمينُ السَّلامُ عَليكَ ايها العالِمُ بِالتنزيلِ السَّلامُ عَليكَ ايها العالِمُ بِالتأويلِ السَّلامُ عَليكَ ايها الهادِي المَهدِيُّ السَّلامُ عَليكَ ايها الباهِرُ الخَفيُّ السَّلامُ عَليكَ ايها الحقُّ الحَقيقُ السَّلامُ عَليكَ يا ابا مُحمدٍ الحَسَنَ بْنَ عَليٍ وَرحمةُ اللهِ وبَركاتُه) .

زیارت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

(اَلسّلامُ عَلیكَ یا زَینَ العابدینَ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا زَینَ اْلمُتَهجّدینَ اَلسّلامُ عَلَیكَ یا إمامَ المُتقینَ اَلسّلامُ عَلَیكَ یا دُرّةَ الصّالحینَ اَلسّلامُ عَلَیكَ یا ولیَّ المُسْلمینَ اَلسّلامُ عَلَیكَ یا قُرّةَ عَینِ النّاظرینَ العارفینَ اَلسّلامُ عَلیكَ یا خَلَفَ السّابقینَ اَلسّلامُ علیكَ یا وَصِیّ الوَصیّینَ اَلسّلامُ عَلَیكَ یا خازنَ وَصایا المُرْسلینَ اَلسّلامُ علیكَ یا ضَوْءَ المُسْتَوحِشینَ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا نُورَ المُجْتَهدینَ اَلسّلامُ علیكَ یا سِراجَ المُرتاضِینَ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا ذُخرَ المُتَعَبِّدینَ اَلسّلامُ علیكَ یا مِصْباحَ العالَمینَ اَلسّلامُ عَلیكَ یا سَفینَةَ العِلْمِ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا سَكینَةَ الحِلمِ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا میزانَ القِصاصِ اَلسّلامُ عَلیكَ یا سَفینةَ الخَلاصِ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا بَحْرَ النّدیٰ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا بَدْرَ الدُّجیٰ اَلسّلامُ عَلَیْكَ اَیها الأوّاهُ الحَلیمُ اَلسّلامُ عَلَیْكَ اَیها الصّابرُ الحَكیمُ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا رَئیسَ البَكّائینَ اَلسّلامُ عَلَیْكَ یا مِصْباحَ المؤمنینَ اَلسّلامُ علیكَ یا مَولایَ یا اَبا مُحمّدٍ . اَشهَدُ اَنّكَ حُجةُ اللهِ وَابنُ حُجّتِهِ وَاَبو حُجَجِهِ وَابنُ اَمینهِ وَاَبو اُمنائِهِ وَاَنّكَ نَاصَحْتَ فِيْ عِبادةِ رَبّكَ وَسارَعْتَ فِي مَرْضاتِهِ وَخَیّبْتَ اَعْدائَهُ وَسَرَرْتَ اولیائَهُ . اَشهَدُ اَنّكَ قَدْ عَبَدتَ اللهَ حَقّ عِبادَتِهِ وَاتّقَیتَهُ حَقّ تُقاتِهِ وَاَطَعْتَهُ حَقّ طاعَتِهِ حَتیٰ اَتاكَ الیَقینُ فَعَلیكَ یا مَولایَ یا بنَ رسولِ اللهِ اَفضَلَ التّحیةِ وَالسّلامُ علَیكَ ورَحمَةُ اللهِ وَبرَكاتُهُ) .

زيارت امام محمد باقر عليه السلام

السَّلام عليكَ ايُها الباقِر لعلم الله السَّلام عليك ايُّها الفاحصُ عَن دين الله السَّلام عليكَ ايُها المُبين لحُكم الله السَّلام عليك ايُّها القائمُ بقسط الله السلام عليك ايُها الناصح لعباد الله السَّلام عليك ايُها الدّاعي الى الله السَّلام عليك ايُّها الدّليل الى الله السَّلام عليك ايُّها الفضل المُبين السَّلام عليك ايُّها النور الساطع السَّلام عليك ايُّها البدرُ الّامع السلام عليك ايُّها الحق الابلج السَّلام عليك ايُّها السراجُ الاسرج السَّلام عليك ايُّها النجم الازهر السَّلام عليك ايُّها الكوكبُ الابهر السَّلام عليك ايُّها المُنزه عن المُعضلات السَّلام عليك ايُّها المعصوم من الزلات السَّلام عليك ايُّها الزكيُ في الحسب السَّلام عليك ايُّها الرفيعُ في النسب السَّلام عليك ايُّها الامام الشفيقُ السلام عليك ايُّها القصر المشيد السَّلام عليك يا حُجة الله على الخلق اجمعين اشهد يا مولاي انك قد صدعت الحق صدعاً وبقرت العلم بقراً ونثرته نثراً لم تأخذك في الله لومة لائم وكُنت لدين الله مكاتماً وقضيت ما كان عليك واخرجت اوليائك من ولاية غير الله الى ولاية الله وامرت بطاعة الله ونهيت عن معصية الله حتّى قبضكَ الله الى رضوانه وذهب بِك الى دار كرامته والى مساكن اصفيائه ومُجاورة اوليائه والسلام عليك ورحمة الله وبركاته .

زیارت امام جعفر صادق علیہ السلام

السَّلامُ عَليكَ ايُها الإمامُ الصّادقُ اَلسلَامُ عليكَ ايُها الوصُيُ النَاطِقُ السلَامُ عَليكَ ايُها الفَاتِقُ الرَاتِقُ اَلسّلامُ عليكَ اَيُها السَّنامُ الأعظمُ اَلسّلامُ عليكَ اَيها الصِّراطُ الاقوَمُ اَلسلامُ عليكَ يَا مِفْتاحُ الخَيراتِ السلّامُ عليكَ يَا مَعْدَنَ البرَكاتِ اَلسّلامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الحُجَجِ وَالدّلالاَتِ اَلسّلامُ عَلَيْكَ يا صَاحِبَ البَرا ہِينِ الوَاضِحَاتِ السّلامُ عَليكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللهِ السّلامُ عليكَ يَا نَاشِرَ حُكم اللهِ اَلسّلامُ عليكَ يَا فَاصِلَ الخطاَبَاتِ اَلسّلامُ عَليكَ يَا كَاشِفَ الكُربَاتِ السّلامُ عليكَ يا عَميدَ الصّادِقِينَ اَلسّلامُ عليكَ يَا لِسَانَ النَاطِقِينَ اَلسّلامُ عَليكَ يَا خَلَفَ الخائِفِينَ اَلسّلامُ عَليكَ يَازعِيمَ الصَّالِحِينَ اَلسلامُ عَليكَ يَا سَيّدَ المُسلِمينَ اَلسّلامُ عَليكَ يَا كَهفَ المؤمنِينَ اَلسلامُ عليكَ يَا هَادِيَ المُضِلّين اَلسّلامُ عَلَيكَ يَا سكَنَ الطَّائِعِينَ اَشهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنكَ عَلَمَ الهُدىٰ وَالعُروَةُ الوثقىٰ وَشمسَ الضُحيٰ وَبحرَ النَدىٰ وَكهف الوَرىٰ وَالمثلُ الاَعلىٰ وَصَلّى اللهُ عَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَالسّلام عَلَيْكَ وَعلىَ العبّاسِ عَمّ رسولِ اللهِ صَلىّ اللهُ عليه وآلِهِ وَرحمةُ اللهِ وَبركَاتهُ)

پھر بر امام کی زیارت کے ساتھ دو دو رکعت نماز ہدایہ زیارت لسی مقامپر اداء کرے اور نیت کرے نماز زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام ۔۔۔ کیلئے دو رکعت مستحب قربتہ الی اللہ اور تسبیح بھی پڑھے۔

حضرت فاطمہؑ بنت اسد والدہ امیر المومنینؑ کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَعَثَہُ اللّٰہُ
رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ الْھَاشِمِیَّۃِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الصِّدِّیْقَۃُ الْمَرْضِیَّۃُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکِ اَیَّتُھَا التَّقِیَّۃُ النَّقِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا
الْکَرِیْمَۃُ الرَّضِیَّۃُ (المرضیۃ) اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا کَافِلَۃَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا وَالِدَۃَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ

عليكِ يا من ظهرت شفقتها على رسول الله خاتم
النبيين السلام عليكِ يا من تربيتها لولي الله
الامين السلام عليكِ وعلى روحكِ وبدنكِ الطاهر
السلام عليكِ وعلى ولدكِ ورحمة الله وبركاته
اشهد انّكِ احسنتِ الكفالة وادّيتِ الامانة و
اجتهدتِ في مرضات الله وبالغتِ في حفظ رسول
الله عارفةً بحقّه مؤمنةً بصدقه معترفةً بنبوّته
مستبصرةً بنعمته كافلةً بتربيته مشفقةً على نفسه
واقفةً على خدمته مختارةً (مؤثرة هواه خ) رضاه واشهد انّكِ مضيتِ
على الايمان والتمسّك باشرف الاديان راضيةً مرضيّةً
طاهرةً زكيّةً تقيّةً نقيّةً فرضي الله عنكِ وارضاكِ

وجعل الجنة منزلك ومأواك اللهم صل على محمد وآل
محمد وانفعني بزيارتها وثبتني على محبتها ولا تحرمني
شفاعتها وشفاعة الائمة من ذريتها وارزقني مرافقتها
واحشرني معها ومع اولادها الطاهرين اللهم لا تجعله
آخر العهد من زيارتي اياها وارزقني العود اليها ابدا
ما ابقيتني واذا توفيتني فاحشرني في زمرتها وادخلني في
شفاعتها برحمتك يا ارحم الراحمين اللهم بحقها عندك
ومنزلتها لديك اغفر لي ولوالدي ولجميع المؤمنين
والمؤمنات وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة
وقنا برحمتك عذاب النار

حضرت ابراہیمؑ فرزند
حضرت رسولؐ اللہ صلعم کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَفِیِّ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَجِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ
سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخِیَرَۃِ اللّٰہِ مِنْ
خَلْقِہٖ فِیْ اَرْضِہٖ وَسَمَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَآئِہٖ
وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّھَدَآءِ وَالسُّعَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الزَّاکِیَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا
النَّفْسُ الشَّرِیْفَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیَّتُھَا السُّلَالَۃُ الطَّاھِرَۃُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا النَّسَمَۃُ الزَّاکِیَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

يَابْنَ خَيْرِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمَبْعُوْثِ اِلَى الْكَافَّةِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمُؤَيَّدِ بِالْقُرْاٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمُرْسَلِ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَابْنَ صَاحِبِ الرَّايَةِ وَالْعَلَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَابْنَ الشَّفِيْعِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ مَنْ
حَبَاهُ اللّٰهُ بِالْكَرَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدِ اخْتَارَ اللّٰهُ لَكَ دَارَ اِنْعَامِهٖ
قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ اَحْكَامَهٗ اَوْ يُكَلِّفَكَ حَلَالَهٗ
وَحَرَامَهٗ فَنَقَلَكَ اِلَيْهِ طَيِّبًا زَاكِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا مِنْ

كُلِّ نَجَسٍ مُقَدَّسًا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَبَوَّئْكَ جَنَّةَ الْمَأْوٰى

وَرَفَعَكَ إِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلىٰ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ

صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا عَيْنُ رَسُوْلِهِ وَتُبَلِّغُهُ أَكْبَرَ مَامُوْلِهِ اَللّٰهُمَّ

اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَأَزْكَاهَا وَأَنْمىٰ بَرَكَاتِكَ

وَأَوْفَاهَا عَلىٰ رَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلىٰ مَنْ نَسَلَ مِنْ أَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلىٰ مَنْ

خَلَّفَ مِنْ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَإِبْرٰهِيْمَ نَجْلِ نَبِيِّكَ أَنْ تَجْعَلَ

سَعْيِيْ بِهِمْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَحَيٰوتِيْ بِهِمْ سَعِيْدَةً

وَعَاقِبَتِيْ بِهِمْ حَمِيْدَةً وَحَوَائِجِيْ بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَأَفْعَالِيْ بِهِمْ

مَرْضِيَّةً وَأُمُوْرِيْ بِهِمْ مَسْعُوْدَةً وَشُئُوْنِيْ بِهِمْ مَحْمُوْدَةً اَللّٰهُمَّ

وَاحْسِنْ لِيَ التَّوْفِيقَ وَنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَضِيقٍ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ عِقَابَكَ وَامْنَحْنِيْ ثَوَابَكَ وَاَسْكِنِّيْ جِنَانَكَ وَارْزُقْنِيْ رِضْوَانَكَ وَاَمَانَكَ وَاَشْرِكْ لِيْ فِيْ صَالِحِ دُعَآئِيْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ وَلِيُّ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

زیارات شہداء احد

مدینہ منورہ سے باہر جبل احد کے دامن میں حضرت امیر حمزہؑ عم گرامی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے اور یوں زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ

الشُّهَدَآءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُدْتَ
بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنْتَ فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ
سُبْحَانَهٗ رَاغِبًا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِزِيَارَتِكَ وَمُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِيْ
بِزِيَارَتِكَ (بِذٰلِكَ خ) خَلَاصَ نَفْسِيْ مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنْ نَارٍ اِسْتَحَقَّهَا
مِثْلِيْ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ هَارِبًا مِنْ ذُنُوْبِيَ الَّتِي احْتَطَبْتُهَا
عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ
شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ طَالِبًا فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَدْ
اَوْقَرَتْ ظَهْرِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَتَيْتُ مَا اَسْخَطَ رَبِّيْ وَلَمْ اَجِدْ
اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِّيْ مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ فَكُنْ

لِي شَفِيعاً يَوْمَ فَقْرِي وَحَاجَتِي فَقَدْ سِرْتُ إِلَيْكَ مَحْزُوناً
وَأَتَيْتُكَ مَكْرُوباً وَسَكَبْتُ عَبْرَتِي عِنْدَكَ بَاكِياً وَصِرْتُ
إِلَيْكَ مُفْرَداً وَأَنْتَ مِمَّنْ أَمَرَنِي اللهُ بِصِلَتِهِ وَحَثَّنِي
عَلَى بِرِّهِ وَدَلَّنِي عَلَى فَضْلِهِ وَهَدَانِي لِحُبِّهِ وَرَغَّبَنِي فِي
الْوِفَادَةِ إِلَيْهِ وَأَلْهَمَنِي طَلَبَ الْحَوَائِجِ عِنْدَهُ أَنْتُمْ
أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقَى مَنْ تَوَلَّاكُمْ وَلَا يَخِيبُ مَنْ أَتَاكُمْ وَلَا
يَخْسَرُ مَنْ يَهْوَاكُمْ وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ إِنِّي تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ
بِلُزُومِي لِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِيُجِيرَنِي
مِنْ نِقْمَتِكَ وَسَخَطِكَ وَمَقْتِكَ فِي يَوْمٍ تَكْثُرُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ
وَتُشْغَلُ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّمَتْ وَتُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا فَإِنْ

تَرْحَمْنِي الْيَوْمَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلَا حُزْنٌ وَإِنْ تُعَاقِبْ
فَمَوْلًى لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى عَبْدِهِ وَلَا تُخَيِّبْنِي بَعْدَ الْيَوْمِ
وَلَا تَصْرِفْنِي بِغَيْرِ حَاجَتِي فَقَدْ لَصِقْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ
وَتَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَرَجَاءَ رَحْمَتِكَ
فَتَقَبَّلْ مِنِّي وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَى جَهْلِي وَبِرَأْفَتِكَ عَلَى
جِنَايَةِ نَفْسِي فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي وَمَا أَخَافُ أَنْ تَظْلِمَنِي
وَلَكِنْ أَخَافُ سُوءَ الْحِسَابِ فَانْظُرِ الْيَوْمَ تَقَلُّبِي عَلَى قَبْرِ
عَمِّ نَبِيِّكَ فَبِهِمَا فُكَّنِي مِنَ النَّارِ وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيِي وَلَا يَهُونَنَّ
عَلَيْكَ ابْتِهَالِي وَلَا تَحْجُبَنَّ عَنْكَ صَوْتِي وَلَا تَقْلِبْنِي
بِغَيْرِ حَوَائِجِي يَا غِيَاثَ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَمَحْزُونٍ وَيَا مُفَرِّجًا
عَنِ الْمَلْهُوفِ الْحَيْرَانِ الْغَرِيقِ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ

فصل على محمد وآل محمد وانظر الى نظرة لا اشقى
بعدها ابدا وارحم تضرعي وعبرتي وانفرادي فقد رجوت
رضاك وتحريت الخير الذي لا يعطيه احد سواك
فلا ترد املي اللهم ان تعاقب فمولى له القدرة
على عبده وجزائه بسوء فعله فلا اخيبن اليوم و
لا تصرفني بغير حاجتي ولا تخيبن شخوصي ووفادتي
فقد انفدت نفقتي واتعبت بدني وقطعت المفازات
وخلفت الاهل والمال وما خولتني وآثرت ما عندك
على نفسي ولذت بقبر عم نبيك صلى الله عليه وآله
وتقربت به ابتغاء مرضاتك فعد بحلمك على جهلي
وبرأفتك على ذنبي فقد عظم جرمي برحمتك يا كريم يا كريم

اور باقی شہداء احد رضی اللہ عنہم کی زیارات اس طرح پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ بَیْتِہِ الطَّاہِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّہَا الشُّہَدَآءُ الْمُؤْمِنُونَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَہْلَ بَیْتِ الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ
دِیْنِ اللّٰہِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِہٖ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَلسَّلَامُ سَلَامٌ
عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ اَشْہَدُ اَنَّ اللّٰہَ
اخْتَارَکُمْ لِدِیْنِہٖ وَاصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِہٖ وَاَشْہَدُ اَنَّکُمْ
قَدْ جَاہَدْتُمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ
وَعَنْ نَبِیِّہٖ وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ دُوْنَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ
عَلٰی مِنْہَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنْ نَبِیِّہٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ
وَاَہْلِہٖ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ وَعَرَّفَنَا وُجُوْہَکُمْ فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِہٖ

وَمَوْضِعِ اِكْرَامِهِ مَعَ النَّبِيّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ حِزْبُ
اللّٰهِ وَاَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰهَ وَاَنَّكُمْ لَمِنَ
الْمُقَرَّبِينَ الْفَائِزِينَ الَّذِينَهُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُونَ فَعَلٰى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓائِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ اَتَيْتُكُمْ يَا اَهْلَ التَّوْحِيدِ زَائِرًا وَبِحَقِّكُمْ
عَارِفًا وَبِزِيَارَتِكُمْ اِلَى اللّٰهِ مُتَقَرِّبًا وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِيفِ
الْاَعْمَالِ وَمَرْضِيِّ الْاَفْعَالِ عَالِمًا فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ
وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلٰى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ
وَسَخَطُهُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِزِيَارَتِهِمْ وَثَبِّتْنِي عَلٰى قَصْدِهِمْ
وَتَوَفَّنِي عَلٰى مَا تَوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

فِی مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِكَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

مدینہ منورہ کی باقی زیارات

مدینہ منورہ میں مسجد قباء، مسجد قبلتین، مسجد فتح، مسجد فضیخ، مشربہ ام ابراہیم علیہ السلام جہاں حضرت ماریہ قبطیہ ام المومنین علیہا السلام کی رہائش گاہ تھی اور وہاں حضور کے فرزند حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی یہ مسجد قباء کے نزدیک ہے ان میں دو دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے یہ اور دیگر مقامات مدینہ منورہ میں مشہور و معروف ہیں"

مساجد خمسہ:

جبل سلع کے دامن میں ذرا بلندی پر مسجد فتح ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق میں اسلام کی فتح کے لئے دعا مانگی تھی۔ اس مسجد سے قبلہ کی طرف حضرت علی علیہ السلام اور حضرت سلمان فارسی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے اسماء مبارکہ سے منسوب مساجد موجود ہیں ان میں دو دو رکعت نماز پڑھنا مستحب اور مرغوب ہے۔ ان کے ساتھ مزید دو مساجد دو خلفاء کے نام سے ہیں مگر کتب سلف میں ان کا کوئی ذکر موجود نہیں۔

نیز مسجد قبا اور مسجد القبلتین، مسجد الشمس المعروف، مسجد الفضیخ اور مشربہ اُم ابراہیم میں نمازیں پڑھنا از حد باعث سعادت و اجر و ثواب ہے یہ مساجد مدینہ منورہ میں معروف ہیں۔

مسجد غدیر خم:

یہ مسجد میدان غدیر خم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام خطبہ پر تعمیر کی گئی تھی یہ جگہ جحفہ ہے جو کہ اہل شام و مغرب کا میقات ہے اور مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے راستہ کے درمیان آتا ہے جحفہ سے تین میل کے فیصلہ پر راستہ کے بائیں طرف یہ مسجد غدیر خم واقع ہے "خم" ایک شخص کا نام تھا جس کی طرف یہ پانی کا تلاب منسوب تھا۔ غدیر خم جحفہ سے مشرق کی سمت ہے یہ جحفہ آج کل رابغ کے نام سے مشہور ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیانی نصف فاصلہ پر واقع ہے یہ مسجد امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولایت کا اعلان فرمایا یہ مسجد کہنہ ہو چکی تھی اور ہندوستان کے بعض بادشاہوں نے آقا شیخ مرتضیٰ انصاری مرحوم کے حکم سے اس کی تجدید و تعمیر کرائی اگر حجاج کرام موفق ہوں تو اس مسجد کی ضرور زیارت کریں۔ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھیں جیسا کہ کافی و فقیہ میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

بئرذات العلم:

مدینہ منورہ کی مسجد میقات ذوالحلیفہ اور مقام بدر کے درمیان روحاء نامی مقام جو آج کل بئر الشیخ کے نام سے مشہور ہے اور مدینہ منورہ سے

چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں بئر ذات العلم نامی وہ گہرا اور تاریک کنواں ہے۔ جہاں حضرت علی علیہ السلام نے جنوں سے جنگ لڑی یہ روحاء موجودہ شہر "الفرع" کے نزدیک ہے اور کنواں "روحاء" کے بالمقابل ہے اگر حالات اجازت دیں تو اس تاریخی مقام کی زیارت سے ضرور مشرف ہوں اس کنویں کا تذکرہ رحلۃ ابن جبیر اور تاریخ وفاء الوفاء میں تفصیل سے ہوا ہے۔

دعاء حضرت امام حسین علیہ السلام در میدان عرفات

یہ دعا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ جبل عرفات سے بائیں طرف کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کی جانب رخ فرما کر اور ہاتھ بلند کر کے پڑھی حجاج کرام اس کی برکت سے محروم نہ رہیں اور یہ دعا اس طرح پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ لِقَضَآئِهٖ دَافِعٌ وَّلَا لِعَطَآئِهٖ مَانِعٌ وَّلَا كَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ وَّهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ

أَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَأَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَائِعَ لَا تَخْفَىٰ
عَلَيْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِيعُ عِنْدَهُ الْوَدَائِعُ جَازِي
كُلِّ صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ وَمُنْزِلُ
الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ
سَامِعٌ وَلِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ
قَامِعٌ فَلَا إِلٰهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءَ يَعْدِلُهُ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ بِالرُّبُوبِيَّةِ
لَكَ مُقِرًّا بِأَنَّكَ رَبِّي وَأَنَّ إِلَيْكَ مَرَدِّي ابْتَدَأْتَنِي
بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ أَنْ أَكُونَ شَيْئًا مَذْكُورًا وَخَلَقْتَنِي مِنَ
التُّرَابِ ثُمَّ أَسْكَنْتَنِي الْأَصْلَابَ آمِنًا لِرَيْبِ الْمَنُونِ

وَاخْتِلَافِ الدُّهُورِ وَالسِّنِينَ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ
صُلْبٍ اِلَى رَحِمٍ فِي تَقَادُمٍ مِنَ الْاَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُونِ
الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِي لِرَأْفَتِكَ بِي وَلُطْفِكَ لِي وَاِحْسَانِكَ
اِلَيَّ فِي دَوْلَةِ اَئِمَّةِ الْكُفْرِ الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ وَ
كَذَّبُوا رُسُلَكَ لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِي رَأْفَةً مِنْكَ وَتَحَنُّنًا
عَلَيَّ لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدَى الَّذِي لَهُ يَسَّرْتَنِي وَفِيهِ
اَنْشَاْتَنِي وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِي بِجَمِيلِ صُنْعِكَ
وَسَوَابِغِ نِعَمِكَ فَابْتَدَعْتَ خَلْقِي مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى وَ
اَسْكَنْتَنِي فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ لَمْ
تُشْهِدْنِي خَلْقِي وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئًا مِنْ اَمْرِي ثُمَّ
اَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدَى اِلَى الدُّنْيَا تَامًّا سَوِيًّا

وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلاً صَبِيّاً وَرَزَقْتَنِي مِنَ الْغِذَاءِ
لَبَناً مَرِيّاً وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَوَاضِنِ وَكَفَّلْتَنِي
الْأُمَّهَاتِ الرَّوَاحِمَ وَكَلَأْتَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْجَآنِّ وَسَلَّمْتَنِي
مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى
إِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقاً بِالْكَلَامِ أَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْإِنْعَامِ
وَرَبَّيْتَنِي زَائِداً فِي كُلِّ عَامٍ حَتّٰى إِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِي وَ
اعْتَدَلَتْ مِرَّتِي أَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَنْ أَلْهَمْتَنِي
مَعْرِفَتَكَ وَرَوَّعْتَنِي بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ وَأَيْقَظْتَنِي
لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَآئِكَ وَأَرْضِكَ مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ
وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَأَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ
وَعِبَادَتَكَ وَفَهَّمْتَنِي مَا جَآءَتْ بِهِ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ

لِي تَقَبُّلَ مَرضاتِكَ وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ
وَلُطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرىٰ لَمْ تَرْضَ لِي
يا اِلٰهِي نِعْمَةً دُونَ اُخْرىٰ وَرَزَقْتَنِي مِنْ اَنْواعِ الْمَعاشِ
وَصُنُوفِ الرِّياشِ بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَمِ عَلَيَّ وَاِحْسانِكَ
الْقَدِيمِ اِلَيَّ حَتّىٰ اِذا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ
عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْاَتِي عَلَيْكَ اَنْ
دَلَلْتَنِي اِلٰى ما يُقَرِّبُنِي اِلَيْكَ وَوَفَّقْتَنِي لِما يُزْلِفُنِي
لَدَيْكَ فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِي وَاِنْ سَئَلْتُكَ اَعْطَيْتَنِي
وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي وَاِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي كُلُّ
ذٰلِكَ اِكْمالٌ لِاَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَاِحْسانِكَ اِلَيَّ فَسُبْحانَكَ
سُبْحانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيدٍ حَمِيدٍ مَجِيدٍ وَتَقَدَّسَتْ

اسمآؤك وعظمت الآؤك فاى نعمك يا الهى احصى
عددا وذكرا ام اى عطاياك اقوم بها شكرا وهى يا رب
اكثر من ان يحصيها العادون او يبلغ علما بها
الحافظون ثم ما صرفت ودرات عنى اللهم من الضر
والضرآء اكثر مما ظهر لى من العافية والسرآء وانا (فانا نخ)
اشهد يا الهى بحقيقة ايمانى وعقد عزمات يقينى و
خالص صريح توحيدى وباطن مكنون ضميرى و
علائق مجارى نور بصرى واسارير صفحة جبينى و
خرق مسارب نفسى (نفسى نخ) وخذاريف مارن عرنينى و
مسارب سماخ (صماخ نخ) سمعى وما ضمت واطبقت عليه شفتاى
وحركات لفظ لسانى ومغرز حنك فمى وفكى ومنابت

أَضْرَاسِي وَمَسَاغِ مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَحِمَالَةِ أُمِّ رَأْسِي وَ
بُلُوغِ فَارِغِ حَبَائِلِ عُنُقِي وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُورُ صَدْرِي
(بُلُوغِ حَبَائِلِ بَارِعِ خ ل)
وَحَمَائِلِ حَبْلِ وَتِينِي وَنِيَاطِ حِجَابِ قَلْبِي وَأَفْلَاذِ حَوَاشِي
(جَبَل خ ل)
كَبِدِي وَمَا حَوَتْهُ شَرَاسِيفُ أَضْلَاعِي وَحِقَاقُ مَفَاصِلِي
وَقَبْضُ عَوَامِلِي وَأَطْرَافُ أَنَامِلِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَ
بَشَرِي وَعَصَبِي وَقَصَبِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعُرُوقِي وَجَمِيعُ
جَوَارِحِي وَمَا انْتَسَجَ عَلَى ذٰلِكَ أَيَّامَ رِضَاعِي وَمَا أَقَلَّتِ
الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي وَسُكُونِي وَحَرَكَاتِ رُكُوعِي
وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ
وَالْأَحْقَابِ لَوْ عُمِّرْتُهَا أَنْ أُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ أَنْعُمِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ ذٰلِكَ إِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوجَبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ
أَبَدًا جَدِيدًا وَثَنَاءً طَارِفًا عَتِيدًا أَجَلْ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا

سالِفَةٍ
وَالعَادّونَ مِن اَنامِلَ اَن نُحصِيَ مَدىٰ اِنعامِكَ سالِفِهِ
آنِفَةٍ
وَآنِفِهِ ما حَصَرناهُ عَدَداً وَلا اَحصَيناهُ اَمَداً هَيهاتَ
اَنّىٰ ذٰلِكَ وَاَنتَ المُخبِرُ في كِتابِكَ النّاطِقِ وَالنَّبَأِ الصّادِقِ
وَاِن تَعُدّوا نِعمَةَ اللهِ لا تُحصوها صَدَقَ كِتابُكَ اَللّٰهُمَّ
وَاِنباؤُكَ وَبَلَّغَت اَنبِياؤُكَ وَرُسُلُكَ ما اَنزَلتَ عَلَيهِم
مِن وَحيِكَ وَشَرَعتَ لَهُم وَبِهِم مِن دينِكَ غَيرَ اَنّي يا اِلٰهي
طاقَتي
اَشهَدُ بِجُهدي وَجِدّي وَمَبلَغِ طاعَتي وَوُسعي وَاَقولُ
مُؤمِناً موقِناً اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذي لَم يَتَّخِذ وَلَداً فَيَكونَ مَوروثاً
وَلَم يَكُن لَهُ شَريكٌ في مُلكِهِ فَيُضادَّهُ فيمَا ابتَدَعَ وَلا وَلِيٌّ
مِنَ الذُّلِّ فَيُرفِدَهُ فيما صَنَعَ فَسُبحانَهُ سُبحانَهُ لَو كانَ
فيهِما آلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتا وَتَفَطَّرَتا سُبحانَ اللهِ

الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا اَحَدٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَآئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَاَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خِيَرَتِهِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمُخْلَصِيْنَ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اَخْشَاكَ
كَاَنِّي اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ
وَخِرْلِي فِي قَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ
تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ
فِي نَفْسِي وَالْيَقِيْنَ فِي قَلْبِي وَالْاِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالنُّوْرَ فِي
بَصَرِي وَالْبَصِيْرَةَ فِي دِيْنِي وَمَتِّعْنِي بِجَوَارِحِي وَاجْعَلْ سَمْعِي
وَبَصَرِي الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي وَاَرِنِي
فِيْهِ ثَارِي وَمَآرِبِي وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِي اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ

كربتي واستر عورتي واغفر لي خطيئتي واخسأ شيطاني
وفك رهاني واجعل لي يا الهي الدرجة العليا في الآخرة
والاولى اللهم لك الحمد كما خلقتني فجعلتني سميعا
بصيرا ولك الحمد كما خلقتني فجعلتني خلقا سويا
رحمة بي وقد كنت عن خلقي غنيا رب بما برأتني فعدلت
فطرتي رب بما انشأتني فأحسنت صورتي رب بما
احسنت الي وفي نفسي عافيتني رب بما كلأتني ووفقتني
رب بما انعمت علي فهديتني رب بما اوليتني ومن كل
خير اعطيتني رب بما اطعمتني وسقيتني رب بما اغنيتني
واقنيتني رب بما اعنتني واعززتني رب بما البستني
من سترك الصافي ويسرت لي من صنعك الكافي صل
على محمد وآل محمد واعني على بوائق الدهور وصروف

اللّيالي والأيّام ونجّني من أهوال الدّنيا وكربات الآخرة
واكفني شرّ ما يعمل الظّالمون في الأرض اللّهمّ ما أخاف
فاكفني وما أحذر فقني وفي نفسي ودِيني فاحرسني وفي
سفري فاحفظني وفي أهلي ومالي فاخلفني وفيما رزقتني
فبارك لي وفي نفسي فذلّلني وفي أعين النّاس فعظّمني
ومن شرّ الجنّ والإنس فسلّمني وبذنوبي فلا تفضحني و
بسريرتي فلا تخزني وبعملي فلا تبتلني ونعمك فلا
تسلبني وإلى غيرك فلا تكلني إلهي إلى من تكلني إلى
قريب فيقطعني أم إلى بعيد فيتجهّمني أم إلى المستضعفين
لي وأنت ربّي ومليك أمري أشكو إليك غربتي وبعد
داري وهواني على من ملّكته أمري إلهي فلا تحلل على

غضبك فان لم تكن غضبت علي فلا ابالي سبحانك
غير ان عافيتك اوسع لي فاسئلك يا رب بنور وجهك
الذي اشرقت له الارض والسموات وكشفت به الظلمات
وصلح به امر الاولين والاخرين ان لا تميتني على
غضبك ولا تنزل بي سخطك لك العتبى لك العتبى
حتى ترضى قبل ذلك لا اله الا انت رب البلد الحرام
والمشعر الحرام والبيت العتيق الذي احللته البركة و
جعلته للناس امنا يا من عفا عن عظيم الذنوب بحلمه
يا من اسبغ النعماء بفضله يا من اعطى الجزيل بكرمه
يا عدتي في شدتي يا صاحبي في وحدتي يا غياثي في
كربتي يا وليي في نعمتي يا الهي واله ابائي ابرهيم واسمعيل
واسحق ويعقوب ورب جبرئيل وميكائيل واسرافيل

وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيّينَ وَآلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنَزِّلَ كٓهٰيٰعٓصٓ
وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ اَنْتَ كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي
الْمَذَاهِبُ فِي سَعَتِهَا وَتَضِيقُ بِيَ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا (بِمَا رَحُبَتْ) وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ
لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ وَاَنْتَ مُقِيلُ عَثْرَتِي وَلَوْلَا سَتْرُكَ
اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ وَاَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالنَّصْرِ
عَلٰى اَعْدَائِي (اِلَيَّ) وَلَوْلَا نَصْرُكَ اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ
يَامَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَةِ فَاَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ
يَعْتَزُّونَ يَامَنْ جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ
فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي
الصُّدُورُ وَغَيْبَ مَا تَاْتِي بِهِ الْاَزْمِنَةُ وَالدُّهُورُ يَامَنْ

لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ

يَعْلَمُ مَا يَعْلَمُهُ اِلَّا هُوَ

لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَآءِ وَسَدَّ

الْهَوَآءَ بِالسَّمَآءِ يَا مَنْ لَهُ اَكْرَمُ الْاَسْمَآءِ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ

لَا يَنْقَطِعُ اَبَدًا يَا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوْسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ وَ

مُخْرِجَهُ مِنَ الْجُبِّ وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُوْدِيَّةِ مَلِكًا يَا رَادَّهُ

عَلٰى يَعْقُوْبَ بَعْدَ اَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ

يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى عَنْ اَيُّوْبَ وَيَا مُمْسِكَ يَدَيْ اِبْرٰهِيْمَ

عَنْ ذَبْحِ ابْنِهٖ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهٖ وَفَنَآءِ عُمُرِهٖ يَا مَنِ اسْتَجَابَ

لِزَكَرِيَّا فَوَهَبَ لَهُ يَحْيٰى وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْدًا وَحِيْدًا يَا مَنْ اَخْرَجَ

يُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ

فَاَنْجَاهُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهُ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ يَا مَنْ

اَرْسَلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ

عَلٰى مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهٖ يَا مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ
طُوْلِ الْجُحُوْدِ وَقَدْ غَدَوْا فِيْ نِعْمَتِهٖ يَاْكُلُوْنَ رِزْقَهٗ وَ
يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ وَقَدْ حَادُّوْهُ وَنَادُّوْهُ وَكَذَّبُوْا رُسُلَهٗ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا بَدِئُ يَا بَدِيْعُ لَا نِدَّ لَكَ يَا دَآئِمًا لَا نَفَادَ
لَكَ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى يَا مَنْ هُوَ قَآئِمٌ
عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قَلَّ لَهٗ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ
وَعَظُمَتْ خَطِيْئَتِيْ فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَرَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ
يَشْهَرْنِيْ يَا مَنْ حَفِظَنِيْ فِيْ صِغَرِيْ يَا مَنْ رَزَقَنِيْ فِيْ كِبَرِيْ
يَا مَنْ اَيَادِيْهِ عِنْدِيْ لَا تُحْصٰى وَنِعَمُهٗ لَا تُجَازٰى يَا
مَنْ عَارَضَنِيْ بِالْخَيْرِ وَالْاِحْسَانِ وَعَارَضْتُهٗ بِالْاِسَآئَةِ
وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِيْ لِلْاِيْمَانِ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَعْرِفَ
شُكْرَ الْاِمْتِنَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهٗ مَرِيْضًا فَشَفَانِيْ وَعُرْيَانًا

فَكَسَانِیْ وَجَائِعًا فَاَشْبَعَنِیْ وَعَطْشَانَ فَاَرْوَانِیْ وَذَلِیْلًا
فَاَعَزَّنِیْ وَجَاهِلًا فَعَرَّفَنِیْ وَوَحِیْدًا فَكَثَّرَنِیْ وَغَائِبًا
فَرَدَّنِیْ وَمُقِلًّا فَاَغْنَانِیْ وَمُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِیْ وَغَنِیًّا فَلَمْ
یَسْلُبْنِیْ وَاَمْسَكْتُ عَنْ جَمِیْعِ ذٰلِكَ فَابْتَدَاَنِیْ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ یَا مَنْ اَقَالَ عَثْرَتِیْ وَنَفَّسَ كُرْبَتِیْ وَاَجَابَ
دَعْوَتِیْ وَسَتَرَ عَوْرَتِیْ وَغَفَرَ ذُنُوْبِیْ وَبَلَّغَنِیْ طَلِبَتِیْ وَ
وَنَصَرَنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ وَاِنْ اَعُدَّ نِعَمَكَ وَمِنَنَكَ وَكَرَائِمَ
مِنَحِكَ لَا اُحْصِیْهَا یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الَّذِیْ مَنَنْتَ ،
اَنْتَ الَّذِیْ اَنْعَمْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَحْسَنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَجْمَلْتَ
اَنْتَ الَّذِیْ اَفْضَلْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَكْمَلْتَ اَنْتَ الَّذِیْ رَزَقْتَ
اَنْتَ الَّذِیْ وَفَّقْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَغْنَیْتَ
اَنْتَ الَّذِیْ اَقْنَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اٰوَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ كَفَیْتَ

أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ أَنْتَ الَّذِي سَتَرْتَ
أَنْتَ الَّذِي غَفَرْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقَلْتَ أَنْتَ الَّذِي مَكَّنْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَعْزَزْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعَنْتَ أَنْتَ الَّذِي عَضَدْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَيَّدْتَ أَنْتَ الَّذِي نَصَرْتَ أَنْتَ الَّذِي شَفَيْتَ
أَنْتَ الَّذِي عَافَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَكْرَمْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا وَلَكَ الشُّكْرُ وَاصِبًا أَبَدًا ثُمَّ أَنَا
يَا إِلٰهِي الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْهَا لِي أَنَا الَّذِي أَسَأْتُ
أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ أَنَا الَّذِي هَمَمْتُ أَنَا الَّذِي جَهِلْتُ
أَنَا الَّذِي غَفَلْتُ أَنَا الَّذِي سَهَوْتُ أَنَا الَّذِي اعْتَمَدْتُ
أَنَا الَّذِي تَعَمَّدْتُ أَنَا الَّذِي وَعَدْتُ وَأَنَا الَّذِي أَخْلَفْتُ
أَنَا الَّذِي نَكَثْتُ أَنَا الَّذِي أَقْرَرْتُ أَنَا الَّذِي اعْتَرَفْتُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَعِنْدِي وَأَبُوءُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْهَا لِي يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ ذُنُوبُ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَنِيُّ عَنْ طَاعَتِهِمْ وَالْمُوَفِّقُ
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَرَحْمَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي وَسَيِّدِي اِلٰهِي اَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ وَنَهَيْتَنِي فَارْتَكَبْتُ
نَهْيَكَ فَاَصْبَحْتُ لَا ذَا بَرَاءَةٍ لِي فَاَعْتَذِرُ وَلَا ذَا قُوَّةٍ
فَاَنْتَصِرُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ يَا مَوْلَايَ اَبِسَمْعِي اَمْ
بِبَصَرِي اَمْ بِلِسَانِي اَمْ بِيَدِي اَمْ بِرِجْلِي اَلَيْسَ كُلُّهَا نِعَمَكَ
عِنْدِي وَبِكُلِّهَا عَصَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ فَلَكَ الْحُجَّةُ
وَالسَّبِيلُ عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ الْآبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ اَنْ
يَزْجُرُونِي وَمِنَ الْعَشَائِرِ وَالْاِخْوَانِ اَنْ يُعَيِّرُونِي وَمِنَ
السَّلَاطِينِ اَنْ يُعَاقِبُونِي وَلَوِ اطَّلَعُوا يَا مَوْلَايَ عَلٰى مَا
اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي اِذًا مَا اَنْظَرُونِي وَلَرَفَضُونِي وَقَطَعُونِي

فَهَا اَنَا ذَا يَا اِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي خَاضِعٌ ذَلِيلٌ
حَصِيرٌ حَقِيرٌ لَا ذُو بَرَاۤءَةٍ فَاَعْتَذِرُ وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ
وَلَا حُجَّةٍ فَاَحْتَجُّ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لَمْ اَجْتَرِحْ وَلَمْ اَعْمَلْ سُوۤءً
وَمَا عَسَى الْجُحُودُ وَلَوْ جَحَدْتُ يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي كَيْفَ
وَاَنّٰى ذٰلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ
وَعَلِمْتُ يَقِيناً غَيْرَ ذِي شَكٍّ اَنَّكَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ
الْاُمُورِ وَاَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُورُ وَعَدْلُكَ
مُهْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي فَاِنْ تُعَذِّبْنِي يَا اِلٰهِي
فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ
وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ
الْمُسْتَغْفِرِينَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِيْنَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الرَّاجِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الْمُهَلِّلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
السَّائِلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَرَبُّ اٰبَائِيَ الْاَوَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا
ثَنَائِيْ عَلَيْكَ مُمَجِّدًا وَاِخْلَاصِيْ لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا
وَاِقْرَارِيْ بِاٰلَائِكَ مُعَدِّدًا وَاِنْ كُنْتُ مُقِرًّا اَنِّيْ لَمْ اُحْصِهَا
لِكَثْرَتِهَا وَسُبُوْغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا اِلٰى حَادِثٍ

مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ
أَوَّلِ الْعُمُرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَ
تَسْبِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ وَالْعَافِيَةِ
فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَلَوْ رَفَدَنِي عَلَى قَدْرِ
ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا
قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ
كَرِيمٍ عَظِيمٍ رَحِيمٍ لَا تُحْصَى آلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَ
لَا تُكَافَى نَعْمَاؤُكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا
نِعَمَكَ وَأَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتُغِيثُ
الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتُغْنِي الْفَقِيرَ وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ

وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ وَلَا
فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْأَسِيرِ
يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا
مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي
فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَدًا مِنْ
عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيهَا وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا
وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا وَ
سَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا إِنَّكَ لَطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ وَعَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ وَأَسْرَعُ مَنْ أَجَابَ
وَأَكْرَمُ مَنْ عَفَى وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطَى وَأَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ يَا
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ
وَلَا سِوَاكَ مَأْمُولٌ دَعَوْتُكَ فَأَجَبْتَنِي وَسَأَلْتُكَ

فَأَعْطَيْتَنِي وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ فَرَحِمْتَنِي وَوَثِقْتُ بِكَ
فَنَجَّيْتَنِي وَفَزِعْتُ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِينَ
الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَمِّمْ لَنَا نَعْمَآءَكَ وَهَنِّئْنَا عَطَآءَكَ
وَاكْتُبْنَا لَكَ شَاكِرِينَ وَلِآلَآئِكَ ذَاكِرِينَ آمِينَ آمِينَ
رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ
وَعُصِيَ فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ
الرَّاغِبِينَ وَمُنْتَهٰى أَمَلِ الرَّاجِينَ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَحِلْمًا
اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي
شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخِيَرَتِكَ

مِنْ خَلْقِكَ وَاَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ اَلْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ
السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الَّذِيْ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَجَعَلْتَهٗ
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
مُحَمَّدٌ اَهْلٌ لِذٰلِكَ مِنْكَ يَا عَظِيْمُ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَتَغَمَّدْنَا
بِعَفْوِكَ عَنَّا فَاِلَيْكَ عَجَّتِ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ
فَاجْعَلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ
خَيْرٍ تَقْسِمُهٗ بَيْنَ عِبَادِكَ وَنُوْرٍ تَهْدِيْ بِهٖ وَرَحْمَةٍ
تَنْشُرُهَا وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهٗ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِيْنَ
مُفْلِحِيْنَ مَبْرُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ
وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهٗ مِنْ فَضْلِكَ

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهُ
مِنْ عَطَائِكَ قَانِطِينَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بَابِكَ
مَطْرُودِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَأَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ إِلَيْكَ
أَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّينَ قَاصِدِينَ ،
فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا وَأَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا
فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُومَةٌ
اَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَاكْفِنَا
مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ
نَافِذٌ فِينَا حُكْمُكَ مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ
اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا
بِجُودِكَ عَظِيمَ الْأَجْرِ وَكَرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا أَجْمَعِينَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا

رأفتك ورحمتك يا أرحم الراحمين اللهم اجعلنا
في هذا الوقت ممن سألك فأعطيته وشكرك فزدته
وتاب إليك فقبلته وتنصل إليك من ذنوبه كلها
ووفقنا ثم اعصمنا
فغفرتها له يا ذا الجلال والإكرام اللهم ونقنا وسددنا
واقبل تضرعنا يا خير من سئل ويا أرحم من استرحم
يا من لا يخفى عليه إغماض الجفون ولا لحظ العيون
ولا ما استقر في المكنون ولا ما انطوت عليه مضمرات
القلوب ألا كل ذلك قد أحصاه علمك ووسعه
حلمك سبحانك وتعاليت عما يقول الظالمون علوا
كبيرا تسبح لك السموات السبع والأرضون ومن
فيهن وإن من شيء إلا يسبح بحمدك فلك الحمد و
المجد وعلو الجد يا ذا الجلال والإكرام والفضل والإنعام

وَالْاَیَادِی الْجِسَامِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْکَرِیْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ
اَللّٰھُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ
وَدِیْنِیْ وَاٰمِنْ خَوْفِیْ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ
لَاتَمْکُرْبِیْ وَلَاتَسْتَدْرِجْنِیْ وَلَاتَخْدَعْنِیْ وَادْرَأْعَنِّیْ شَرَّ
فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

یَااَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَااَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ وَیَااَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ
وَیَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلسَّادَةِ الْمَیَامِیْنِ
وَاَسْئَلُكَ اَللّٰھُمَّ حَاجَتِیَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْھَا لَمْ یَضُرَّنِیْ
مَامَنَعْتَنِیْ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْھَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَااَعْطَیْتَنِیْ اَسْئَلُكَ
فَکَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ
لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

یَارَبِّ یَارَبِّ

پھر آپ نے گریہ فرماتے ہوئے بلند آواز سے یہ فرمایا اور اس کے بعد یارب یارب یارب کہتے رہے جبکہ تمام حاضرین محو گریہ تھے۔

دعاء حضرت امام زین العابدینؑ علیہ السلام در میدان عرفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلاٰلِ وَالْاِکْرٰامِ رَبَّ الْاَرْبٰابِ وَاِلٰہَ کُلِّ مَاْلُوْہٍ وَخٰالِقَ کُلِّ مَخْلُوْقٍ وَوٰارِثَ کُلِّ شَیْئٍ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ وَلاٰ یَعْزُبُ عَنْہُ عِلْمُ شَیْئٍ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْئٍ مُحِیْطٌ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ رَقِیْبٌ اَنْتَ اللّٰہُ لاٰ اِلٰہَ اِلاّٰ اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لاٰ اِلٰہَ اِلاّٰ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْمُتَکَرِّمُ الْعَظِیْمُ الْمُتَعَظِّمُ الْکَبِیْرُ الْمُتَکَبِّرُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لاٰ اِلٰہَ اِلاّٰ اَنْتَ الْعَلِیُّ

الْمُتَعَالِ الشَّدِيدُ الْمِحَالِ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيمُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ الْقَدِيمُ الْخَبِيرُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَرِيمُ
الْاَكْرَمُ الدَّائِمُ الْاَدْوَمُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَوَّلُ
قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَالْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ عَدَدٍ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الدَّانِي فِي عُلُوِّهٖ وَالْعَالِي فِي دُنُوِّهٖ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ ذُوالْبَهَآءِ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْحَمْدِ وَاَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِي اَنْشَاْتَ الْاَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ سِنْخٍ
وَصَوَّرْتَ مَا صَوَّرْتَ مِنْ غَيْرِ مِثَالٍ وَابْتَدَعْتَ الْمُبْتَدَعَاتِ
بِلَا احْتِذَآءٍ اَنْتَ الَّذِي قَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا وَيَسَّرْتَ
كُلَّ شَيْءٍ تَيْسِيرًا وَدَبَّرْتَ مَا دُونَكَ تَدْبِيرًا اَنْتَ الَّذِي
لَمْ يُعِنْكَ عَلٰى خَلْقِكَ شَرِيكٌ وَلَمْ يُوَازِرْكَ فِي اَمْرِكَ وَزِيرٌ

وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مُشَاهِدٌ وَلَا نَظِيرٌ أَنْتَ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ
حَتْمًا مَا أَرَدْتَ وَقَضَيْتَ فَكَانَ عَدْلًا مَا قَضَيْتَ وَحَكَمْتَ
فَكَانَ نِصْفًا مَا حَكَمْتَ أَنْتَ الَّذِي لَا يَحْوِيكَ مَكَانٌ
وَلَمْ يَقُمْ لِسُلْطَانِكَ سُلْطَانٌ وَلَمْ يُعْيِكَ بُرْهَانٌ وَلَا بَيَانٌ
أَنْتَ الَّذِي أَحْصَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا وَجَعَلْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمَدًا
وَقَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا أَنْتَ الَّذِي قَصُرَتِ الْأَوْهَامُ
عَنْ ذَاتِيَّتِكَ وَعَجَزَتِ الْأَفْهَامُ عَنْ كَيْفِيَّتِكَ وَلَمْ تُدْرِكِ
الْأَبْصَارُ مَوْضِعَ أَيْنِيَّتِكَ أَنْتَ الَّذِي لَا تُحَدُّ فَتَكُونَ
مَحْدُودًا وَلَمْ تُمَثَّلْ فَتَكُونَ مَوْجُودًا وَلَمْ تَلِدْ فَتَكُونَ مَوْلُودًا
أَنْتَ الَّذِي لَا ضِدَّ مَعَكَ فَيُعَانِدَكَ وَلَا عِدْلَ لَكَ
فَيُكَاثِرَكَ وَلَا نِدَّ لَكَ فَيُعَارِضَكَ أَنْتَ الَّذِي ابْتَدَأَ
وَاخْتَرَعَ وَاسْتَحْدَثَ وَابْتَدَعَ وَأَحْسَنَ صُنْعَ مَا صَنَعَ

سُبْحَانَكَ مَا اَجَلَّ شَانَكَ وَاَسْنٰى فِي الْاَمَاكِنِ مَكَانَكَ
وَاَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيْفٍ مَا اَلْطَفَكَ
وَرَؤُفٍ مَا اَرْاَفَكَ وَحَكِيْمٍ مَا اَعْرَفَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ
مَلِيْكٍ مَا اَمْنَعَكَ وَجَوَادٍ مَا اَوْسَعَكَ وَرَفِيْعٍ مَا اَرْفَعَكَ
ذُو الْبَهَاءِ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ سُبْحَانَكَ بَسَطْتَ
بِالْخَيْرَاتِ يَدَكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ فَمَنِ
الْتَمَسَكَ لِدِيْنٍ اَوْ دُنْيَا وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ لَكَ
مَنْ جَرٰى فِيْ عِلْمِكَ وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ مَا دُوْنَ عَرْشِكَ
وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيْمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ لَا تُحَسُّ
وَلَا تُجَسُّ وَلَا تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ وَلَا تُنَازَعُ وَلَا
تُجَارٰى وَلَا تُمَارٰى وَلَا تُخَادَعُ وَلَا تُمَاكَرُ سُبْحَانَكَ
سَبِيْلُكَ جَدَدٌ وَاَمْرُكَ رَشَدٌ وَاَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ

سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ حَتْمٌ وَإِرَادَتُكَ عَزْمٌ
سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ
سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْآيَاتِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ بَارِئَ النَّسَمَاتِ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا
بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُوَازِيْ صُنْعَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا يَزِيْدُ عَلٰى رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا مَعَ حَمْدِ كُلِّ
حَامِدٍ وَشُكْرًا يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ حَمْدًا لَا يَنْبَغِيْ
إِلَّا لَكَ وَلَا يُتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَّا إِلَيْكَ حَمْدًا يُسْتَدَامُ بِهِ
الْأَوَّلُ وَيُسْتَدْعٰى بِهٖ دَوَامُ الْآخِرِ حَمْدًا يَتَضَاعَفُ
عَلٰى كُرُوْرِ الْأَزْمِنَةِ وَيَتَزَايَدُ أَضْعَافًا مُتَرَادِفَةً
حَمْدًا يَعْجِزُ عَنْ إِحْصَائِهِ الْحَفَظَةُ وَيَزِيْدُ عَلٰى مَا
أَحْصَتْهُ فِيْ كِتَابِكَ الْكَتَبَةُ حَمْدًا يُوَازِنُ عَرْشَكَ

الْمَجِيْدَ وَيُعَادِلُ كُرْسِيَّكَ الرَّفِيْعَ حَمْدًا يُكْمِلُ لَدَيْكَ
ثَوَابُهُ وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزَآءٍ جَزَآؤُهُ حَمْدًا ظَاهِرُهُ
وَفْقٌ لِبَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ وَفْقٌ لِصِدْقِ النِّيَّةِ حَمْدًا
لَمْ يَحْمَدْكَ خَلْقٌ مِثْلَهُ وَلَا يَعْرِفُ اَحَدٌ سِوَاكَ فَضْلَهُ
حَمْدًا يُعَانُ مَنِ اجْتَهَدَ فِيْ تَعْدِيْدِهِ وَيُؤَيَّدُ مَنْ اَغْرَقَ
نَزْعًا فِيْ تَوْفِيَتِهِ حَمْدًا يَجْمَعُ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ وَيَنْتَظِمُ
مَا اَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ بَعْدُ حَمْدًا لَا حَمْدَ اَقْرَبُ اِلٰى قَوْلِكَ
مِنْهُ وَلَا اَحْمَدَ مِمَّنْ يَحْمَدُكَ بِهِ حَمْدًا يُوْجِبُ بِكَرَمِكَ
الْمَزِيْدَ بِوُفُوْرِهِ وَتَصِلُهُ بِمَزِيْدٍ بَعْدَ مَزِيْدٍ طَوْلًا
مِنْكَ حَمْدًا يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَيُقَابِلُ عِزَّ جَلَالِكَ
رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفَى الْمُكَرَّمِ
الْمُقَرَّبِ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اَتَمَّ بَرَكَاتِكَ

وَتَرْحَمُ عَلَيْهِ اَمْتَعَ رَحْمَاتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
صَلٰوةً زَاكِيَةً لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ اَزْكٰى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً نَامِيَةً لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ اَنْمٰى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً رَاضِيَةً لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ فَوْقَهَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً تُرْضِيْهِ وَتَزِيْدُ عَلٰى رِضَاهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتَزِيْدُ عَلٰى رِضَاكَ لَهٗ وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً لَا تَرْضٰى لَهٗ اِلَّا بِهَا وَلَا تَرٰى غَيْرَهٗ لَهَا اَهْلًا
رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ وَ
يَتَّصِلُ اتِّصَالُهَا بِبَقَآئِكَ وَلَا يَنْفَدُ كَمَا لَا تَنْفَدُ كَلِمَاتُكَ
رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ مَلٰۤئِكَتِكَ
وَاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتَشْتَمِلُ عَلٰى

صَلَوَاتِ عِبَادِكَ مِنْ جِنِّكَ وَاِنْسِكَ وَاَهْلِ اِجَابَتِكَ
وَتَجْتَمِعُ عَلٰى صَلٰوةِ كُلِّ مَنْ ذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ مِنْ اَصْنَافِ
خَلْقِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلٰوةً مَرْضِيَّةً لَكَ وَ
تحيط بكل صلوة سالفة ومستانفة وصل عليه وعلى آله صلوة
لِمَنْ دُوْنَكَ وَتُنْشِئُ مَعَ ذٰلِكَ صَلَوَاتٍ تُضَاعِفُ مَعَهَا
تِلْكَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَهَا وَتَزِيْدُهَا عَلٰى كُرُوْرِ الْاَيَّامِ زِيَادَةً
فِيْ تَضَاعِيْفَ لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى اَطَائِبِ
اَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِاَمْرِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ
عِلْمِكَ وَحَفَظَةَ دِيْنِكَ وَخُلَفَائَكَ فِيْ اَرْضِكَ وَ
حُجَجَكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَطَهَّرْتَهُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَالدَّنَسِ
تَطْهِيْرًا بِاِرَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ
اِلٰى جَنَّتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ صَلٰوةً تُجْزِلُ لَهُمْ

بِهَا مِنْ نِحَلِكَ وَكَرَامَتِكَ وَتُكْمِلُ لَهُمُ الْاَشْيَآءَ مِنْ عَطَايَاكَ وَنَوَافِلِكَ وَتُوَفِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَظَّ مِنْ عَوَآئِدِكَ وَفَوَآئِدِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلوٰةً لَا اَمَدَ فِيْ اَوَّلِهَا وَلَا غَايَةَ لِاَمَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِاٰخِرِهَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَا دُوْنَهُ وَمِلْأَ سَمٰوٰاتِكَ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَعَدَدَ اَرَضِيْكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ صَلوٰةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ زُلْفٰى وَتَكُوْنُ لَكَ وَلَهُمْ رِضًى وَمُتَّصِلَةً بِنَظَآئِرِهِنَّ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَيَّدْتَ دِيْنَكَ فِيْ كُلِّ اَوَانٍ بِاِمَامٍ اَقَمْتَهُ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا فِيْ بِلَادِكَ بَعْدَ اَنْ وَصَلْتَ حَبْلَهُ بِحَبْلِكَ وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيْعَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ وَافْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ وَاَمَرْتَ بِامْتِثَالِ اَوَامِرِهِ وَالْاِنْتِهَآءِ عِنْدَ نَهْيِهِ وَاَلَّا يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ وَلَا يَتَاَخَّرَ عَنْهُ مُتَاَخِّرٌ

فَهُوَ عِصْمَةُ اللَّائِذِينَ وَكَهْفُ الْمُؤْمِنِينَ وَعُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِينَ

وَبَهَاءُ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ فَاَوْزِعْ لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مَا اَنْعَمْتَ

بِهِ عَلَيْهِ وَاَوْزِعْنَا مِثْلَهُ فِيهِ وَآتِهِ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا

نَصِيرًا وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَاَعِنْهُ بِرُكْنِكَ الْاَعَزِّ وَاشْدُدْ

اَزْرَهُ وَقَوِّ عَضُدَهُ وَرَاعِهِ بِعَيْنِكَ وَاحْمِهِ بِحِفْظِكَ وَ

انْصُرْهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ الْاَغْلَبِ وَاَقِمْ بِهِ

كِتَابَكَ وَحُدُودَكَ وَشَرَائِعَكَ وَسُنَنَ رَسُولِكَ ،

صَلَوَاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَحْيِ بِهِ مَا اَمَاتَهُ

الظَّالِمُونَ مِنْ مَعَالِمِ دِينِكَ وَاجْلُ بِهِ صَدَاءَ الْجَوْرِ

عَنْ طَرِيقَتِكَ وَاَبِنْ بِهِ الضَّرَّاءَ مِنْ سَبِيلِكَ وَاَزِلْ بِهِ

النَّاكِبِينَ عَنْ صِرَاطِكَ وَامْحَقْ بِهِ بُغَاةَ قَصْدِكَ عِوَجًا

وَاَلِنْ جَانِبَهُ لِاَوْلِيَائِكَ وَابْسُطْ يَدَهُ عَلَى اَعْدَائِكَ

وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَتَعَطُّفَهُ وَتَحَنُّنَهُ وَاجْعَلْنَا
لَهُ سَامِعِينَ مُطِيعِينَ وَفِي رِضَاهُ سَاعِينَ وَإِلَى نُصْرَتِهِ
وَالْمُدَافَعَةِ عَنْهُ مُكْتَنِفِينَ وَإِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ ،
صَلَوَاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذٰلِكَ مُتَقَرِّبِينَ اَللّٰهُمَّ
وَصَلِّ عَلَى أَوْلِيَائِهِمُ الْمُعْتَرِفِينَ بِمَقَامِهِمُ الْمُتَّبِعِينَ مَنْهَجَهُمُ
الْمُقْتَفِينَ آثَارَهُمُ الْمُسْتَمْسِكِينَ بِعُرْوَتِهِمُ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوِلَايَتِهِمُ
الْمُؤْتَمِّينَ بِإِمَامَتِهِمُ الْمُسَلِّمِينَ لِأَمْرِهِمُ الْمُجْتَهِدِينَ فِي طَاعَتِهِمُ
الْمُنْتَظِرِينَ أَيَّامَهُمُ الْمَادِّينَ إِلَيْهِمْ أَعْيُنَهُمُ الصَّلَوَاتِ
الْمُبَارَكَاتِ الزَّاكِيَاتِ النَّامِيَاتِ الْغَادِيَاتِ الرَّائِحَاتِ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعْ عَلَى التَّقْوَى أَمْرَهُمْ
وَأَصْلِحْ لَهُمْ شُؤُونَهُمْ وَتُبْ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

وَخَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِيْ دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمٌ
شَرَّفْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ نَشَرْتَ فِيْهِ رَحْمَتَكَ
وَمَنَنْتَ فِيْهِ بِعَفْوِكَ وَاَجْزَلْتَ فِيْهِ عَطِيَّتَكَ وَ
تَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلٰى عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَنَا عَبْدُكَ الَّذِيْ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَبَعْدَ خَلْقِكَ اِيَّاهُ،
فَجَعَلْتَهُ مِمَّنْ هَدَيْتَهُ لِدِيْنِكَ وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ وَ
عَصَمْتَهُ بِحَبْلِكَ وَاَدْخَلْتَهُ فِيْ حِزْبِكَ وَاَرْشَدْتَهُ
لِمُوَالَاةِ اَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ اَعْدَائِكَ ثُمَّ اَمَرْتَهُ فَلَمْ
يَاْتَمِرْ وَزَجَرْتَهُ فَلَمْ يَنْزَجِرْ وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَخَالَفَ
اَمْرَكَ اِلٰى نَهْيِكَ لَا مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَارًا عَلَيْكَ
عَلَيْكَ بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ اِلٰى مَا زَيَّلْتَهُ وَاِلٰى مَا حَذَّرْتَهُ

وَاَعَانَهُ عَلٰى ذٰلِكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّهٗ فَاَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفًا
بِوَعِيْدِكَ رَاجِيًا لِعَفْوِكَ وَاثِقًا بِتَجَاوُزِكَ وَكَانَ اَحَقَّ
عِبَادِكَ مَعَ مَا مَنَنْتَ عَلَيْهِ اَلَّا يَفْعَلَ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ
يَدَيْكَ صَاغِرًا ذَلِيْلًا خَاضِعًا خَاشِعًا خَائِفًا مُعْتَرِفًا
بِعَظِيْمٍ مِنَ الذُّنُوْبِ تَحَمَّلْتُهٗ وَجَلِيْلٍ مِنَ الْخَطَايَا
اِجْتَرَمْتُهٗ مُسْتَجِيْرًا بِصَفْحِكَ لَائِذًا بِرَحْمَتِكَ مُوْقِنًا
اَنَّهٗ لَا يُجِيْرُنِيْ مِنْكَ مُجِيْرٌ وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ مَانِعٌ،
فَعُدْ عَلَيَّ بِمَا تَعُوْدُ بِهٖ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ تَغَمُّدِكَ وَ
جُدْ عَلَيَّ بِمَا تَجُوْدُ بِهٖ عَلٰى مَنْ اَلْقٰى بِيَدِهٖ اِلَيْكَ مِنْ عَفْوِكَ
وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا لَا يَتَعَاظَمُكَ اَنْ تَمُنَّ بِهٖ عَلٰى مَنْ اَمَّلَكَ
مِنْ غُفْرَانِكَ وَاجْعَلْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ نَصِيْبًا اَنَالُ بِهٖ
حَظًّا مِنْ رِضْوَانِكَ وَلَا تَرُدَّنِيْ صِفْرًا مِمَّا يَنْقَلِبُ بِهٖ

الْمُتَعَبِّدُونَ لَكَ مِنْ عِبَادِكَ وَإِنِّي وَإِنْ لَمْ أُقَدِّمْ مَا
قَدَّمُوهُ مِنَ الصَّالِحَاتِ فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ وَ
نَفْيَ الْأَضْدَادِ وَالْأَنْدَادِ وَالْأَشْبَاهِ عَنْكَ وَأَتَيْتُكَ مِنَ
الْأَبْوَابِ الَّتِي أَمَرْتَ أَنْ تُؤْتَى مِنْهَا وَتَقَرَّبْتُ إِلَيْكَ بِمَا
لَا يَقْرُبُ أَحَدٌ مِنْكَ إِلَّا بِالتَّقَرُّبِ بِهِ ثُمَّ أَتْبَعْتُ ذَلِكَ
بِالْإِنَابَةِ إِلَيْكَ وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَحُسْنِ
الظَّنِّ بِكَ وَالثِّقَةِ بِمَا عِنْدَكَ وَشَفَعْتُهُ بِرَجَائِكَ الَّذِي
قَلَّ مَا يَخِيبُ عَلَيْهِ رَاجِيكَ وَسَأَلْتُكَ مَسْأَلَةَ الْحَقِيرِ
الذَّلِيلِ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ وَمَعَ ذَلِكَ
خِيفَةً وَتَضَرُّعًا وَتَعَوُّذًا وَتَلَوُّذًا لَا مُسْتَطِيلًا بِتَكَبُّرِ الْمُتَكَبِّرِينَ
وَلَا مُتَعَالِيًا بِدَالَّةِ الْمُطِيعِينَ وَلَا مُسْتَطِيلًا بِشَفَاعَةِ
الشَّافِعِينَ وَأَنَا بَعْدُ أَقَلُّ الْأَقَلِّينَ وَأَذَلُّ الْأَذَلِّينَ،

وَمِثْلَ الذَّرَّةِ اَوْ دُوْنَهَا فَيَا مَنْ لَمْ يُعَاجِلِ الْمُسِيْئِيْنَ وَ
لَا يَبْدَهُ الْمُتْرَفِيْنَ وَيَا مَنْ يَمُنُّ بِاِقَالَةِ الْعَاثِرِيْنَ وَيَتَفَضَّلُ
بِاِنْظَارِ الْخَاطِئِيْنَ اَنَا الْمُسِيْئُ الْمُعْتَرِفُ الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ
اَنَا الَّذِيْ اَقْدَمَ عَلَيْكَ مُجْتَرِئًا اَنَا الَّذِيْ عَصَاكَ مُتَعَمِّدًا
اَنَا الَّذِي اسْتَخْفٰى مِنْ عِبَادِكَ وَبَارَزَكَ اَنَا الَّذِيْ هَابَ
عِبَادَكَ وَاَمِنَكَ اَنَا الَّذِيْ لَمْ يَرْهَبْ سَطْوَتَكَ وَلَمْ يَخَفْ
بَأْسَكَ اَنَا الْجَانِيْ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبَلِيَّتِهٖ اَنَا الْقَلِيْلُ
الْحَيَاءِ اَنَا الطَّوِيْلُ الْعَنَاءِ بِحَقِّ مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ
وَبِمَنِ اصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ بِحَقِّ مَنِ اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّتِكَ
وَمَنِ اجْتَبَيْتَ لِشَاْنِكَ بِحَقِّ مَنْ وَصَلْتَ طَاعَتَهُ
بِطَاعَتِكَ وَمَنْ جَعَلْتَ مَعْصِيَتَهُ كَمَعْصِيَتِكَ بِحَقِّ
مَنْ قَرَنْتَ مُوَالَاتَهُ بِمُوَالَاتِكَ وَمَنْ نُطْتَ مُعَادَاتَهُ

بِمُعاذاتِكَ تَغَمَّدْنِي فِي يَوْمِي هٰذا بِما تَتَغَمَّدُ بِهِ مَنْ جارَ
اِلَيْكَ مُتَنَصِّلاً وَعاذَ بِاسْتِغْفارِكَ تائِباً وَتَوَلَّنِي بِما
تَتَوَلّىٰ بِهِ اَهْلَ طاعَتِكَ وَالزُّلْفىٰ لَدَيْكَ وَالْمَكانَةِ
مِنْكَ وَتَوَحَّدْنِي بِما تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفىٰ بِعَهْدِكَ وَ
اَتْعَبَ نَفْسَهُ فِي ذاتِكَ وَاَجْهَدَها فِي مَرْضاتِكَ وَ
لا تُؤاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي فِي جَنْبِكَ وَتَعَدِّي طَوْرِي فِي
حُدُودِكَ وَمُجاوَزَةِ اَحْكامِكَ وَلا تَسْتَدْرِجْنِي بِاِمْلائِكَ
لِي اسْتِدْراجَ مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ ما عِنْدَهُ وَلَمْ يَشْرَكْكَ فِي
حُلُولِ نِعْمَتِهِ بِي وَنَبِّهْنِي مِنْ رَقْدَةِ الْغافِلِينَ وَسِنَةِ
الْمُسْرِفِينَ وَنَعْسَةِ الْمَخْذُولِينَ وَخُذْ بِقَلْبِي اِلىٰ مَا اسْتَعْمَلْتَ
بِهِ الْقانِتِينَ وَاسْتَعْبَدْتَ بِهِ الْمُتَعَبِّدِينَ وَاسْتَنْقَذْتَ
بِهِ الْمُتَهاوِنِينَ وَاَعِذْنِي مِمّا يُباعِدُنِي عَنْكَ وَيَحُولُ بَيْنِي

وَبَيْنَ حَظِّي مِنْكَ وَبِصَدٍّ فِي عَمَّا أُحَاوِلُ لَدَيْكَ وَسَهِّلْ
لِي مَسْلَكَ الْخَيْرَاتِ إِلَيْكَ وَالْمُسَابَقَةَ إِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ
أَمَرْتَ وَالْمُشَاحَّةَ فِيهَا عَلَى مَا أَرَدْتَ وَلَا تَمْحَقْنِي فِيمَنْ يُمْحَقُ
مِنَ الْمُسْتَخِفِّينَ بِمَا أَوْعَدْتَ وَلَا تُهْلِكْنِي مَعَ مَنْ تُهْلِكُ
مِنَ الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِكَ وَلَا تُتَبِّرْنِي فِيمَنْ تُتَبِّرُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ
عَنْ سُبُلِكَ وَنَجِّنِي مِنْ غَمَرَاتِ الْفِتْنَةِ وَخَلِّصْنِي مِنْ
لَهَوَاتِ الْبَلْوَى وَأَجِرْنِي مِنْ أَخْذِ الْإِمْلَاءِ وَحُلْ بَيْنِي وَ
بَيْنَ عَدُوٍّ يُضِلُّنِي وَهَوًى يُوبِقُنِي وَمَنْقَصَةٍ تَرْهَقُنِي
وَلَا تُعْرِضْ عَنِّي إِعْرَاضَ مَنْ لَا تَرْضَى عَنْهُ بَعْدَ غَضَبِكَ
وَلَا تُؤْيِسْنِي مِنَ الْأَمَلِ فِيكَ فَيَغْلِبَ عَلَيَّ الْقُنُوطُ مِنْ
رَحْمَتِكَ وَلَا تَمْنَحْنِي بِمَا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ فَتَبْهَظَنِي مِمَّا تُحَمِّلُنِيهِ
مِنْ فَضْلِ مَحَبَّتِكَ وَلَا تُرْسِلْنِي مِنْ يَدِكَ إِرْسَالَ مَنْ لَا

خَيْرَ فِيهِ وَلَا حَاجَةَ بِكَ اِلَيْهِ وَلَا اِنَابَةَ لَهُ وَلَا تَرْمِ بِي
رَمْيَ مَنْ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ رِعَايَتِكَ وَمَنِ اشْتَمَلَ عَلَيْهِ
الْخِزْيُ مِنْ عِنْدِكَ بَلْ خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّيْنَ
وَوَهْلَةِ الْمُتَعَسِّفِيْنَ وَزَلَّةِ الْمَغْرُورِيْنَ وَوَرْطَةِ الْهَالِكِيْنَ
وَعَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَ بِهِ طَبَقَاتِ عَبِيدِكَ وَاِمَائِكَ وَ
بَلِّغْنِي مَبَالِغَ مَنْ عُنِيتَ بِهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَرَضِيتَ
عَنْهُ فَاَعَشْتَهُ حَمِيدًا وَتَوَفَّيْتَهُ سَعِيدًا وَطَوِّقْنِي
طَوْقَ الْاِقْلَاعِ عَمَّا يُحْبِطُ الْحَسَنَاتِ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَاتِ
وَاَشْعِرْ قَلْبِيَ الْاِزْدِجَارَ عَنْ قَبَائِحِ السَّيِّئَاتِ وَفَوَاضِحِ
الْحَوْبَاتِ وَلَا تَشْغَلْنِي بِمَا لَا اُدْرِكُهُ اِلَّا بِكَ عَمَّا
لَا يُرْضِيكَ عَنِّي غَيْرُهُ وَانْزِعْ مِنْ قَلْبِي حُبَّ دُنْيَا دَنِيَّةٍ
تَنْهٰى عَمَّا عِنْدَكَ وَتَصُدُّ عَنِ ابْتِغَاءِ الْوَسِيلَةِ اِلَيْكَ

وَتُذْهِلُ عَنِ التَّقَرُّبِ مِنْكَ وَزَيِّنْ لِيَ التَّفَرُّدَ بِمُنَاجَاتِكَ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهَبْ لِي عِصْمَةً تُدْنِينِي مِنْ خَشْيَتِكَ
وَتَقْطَعُنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ وَتَفُكُّنِي مِنْ اَسْرِ الْعَظَآئِمِ
وَهَبْ لِيَ التَّطْهِيرَ مِنْ دَنَسِ الْعِصْيَانِ وَاَذْهِبْ عَنِّي
دَرَنَ الْخَطَايَا وَسَرْبِلْنِي بِسِرْبَالِ عَافِيَتِكَ وَرَدِّنِي رِدَآءَ
مُعَافَاتِكَ وَجَلِّلْنِي سَوَابِغَ نَعْمَآئِكَ وَظَاهِرْ لَدَيَّ فَضْلَكَ
وَطَوْلَكَ وَاَيِّدْنِي بِتَوْفِيقِكَ وَتَسْدِيدِكَ وَاَعِنِّي عَلَى
صَالِحِ النِّيَّةِ وَمَرْضِيِّ الْقَوْلِ وَمُسْتَحْسَنِ الْعَمَلِ وَلَا تَكِلْنِي
اِلَى حَوْلِي وَقُوَّتِي دُونَ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ
تَبْعَثُنِي لِلِقَآئِكَ وَلَا تَفْضَحْنِي بَيْنَ يَدَيْ اَوْلِيَآئِكَ وَ
لَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ وَلَا تُذْهِبْ عَنِّي شُكْرَكَ بَلْ اَلْزِمْنِيهِ

فِي أَحْوَالِ السَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ الْجَاهِلِينَ لِآلَائِكَ،
وَأَوْزِعْنِي أَنْ أُثْنِيَ بِمَا أَوْلَيْتَنِيهِ وَأَعْتَرِفَ بِمَا أَسْدَيْتَهُ
إِلَيَّ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ
وَحَمْدِي إِيَّاكَ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِينَ وَلَا تَخْذُلْنِي عِنْدَ
فَاقَتِي إِلَيْكَ وَلَا تُهْلِكْنِي بِمَا أَسْدَيْتُهُ إِلَيْكَ وَلَا
تَجْبَهْنِي بِمَا جَبَهْتَ بِهِ الْمُعَانِدِينَ لَكَ فَإِنِّي لَكَ مُسَلِّمٌ
أَعْلَمُ أَنَّ الْحُجَّةَ لَكَ وَأَنَّكَ أَوْلَى بِالْفَضْلِ وَأَعْوَدُ
بِالْإِحْسَانِ وَأَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَأَنَّكَ بِأَنْ
تَعْفُوَ أَوْلَى مِنْكَ بِأَنْ تُعَاقِبَ وَأَنَّكَ بِأَنْ تَسْتُرَ أَقْرَبُ
مِنْكَ إِلَى أَنْ تَشْهَرَ فَأَحْيِنِي حَيٰوةً طَيِّبَةً تَنْتَظِمُ بِمَا أُرِيدُ
وَتَبْلُغُ مَا أُحِبُّ مِنْ حَيْثُ لَا آتِي مَا تَكْرَهُ وَلَا أَرْتَكِبُ مَا
نَهَيْتَ عَنْهُ وَأَمِتْنِي مِيتَةَ مَنْ يَسْعَى نُورُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَعَنْ يَمِينِهِ وَذَلِّلْنِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَعِزَّنِي عِنْدَ خَلْقِكَ
وَضَعْنِي اِذَا خَلَوْتُ بِكَ وَارْفَعْنِي بَيْنَ عِبَادِكَ وَاَغْنِنِي
عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ عَنِّي وَزِدْنِي اِلَيْكَ فَاقَةً وَفَقْرًا وَاَعِذْنِي
مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنْ حُلُولِ الْبَلَآءِ وَمِنَ الذُّلِّ وَ
الْعَنَآءِ تَغَمَّدْنِي فِيمَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي بِمَا يَتَغَمَّدُ بِهِ الْقَادِرُ
عَلَى الْبَطْشِ لَوْلَا حِلْمُهُ وَالْاٰخِذُ عَلَى الْجَرِيرَةِ لَوْلَا اَنَاتُهُ
وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً اَوْ سُوْٓءً فَنَجِّنِي مِنْهَا لِوَاذًا بِكَ
وَاِذْ لَمْ تُقِمْنِي مَقَامَ فَضِيحَةٍ فِي دُنْيَاكَ فَلَا تُقِمْنِي مِثْلَهُ
فِي اٰخِرَتِكَ وَاشْفَعْ لِي اَوَآئِلَ مِنَنِكَ بِاَوَاخِرِهَا وَقَدِيمَ
فَوَآئِدِكَ بِحَوَادِثِهَا وَلَا تَمْدُدْ لِي مَدًّا يَقْسُو مَعَهُ قَلْبِي
وَلَا تَقْرَعْنِي قَارِعَةً يَذْهَبُ لَهَا بَهَآئِي وَلَا تَسُمْنِي خَسِيسَةً
يَصْغُرُ لَهَا قَدْرِي وَلَا نَقِيصَةً يُجْهَلُ مِنْ اَجْلِهَا مَكَانِي
وَلَا تَرُعْنِي رَوْعَةً اُبْلِسُ بِهَا وَلَا خِيفَةً اُوجِسُ دُونَهَا

اِجْعَلْ هَيْبَتِي فِي وَعِيدِكَ وَحَذَرِي مِنْ اِعْذَارِكَ
وَاِنْذَارِكَ وَرَهْبَتِي عِنْدَ تِلَاوَةِ اٰيَاتِكَ وَاعْمُرْ لَيْلِي
بِاِيْقَاظِي فِيهِ لِعِبَادَتِكَ وَتَفَرُّدِي بِالتَّهَجُّدِ لَكَ وَ
تَجَرُّدِي بِسُكُونِي اِلَيْكَ وَاِنْزَالِ حَوَآئِجِي بِكَ وَمُنَازَلَتِي
اِيَّاكَ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِي مِنْ نَارِكَ وَاَجِرْنِي مِمَّا فِيهِ
اَهْلُهَا مِنْ عَذَابِكَ وَلَا تَذَرْنِي فِي طُغْيَانِي عَامِهًا
وَلَا فِي غَمْرَتِي سَاهِيًا حَتّٰى حِينٍ وَلَا تَجْعَلْنِي عِظَةً
لِمَنِ اتَّعَظَ وَلَا نَكَالًا لِمَنِ اعْتَبَرَ وَلَا فِتْنَةً لِمَنْ نَظَرَ
وَلَا تَمْكُرْ بِي فِيمَنْ تَمْكُرُ بِهِ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي
وَلَا تُغَيِّرْ لِي اِسْمًا وَلَا تُبَدِّلْ لِي جِسْمًا وَلَا تَتَّخِذْنِي هُزُوًا
لِخَلْقِكَ وَلَا سُخْرِيًّا لَكَ وَلَا تَبَعًا اِلَّا لِمَرْضَاتِكَ وَلَا
مُمْتَهَنًا اِلَّا بِالْاِنْتِقَامِ لَكَ وَاَوْجِدْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ

رَحْمَتِكَ وَرَوْحِكَ وَرَيْحَانِكَ وَجَنَّةِ نَعِيمِكَ وَأَذِقْنِي
طَعْمَ الْفَرَاغِ لِمَا تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعَتِكَ وَالْاِجْتِهَادِ
فِيمَا يُزْلِفُ لَدَيْكَ وَعِنْدَكَ وَأَتْحِفْنِي بِتُحْفَةٍ مِنْ
تُحَفَاتِكَ وَاجْعَلْ تِجَارَتِي رَابِحَةً وَكَرَّتِي غَيْرَ خَاسِرَةٍ
وَأَخِفْنِي مَقَامَكَ وَشَوِّقْنِي لِقَاءَكَ وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً
نَصُوحًا لَا تُبْقِ مَعَهَا ذُنُوبًا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا تَذَرْ
مَعَهَا عَلَانِيَةً وَلَا سَرِيرَةً وَانْزِعِ الْغِلَّ مِنْ صَدْرِي
لِلْمُؤْمِنِينَ وَاعْطِفْ بِقَلْبِي عَلَى الْخَاشِعِينَ وَكُنْ لِي
كَمَا تَكُونُ لِلصَّالِحِينَ وَحَلِّنِي حِلْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَاجْعَلْ
لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْغَابِرِينَ وَذِكْرًا نَامِيًا فِي الْآخِرِينَ وَ
وَافِ بِي عَرْصَةَ الْأَوَّلِينَ وَتَمِّمْ سُبُوغَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ

وَظَاهِرُ كَرَامَاتِهَا لَدَيَّ اِمْلَأْ مِنْ فَوَائِدِكَ يَدَيَّ وَسُقْ

كَرَائِمَ مَوَاهِبِكَ اِلَيَّ وَجَاوِرْبِيَ الْاَطْيَبِيْنَ مِنْ

اَوْلِيَائِكَ فِي الْجِنَانِ الَّتِيْ زَيَّنْتَهَا لِاَصْفِيَائِكَ وَجَلِّلْنِيْ

شَرَائِفَ نِحَلِكَ فِي الْمَقَامَاتِ الْمُعَدَّةِ لِاَحِبَّائِكَ،

وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ مَقِيْلًا اٰوِيْ اِلَيْهِ مُطْمَئِنًّا وَمَثَابَةً

اَتَبَوَّؤُهَا وَاَقَرُّ عَيْنًا وَلَا تُقَايِسْنِيْ بِعَظِيْمَاتِ الْجَرَائِرِ وَلَا

تُهْلِكْنِيْ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ وَاَزِلْ عَنِّيْ كُلَّ شَكٍّ وَّشُبْهَةٍ

وَاجْعَلْ لِيْ فِي الْحَقِّ طَرِيْقًا مِنْ كُلِّ رَحْمَةٍ وَاَجْزِلْ لِيْ قِسَمَ

الْمَوَاهِبِ مِنْ نَوَالِكَ وَوَفِّرْ عَلَيَّ حُظُوْظَ الْاِحْسَانِ مِنْ

اِفْضَالِكَ وَاجْعَلْ قَلْبِيْ وَاثِقًا بِمَا عِنْدَكَ وَهَمِّيْ مُسْتَفْرَغًا

لِمَا هُوَ لَكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا تَسْتَعْمِلُ بِهٖ خَالِصَتَكَ وَ

اَشْرِبْ قَلْبِيْ عِنْدَ ذُهُوْلِ الْعُقُوْلِ طَاعَتَكَ وَاجْمَعْ لِيَ

الْغِنَى وَالْعَفَافَ وَالدَّعَةَ وَالْمُعَافَاةَ وَالصِّحَّةَ وَالسَّعَةَ
وَالطُّمَأْنِينَةَ وَالْعَافِيَةَ وَلَا تُحْبِطْ حَسَنَاتِي بِمَا يَشُوبُهَا
مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَلَا خَلَوَاتِي بِمَا يَعْرِضُ لِي مِنْ نَزَغَاتِ
فِتْنَتِكَ وَصُنْ وَجْهِي عَنِ الطَّلَبِ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ
وَذُبَّنِي عَنِ الْتِمَاسِ مَا عِنْدَ الْفَاسِقِينَ وَلَا تَجْعَلْنِي
لِلظَّالِمِينَ ظَهِيرًا وَلَا لَهُمْ عَلَى مَحْوِ كِتَابِكَ يَدًا وَنَصِيرًا
وَحُطْنِي مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ حِيَاطَةً تَقِينِي بِهَا وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ
إِنِّي إِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِينَ وَأَتْمِمْ لِي إِنْعَامَكَ إِنَّكَ خَيْرُ
الْمُنْعِمِينَ وَاجْعَلْ بَاقِيَ عُمْرِي فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَبَدَ الْآبِدِينَ

آخر میں تمام حجاج کرام جو اس رسالہ سے مستفید ہوں ان سے التماس ہے کہ وہ اپنے اعمال و زیارات میں مولفین رسالہ اور مترجم حقیر کو دعاء خیر سے فراموش نہ فرمادیں والحمد اولاً و آخراً و صلی اللہ علیٰ محمد و آلہ الطاہرین

ترجمہ و انتخاب ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۹۴ء مدرسہ جامع الثقلین ملتان میں تمام ہوا۔

فہرست

حج کی فضیلت اور ثواب	۴
ترک حج کا عقاب	۱۴
وہ ایام جن میں سفر مکروہ ہے	۱۶
وصیت مسافر کا بیان	۲۲
حج سے متعلق مالی مسائل	۲۳
اقسام حج	۳۵
حج تمتع کا بیان	۳۸
عمرہ تمتع کا بیان	۳۹
بذریعہ ہوائی جہاز حج کے احکام	۴۱
مستحبات احرام	۴۷
واجبات احرام	۵۰
شکار کے احکام	۵۹

مکروہات	۸۰
عمرہ تمتع کے اعمال	۸۰
شرائط صحت طواف	۹۰
طواف کی دعائیں	۹۵
سعی کا بیان	۱۰۲
تقصیر کا بیان	۱۱۳
اعمال حج تمتع	۱۱۶
احرام حج تمتع	۱۱۷
قبل از وقوف عرفات کے مستحبات	۱۱۹
وقوف عرفات کا بیان	۱۲۱
مستحبات وقوف	۱۲۴
المشعر الحرام کے واجبات	۱۳۰
وقوف مشعر کے مستحبات	۱۳۳
اعمال میدان منیٰ	۱۳۸
قربانی کے احکام	۱۴۲
سر منڈوانے کا بیان	۱۴۷
آخری اعمال حج	۱۴۹
منیٰ میں شب باشی کا بیان	۱۵۳
کنکریاں مارنے کے مستحبات	۱۵۷
طواف وداع	۱۵۹
عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کا فرق	۱۶۱
احکام نیابت	۱۶۴
حج افراد و قران	۱۷۲

مکہ مکرمہ کی زیارات	۱۷۳
زیارت حضرت عبد مناف	۱۷۴
زیارت حضرت عبد المطلب	۱۷۴
زیارت حضرت ابو طالب	۱۷۵
زیارت حضرت آمنہ	۱۷۶
زیارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ	۱۷۷
مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت	۱۷۸
زیارات جنت البقیع	۱۹۷
زیارت حضرت فاطمہ علیہا السلام	۱۹۹
زیارت ائمہ بقیع علیہم السلام	۲۰۳
زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام	۲۰۷
زیارت امام زین العابدین علیہ السلام	۲۰۸
زیارت امام محمد باقر علیہ السلام	۲۰۹
زیارت امام جعفر صادق علیہ السلام	۲۱۰
زیارت جناب فاطمہ بنت اسد	۲۱۱
زیارت حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۱۴
زیارت حضرت امیر حمزہ عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۲۱
باقی شہداء احد کی زیارت	۲۲۲
مساجد خمسہ	۲۲۴
مسجد غدیر خم	۲۲۵
بئر ذات العلم	۲۲۵
دعاء حضرت امام حسین علیہ السلام در میدان عرفات	۲۲۶
دعاء حضرت امام سجاد علیہ السلام در میدان عرفات	

اسلامی اصلاحی ٹرسٹ
جامعتہ الثقلین خانیوال روڈ
ملتان